فرہنگِ کلیاتِ ناصر کاظمی

مقالہ برائے ایم ایس اردو

محقق

شبانہ انعام

رجسٹریشن نمبر 45-FLL/MSURDU/08

نگران

ڈاکٹر محمد ندیم اسلم

(ڈاکٹر روش ندیم)

شعبۂ اُردو

کلیۂ زبان وادب

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

International Islamic University

Accession No TH-14430 9/4

MS
891.4398
شاب ۱

اردو ادب - مجموعات -

ACCEPTANCE BY THE VIVA VOCE COMMITTEE

Name of the Student: Shabana Inam

Title of the Thesis: Farang-e-Nasir Kazmi

Registration No: 45-FLL/MSUrdu/F08

Accepted by the Department of Urdu, Faculty of Languages & Literature, International Islamic University, Islamabad, in partial fulfillment of the requirements for the Master of Philosophy degree in Urdu.

VIVA VOCE COMMITTEE

External Examiner:
Dr.Abid Sayal
Assistan Prof. Department of Urdu
NUML University
Islamabad

Internal Examiner:
Dr.Aziz Ibnul Hassan
Assistant Professor
Urdu Department(Male)IIUI

Supervisor:
Dr. M.Nadeem Aslam
Assistant Professor
Urdu Department (Male)IIUI

Chairperson
Department of Urdu

Dean
Faculty of Language & Literature

صداقت نامہ

یہ مقالہ عنوان ''فرہنگِ کلیات ناصر کاظمی'' شبانہ انعام، رجسٹریشن نمبر 45-FLL/MSURDU/08 میری نگرانی میں لکھا گیا ہے۔ میں اس کام سے مطمئن ہوں۔ اس مقالے میں کوئی سرقہ نہیں کیا گیا۔

ڈاکٹر محمد ندیم اسلم (روش ندیم)

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو

انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

فہرست موضوعات

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۴۔۵	ابتدائیہ	۱۔
۶۔۱۳	باب اوّل: ناصر کاظمی مختصر سوانح حیات اسلاف۔۔۔تاریخ پیدائش۔۔۔۔تعلیم و تربیت۔۔۔ملازمت و مشاغل۔۔۔ تاریخ پیدائش۔۔۔ازدواجی زندگی۔۔۔ادبی زندگی کا آغاز۔۔۔ تصانیف ناصر۔۔۔ناصر کاظمی کی شخصیت۔۔۔وفات۔۔۔	۲۔
۱۴۔۲۰	باب دوم: اردو لغت اور فرہنگ نویسی کی روایت	۳۔
۲۱۔۱۸۵	باب سوم: فرہنگِ کلیاتِ ناصر کاظمی	۴۔
۱۸۶۔۱۸۷	باب چہارم: ماحصل	۵۔
۱۸۸۔۱۸۹	فہرست اسنادِ محولہ	۶۔

ابتدائیہ

(الف)

اُردوادب سے میری محبت میری تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ بھی رہی ہے جس میں میری دلچسپی کا محور زیادہ تر شاعری ہی رہا۔ کلاسیکی روایت سے منسلک شعراء میں سے ناصر کاظمی کی شاعری نے بہت متاثر کیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایم فل کے مقالے کے انتخاب کا موقع آیا تو میں نے ناصر کاظمی کی شاعری پر کام کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اُس وقت ہماری جامعہ میں بالخصوص فرہنگوں کی ترتیب و تدوین کا رجحان نمایاں تھا۔ لہٰذا میری خواہش کے مطابق سابقہ صدر شعبۂ اردو ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب نے مجھے ''فرہنگِ کلیات ناصر کاظمی'' پر مقالہ لکھنے کی نہ صرف اجازت عنایت فرمائی بلکہ فنی اور تکنیکی لوازمات سے بھی آگاہ کیا۔ جس کی میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

میری خوش قسمتی تھی کہ میں نے یہ مقالہ ڈاکٹر محمد ندیم اسلم (ڈاکٹر روش ندیم) جیسے شفیق، مہربان اور بصیرت رکھنے والے استاد کی نگرانی میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ انھوں نے ہر قدم پر میری بھرپور معاونت اور تربیت کی۔ جن کے لیے میرا دل دُعا گو ہے۔

میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے شعبۂ اردو کے تمام اساتذہ کی انتہائی مشکور ہوں جنھوں نے میری ہر ممکن مدد کی اور مقالے کی تکمیل میں آسانیاں پیدا کیں۔ علاوہ ازیں میں اپنے شریک حیات ذوالفقار علی اور اپنے بھائی محترم احسان اللہ خان کی بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جن کی مدد کے بغیر یہ پہاڑ سر کرنا ممکن نہ تھا۔ ان کی ان شفقتوں اور محبتوں کا حساب میرے دل میں ہے۔

(ب)

''کلیاتِ ناصر کاظمی'' کی فرہنگ پر مشتمل اس مقالے کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلے باب میں ناصر کاظمی کی سوانح پر مختصر طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرے باب میں اردو میں فرہنگ نویسی کی روایت پر بحث کی گئی ہے۔ تیسرا باب اس مقالے کا مرکزی حصہ ہے جو کلیات ناصر کاظمی کی فرہنگ پر مشتمل ہے۔ آخری باب میں اختصار کے ساتھ مقالے کے ماحصل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

زیرِ نظر فرہنگ میں جو طریقۂ کار استعمال میں آیا ہے۔اس میں لفظیات کی فرہنگ کا درجہ ذیل طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔

لفظ [مآخذ۔نوعیت]

معنی ومفہوم [حوالۂ لغت]

''مصرع'' [حوالۂ مصرع]

زیرِ نظر مقالے میں تکرار سے گریز کی وجہ سے مروجہ ذرائع کے علاوہ راقمہ نے اختراع کردہ مخففات کا استعمال بھی کیا ہے جن کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔	ار	اُردو	۲۔	ارل	اردولغت
۳۔	امث	مونث	۴۔	امذ	مذکر
۵۔	ب	برگِ نے	۶۔	پ	پہلی بارش
۷۔	ت	ترکی	۸۔	تف	ترکی فارسی
۹۔	د	دیوان	۱۰۔	س ت	سنسکرت
۱۱۔	س	سُرکی چھایا	۱۲۔	صف	صفت
۱۳۔	ع	عربی	۱۴۔	عف	عربی فارسی
۱۵۔	عفع	عربی فارسی عربی	۱۶۔	عفعف	عربی فارسی عربی فارسی
۱۷۔	ع ل	علمی اردولغت	۱۸۔	غ	غیر مطبوعہ کلام
۱۹۔	ف	فارسی	۲۰۔	ف آ	فرہنگ آصفیہ
۲۱۔	فع	فارسی عربی	۲۲۔	فعف	فارسی عربی فارسی
۲۳۔	فعفع	فارسی عربی فارسی عربی	۲۴۔	م	مصدر
۲۵۔	ن	نشاطِ خواب	۲۶۔	ہ	ہندی

شبانہ انعام

ریسرچ سکالر (ایم ایس

باب اوّل

ناصر کاظمی: مختصر سوانح حیات

بیسویں صدی کے اردو شاعری میں ناصر کاظمی نے اپنے تخلیقی سوز اور ساحرانہ انداز سے ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ ان کی شاعری میں ایک خاص قسم کی غنائیت اور فطری بہاؤ پایا جاتا ہے جو کسی بھی شاعر کو ایک ممتاز مقام دینے کے لیے اہم ہوتا ہے۔ موضوعاتی حوالے سے تقسیم ہندوستان، ترک وطن اور فسادات ہجرت کے آشوب نے ان کی شاعری میں درد و غم اور سوز کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ ناصر کاظمی نے اگر چہ اپنی شاعری میں زندگی کا کوئی مربوط نظریہ نہیں دیا مگر انھوں نے زندگی کی بے دردیوں اور اپنی جگ بیتی کے ملاپ سے اپنی شاعری کا قصر تعمیر کرایا۔ انھوں نے میر تقی میر کی طرح انفرادی دکھ سے اجتماعی دکھ کی طرف سفر کیا اور اپنی کیفیات اور احساسات کی ترجمانی اس انداز سے کی کہ ان کی تخلیقی فن پارے شاہ کار کی حیثیت اختیار کر گئے۔ یہی نہیں بلکہ جدید اردو غزل میں کلاسیکی روایت کے ساتھ ایک نئی سوز و آہنگ کی روایت بھی ڈال دی۔

ا۔ اسلاف

ناصر کاظمی کے والد سید محمد سلطان بن شریف الحسن نے بی۔اے کی تعلیم اسلامیہ کالج لاہور سے حاصل کی تھی۔ وہ نائب تحصیل دار اور سب انسپکٹر کے عہدوں پر فائز رہے، بعد میں محکمہ سپلائی فوج میں ملازم ہوئے اور صوبے دار میجر بنے۔ مئی ۱۹۴۹ء میں وہ سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئے۔ ناصر کاظمی کے والد نے دو شادیاں کی تھیں۔ پہلی بیوی کے بطن سے ناصر کاظمی کے بڑے بھائی حامد حسین اور ایک بہن حمیدہ پیدا ہوئے۔ جب کہ دوسری بیوی کنیزہ محمد بیگم سے ناصر کاظمی او رعنصر رضا پیدا ہوئے۔ کنیزہ محمد بیگم انبالہ میں سب سے پہلی خاتون تھیں جو مشن گرلز سکول انبالہ میں معلّمہ رہیں۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۴۹ء میں دنیائے فانی سے چل بسیں۔

۲۔ تاریخ پیدائش

سید ناصر رضا کاظمی کی تاریخ پیدائش میں مختلف آراء سامنے آتی ہیں۔خود ناصر کاظمی نے اپنی ڈائری میں ۸ دسمبر ۱۹۲۵ء بروز ہفتہ بوقت اذان فجر اور جائے پیدائش محلہ قاضی واڑہ، انبالہ لکھا ہے۔(۱) علاوہ ازیں ناصر کاظمی کی مختلف ڈائریوں میں یہی تاریخ درج ہے جب کہ اس تاریخ کی تصدیق ناصر کاظمی کی خالہ صغریٰ بی بی (۲) اور شہرت بخاری (۳) بھی کرتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر حسن رضوی کے مطابق ناصر کاظمی کی میٹرک کی سرٹیفکیٹ میں ان کی تاریخ پیدائش یکم دسمبر ۱۹۲۳ء درج ہے۔اس لیے وہ اس ہی تاریخ کو مستند جانتے ہیں۔(۴) مگر ڈائریوں میں ناصر کاظمی کی سالگرہ ہمیشہ ۸ دسمبر کو بتایا گیا ہے اور عمر کا تعین ۱۹۲۵ء سے ہی کیا گیا ہے۔

۳۔ تعلیم و تربیت

ناصر کاظمی نے چوتھی جماعت تک مشن گرلز اسکول، انبالہ میں پڑھا۔ کیونکہ وہاں ان کی والدہ کنیزہ محمد بیگم خود معلمہ تھیں۔ ناصر کاظمی اپنی والدہ سے قرآن شریف، گلستان، بوستان، شاہ نامہ فردوسی، قصہ چہار درویش، فسانہ آزاد اور الف لیلہ وغیرہ پڑھ چکے تھے۔ چوتھی جماعت کے بعد والد کو ملازمت کے سلسلے میں نوشہرہ اور ڈیرہ اسماعیل خان آنا پڑا جس کی وجہ سے ناصر کاظمی نے پانچویں اور چھٹی جماعت نیشنل ہائی اسکول پشاور سے پاس کیں۔ ساتویں اور آٹھویں جماعتیں ڈی جی اسکول ڈکشائی سے پاس کر کے سپاٹو میں ورنیکلر فائنل مڈل کا امتحان دے کر ضلع شملہ میں اوّل آئے جس کی وجہ سے ان کو وظیفہ دیا گیا۔(۵) نویں اور دسویں جماعت مسلم ہائی سکول انبالہ میں پڑھیں اور میٹرک کا امتحان اوّل درجے میں پاس کیا۔

میٹرک کے بعد ناصر کاظمی نے اسلامیہ کالج لاہور سے ایف اے کیا۔ ۱۹۵۲ء کو گورنمنٹ کالج لاہور میں بی۔اے کرنے کی غرض سے داخلہ لیا مگر مختلف وجوہات کی بناء پر بی۔اے نہ کر سکے۔(۶)

۴۔ ملازمت اور مشاغل

ناصر کاظمی کو اپنی معاش کے لیے بہت تگ و دو کرنا پڑی۔اس سلسلے میں انھوں نے کئی جگہ ملازمتیں کیں۔ ناصر کاظمی نے پہلی ملازمت ۱۹۵۰ء ''اوراقِ نو'' میں مدیر کی حیثیت سے شروع کی جو ایک برس تک جاری رہی۔ ۱۹۵۲ء سے جنوری ۱۹۵۷ء تک

وہ میاں بشیر احمد کے رسالے "ہمایوں" کے مشترکہ مدیر رہے۔ ۱۰۔اپریل ۱۹۵۸ء تا ۲
۲ دسمبر ۱۹۵۸ء تک محکمہ سماجی بہبود میں لائزن آفیسر رہے۔ یکم جنوری ۱۹۵۹ء تا
۱۹۶۴ء تک اسسٹنٹ پبلی سٹی آفیسر ولیج ایڈ اور "ہم لوگ" کے نائب مدیر رہے۔ آخر
میں یکم اگست ۱۹۶۴ء کو ریڈیو پاکستان لاہور میں بطور اسٹاف ارٹسٹ منسلک ہوئے اور
تادمِ آخر تک ریڈیو پاکستان سے وابستہ رہے۔(۷)

رحلت سے چند روز قبل انتظار حسین کو ایک ٹی۔وی انٹرویو دیتے ہوئے ناصر کاظمی نے اپنے مشاغل کے بارے میں بتایا کہ ان کے مشاغل گھوڑ سواری، شکار کھیلنا، دیہات میں پھیرنا، دریاؤں اور پہاڑوں کی سیر کرنا رہے ہیں۔ مزید برآں اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں کہ جب وہ پشاور میں تھے تو وزیر باغ، شاہی باغ اور قلعہ بالا حصار ان کی دل پسند سیرگاہیں تھیں۔ ناصر کاظمی کی ایک بڑی پرانی عادت رات بھر جاگنا اور گھومنا پھرنا تھی اور یہی عادت آخر وقت تک ناصر کاظمی کو لاہور کے گلی کوچوں میں گھماتی پھراتی رہی۔ باصر سلطان کاظمی لکھتے ہیں: "بابا رات کو دیر سے گھر آتے تھے اور صبح کو دیر سے سو کر اٹھتے۔ جب وہ گھر آتے تو ہم سو چکے ہوتے۔ جب ہم سو کر اٹھتے تو وہ سو رہے ہوتے۔"(۸)

ناصر کاظمی شطرنج کے مانے ہوئے کھلاڑی تھے۔ غلام عباس کے بقول وہ غضب کی چالیں چلتا تھا۔(۹) کبوتر پالنے کا شوق بھی انھیں بچپن سے تھا اور کبوتروں کے متعلق غیر معمولی معلومات بھی رکھتے تھے۔ اپنی ڈائری کے آخری ۲۲ صفحات میں انھوں نے کبوتروں کی مختلف اقسام اور نسخوں کی تفصیلات درج کی ہیں۔

۵۔ ازدواجی زندگی

ناصر کاظمی کی شادی ان کی ماں نے اپنی کزن انوری بیگم کی بیٹی شفیقہ سے طے کی تھی۔ شادی کے وقت ناصر کاظمی کے معاشی حالات ٹھیک نہیں تھے۔ جس کی وضاحت ناصر کاظمی کے ان خطوط سے ہوتا ہے جو انھوں نے اپنے سُسر اور ساس کو لکھتے تھے:

> میرے پاس تو دینے کے لیے کچھ نہیں۔ صرف ایک انگوٹھی، ایک زیور، ایک جوڑا لے کر آجاؤں گا اور جیب خرچ لکھنے کو تیار ہوں۔ یہاں تک کہ جان بھی دینے کو تیار ہوں۔(۱۰)

ناصر کاظمی کی شادی ۷ جولائی ۱۹۵۲ء کو ہوئی۔ بارات میں انتظار حسین، نور عالم، شیخ صلاح الدین، شاہد حمید، صفدر

میر، خواجہ اسد اللہ، نانا فضل رسول، حامد، اصغر حسین، ساغر، عنصر اور بڑے بھائی کی بیوی وغیرہ شامل تھے۔ شفیقہ ناصر نے شادی کے بعد ناصر کاظمی کے اصرار پر اپنی پڑھائی دوبارہ شروع کی۔ پہلے ایف۔اے پھر بی۔اے اور بی ایڈ کیا۔ بعد میں ٹیچر بن گئیں اور ٹیچر سے ترقی کرتے ہوئے ہیڈ مسٹریس بن گئیں اور ریٹائرمنٹ سے چند سال قبل محکمہ تعلیم پنجاب میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعینات ہوئیں۔ شفیقہ ناصر ریٹائرمنٹ کے آٹھ سال بعد ۱۹ دسمبر ۱۹۹۰ء کو وفات پائیں۔(۱۱)

۶۔ ادبی زندگی کا آغاز

ناصر کاظمی کے مطابق شعر و شاعری سے شغف اور ذوق ان کو وراثت میں ملا تھا۔ ناصر کاظمی کے نانا اور والدہ شعر و شاعری اور ادب سے گہرا شغف رکھتے تھے۔ اسی ماحول نے ناصر کاظمی کے تخلیقی سفر کے آغاز کو آگے بڑھایا۔ اپنی ڈائری میں ناصر کاظمی لکھتے ہیں:

> عشق و شاعری اور فن میں یوں تو بچپن ہی سے میرے ایک دو معاشقوں کا ہاتھ ہے...... جب میری عمر ۱۳ برس کی تھی پہلی بار مجھے دل میں ایک خلش ہوئی۔ اس کی ذمہ دار ایک پھول سی لڑکی تھی۔ یہاں سے میری شاعری کا آغاز ہوا۔ ان دنوں میں ننھی منی نظمیں کہتا تھا لیکن والدہ کے اصرار پر غزل کہنی شروع کی...... شاعری میں میرا صحیح استاد میری والدہ تھیں اور ویسے آغاز میں کچھ احباب سے مشورہ لیتا رہا ہوں اور حفیظ ہوشیار پوری خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔(۱۲)

ایک ٹی وی انٹرویو میں ناصر کاظمی کہتے ہیں کہ میرے سارے ہی شغل ایسے تھے جن کا تعلق تخلیق سے اور فنون لطیفہ سے ہے۔ موسیقی، شاعری، شکار، شطرنج، پرندوں سے محبت، درختوں سے محبت یہ سب جو ہے معلوم ہوتا ہے کہ میرا مزاج لڑکپن سے عاشقانہ تھا۔(۱۳)

ناصر کاظمی کے مطابق ان کا پہلا شعر مندرجہ ذیل ہے:

قبول ہے جنھیں غم بھی تری خوشی کے لیے
وہ جی رہے ہیں حقیقت میں زندگی کے لیے

البتہ ناصر کاظمی کی بطور شاعر باقاعدہ شہرت اور پہچان ۱۹۴۲ء میں اسلامیہ کالج لاہور میں منعقد ایک مشاعرے سے ہوئی، جس میں اختر شیرانی، عبدالمجید سالک، حفیظ جالندھری، حفیظ ہوشیار پوری، ڈاکٹر محمد دین تاثیر اور عابد علی عابد جیسے معروف و

مشہور شعرا موجود تھے۔ ناصر کاظمی نے اس مشاعرے میں یہ شعر پڑھا کہ:

اے دوست ہم نے ترک محبت کے باوجود
محسوس کی ہے تیری ضرورت کبھی کبھی

تو محفل میں ہر طرف داد و تحسین کی آوازیں بلند ہوئیں۔ غزل پڑھی گئی تو ہر طرف سے واہ واہ کی صدائیں گونجنے لگیں۔ عابد صاحب دوران غزل اٹھ اٹھ کر بلند آواز میں نہ صرف داد دے رہے تھے بلکہ بار بار مکرر کی فرمائش بھی کرتے رہے۔ مندرجہ بالا مشاعرے کی داد اور ادبی ماحول نے ناصر کاظمی کو باقاعدہ شاعری کرنے پر مجبور کیا۔

۷۔ تصانیفِ ناصر کاظمی

(I) شاعری

i۔ برگِ نے ۱۹۵۲ء، مکتبہ کاروان، لاہور

ii۔ دیوان ۱۹۷۲ء پروگریسو پیپر لمٹیڈ، لاہور

iii۔ پہلی بارش ۱۹۷۵ء مکتبہ خیال، لاہور

iv۔ نشاطِ خواب ۱۹۷۷ء مکتبہ خیال، لاہور

v۔ سُر کر چھایا (منظوم ڈرامہ): ۱۹۸۱ء مکتبہ خیال، لاہور

یہ ڈرامہ ناصر کاظمی ۱۹۵۴ء میں لکھ چکے تھے مگر اشاعت ممکن نہ ہوئی۔

(II) نثر

i۔ خشک چشمے کے کنارے (متفرق مضامین کا مجموعہ)

۱۹۸۲ء مکتبہ خیال، لاہور

ii۔ ناصر کاظمی کی ڈائری ۱۹۹۵ء جہانگیر بک ڈپو، لاہور

iii۔ ناصر کاظمی کے خطوط (غیر مطبوعہ)

متذکرہ بالا تصانیف کے علاوہ ناصر کاظمی نے کلاسیکی شعرا کی شاعری کا انتخاب کیا جن میں میر تقی میر، نظیر اکبر آبادی، ولی دکنی، انشاء اللہ خان انشاء اور فراق گورکھپوری شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ناصر کاظمی نے کتھا ایس لن کی انگریزی

کتاب "دی امریکن سوسائٹی" کا اردو ترجمہ بھی کیا۔

۸۔ ناصر کاظمی کی شخصیت

ناصر کاظمی نہایت شفیق، مہربان، رحم دل اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ ادبی دوستوں کے علاوہ دوسرے لوگ بھی ان کی ساحرانہ گفتگو اور کردار کی تعریف میں رطب اللسان رہے تھے۔ جب کہ بسا اوقات ان کی گفتگو ادبی اور خصوصاً شاعری کے حوالے سے ہوا کرتی تھی۔

انتظار حسین کے مطابق کہ ایک عرصے تک ہم سب یار، ناصر کے سحر میں اس طرح رہے کہ بس سنتے تھے اور حیران ہوتے تھے ایک جادو ناصر کی غزل اور ایک جادو ناصر کی نرالی گفتگو۔ (۱۴) ناصر کاظمی کی شخصیت کا زیادہ تر مسحور کن کیفیت ان کی گفتگو ہی رہی۔ ناصر کاظمی کی بیگم شفیقہ ناصر ڈاکٹر حسن رضوی کو انٹرویو دیتی ہوئی کہتی ہیں:

> پاکستان بننے کے بعد ہم لاہو آ گئے۔ ناصر بھی لاہور چلے آئے۔ وہ اکثر ہمارے گھر آتے اور دیر تک دلچسپ اور حیران کن باتیں کرتے رہتے اور کان لگائے سنتی رہتی۔ ان کی باتین سننے کو بہت جی چاہتا تھا اور جی چاہتا تھا کہ سنتے ہی چلے جائیں۔ انھیں باتیں کرنے کا بہت شوق تھا وہ باتیں کرتے اور مجھ سمیت ہمارے سارے گھر والے محو ہو کر سنتے۔ (۱۵)

ناصر کاظمی نے اپنی اولاد سے بھی وہی مشفقانہ رویہ رکھا جو ان کی شخصیت کا حصہ تھا۔ ان کی نظر میں دنیا محدود نہیں تھی اس وجہ سے انھوں نے اپنی اولاد کی تربیت ماحول میں کی۔ باصر سلطان کاظمی رقم طراز ہیں: "کبھی رات کو ان کے گھر آنے پر اگر باجی سو چکی ہوتیں تو مجھے یا حسن سے کہتے پڑھائی تو بہت ہو چکی ہوگی آخر ایک بازی (شطرنج کی) لگائیں۔" (۱۶) مزید لکھتے ہیں کہ جب انھوں نے علامہ اقبال کا مجموعہ "بالِ جبریل" کی غزل اپنے والد سے پڑھنے لگے تو وقت کا احساس بھی نہ رہا۔

> پہلی غزل کھلی "میری نوائے شوق سے شور حریم ذات میں، کہا! بلند آواز میں پڑھو"۔ میں نے پڑھی۔ پھر انھوں نے پڑھ کر سنائی۔ کتنا فرق تھا میرے اور ان کے پڑھنے میں بات شروع ہوئی کہاں سے کہاں گئی۔ اگلے دن باجی نے پوچھا۔ آپ نے جو ساری رات گفتگو کی اس میں اس کے امتحان میں کتنی کام آئے گی؟" پاپا نے جواب

دیا، ''جس امتحان کی آپ بات کر رہی ہیں یہ اس میں بھی کام آئے گی لیکن اصل اور بڑا امتحان تو وہ ہے اسے ساری عمر دینا ہے۔(۱۷)

ناصر کاظمی ایک محبت کرنے والے اور خیال رکھنے والے شوہر تھے۔ انھوں نے اپنی رفیقہ حیات کے ساتھ ایک مہربان شوہر کی طرح زندگی گزاری جس کی متعدد مثالیں ناصر کاظمی کی ڈائری اور خطوط سے دستیاب ہوتی ہیں۔ ایک دو مثالیں ملاحظہ ہوں:

''بیگم کو سندھ ایکسپریس سے منٹگمری چھوڑنے کے لیے لاہور اسٹیشن تک گیا جب گاڑی چلی تو شہر خالی ہو گیا۔''(۱۸)

''تم جب سے گئی ہو گھر ویران ہے.......... میری جان تمہارے بغیر دل نہیں لگتا۔''(۱۹)

''مجھے یہاں آ کر بے حد افسوس ہوا کہ تمہیں ساتھ نہ لایا۔''(۲۰)

''یوں لگتا ہے تمہیں گئے ہزاروں سال گزر گئے۔''(۲۱)

۹۔ وفات

بے تحاشا سگریٹ، تیز چونے والا پان اور راتوں کو جاگنے کی وجہ سے ناصر کاظمی کو معدے کی بیماری لاحق ہوئی۔ جب کہ ان کے والدین بھی اسی عارضے میں مبتلا رہے تھے۔ کاظمی صاحب کو جوانی ہی سے یہ تکلیف عام ہوئی۔ ۱۹۵۲ء میں اسی بیماری نے باقاعدہ صورت اختیار کر لی تھی۔ زندگی کے آخری تین سالوں میں اس بیماری میں شدت آ گئی۔ ۱۹۷۱ء میں ان کو خون کے قے آئی۔ پروکٹو ہسپتال لاہور میں داخل ہوئے اور یکم جون کو وہاں سے ڈسچارج ہوئے۔ ۲۰ اکتوبر کو دوبارہ داخل ہوئے اور نومبر تک وہاں رہے۔ بیماری کا آخری حملہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۲ء کو ہوا۔ ہسپتال میں داخل کرا لیا گیا۔ ۱۷ جنوری کو ڈاکٹر سرجن سردار علی شیخ نے ناصر صاحب کے پیٹ سے ۱۱۰ اونس پانی نکالا۔

۲ مارچ ۱۹۷۲ء کو صبح ۵ بجے ناصر کاظمی اس جہاں فانی سے عدم پرواز کر گئے۔

حوالہ جات

۱۔ ناصر کاظمی، ''ناصر کاظمی کی ڈائری''، جہانگیر بک ڈپو، لاہور، ۱۹۷۵ء، ص ۱۴

۲۔ صغریٰ بی بی، '' ہم، کبوتر اور شاعری''، مشمولہ '' ہجر کی رات کا ستارا'' مرتبہ: احمد مشتاق، نیا ادارہ، لاہور، ۱۹۷۶ء، ص ۹

۳۔ شہرت بخاری، '' کھوئے ہوؤں کی جستجو''، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۸۷ء، ص ۲۴۱

۴۔ حسن رضوی، ڈاکٹر، '' وہ تیرا شاعر وہ تیرا ناصر''، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۶ء، ص ۴۳

۵۔ ناصر کاظمی، ''ناصر کاظمی کی ڈائری''، ص ۱۶ تا ۲۱

۶۔ ایضاً، ص ۸۰ تا ۸۱

۷۔ باصر سلطان کاظمی، (اردو ادب کے معمار) '' ناصر کاظمی: شخصیت اور فن''، اکادمی ادبیات، اسلام آباد، ۲۰۰۷ء، ص ۲۲

۸۔ ایضاً، ص ۳۲

۹۔ بحوالہ ایضاً، ص ۱۴

۱۰۔ باصر سلطان کاظمی، (اردو ادب کے معمار)، ''ناصر کاظمی: شخصیت اور فن''، ص ۲۵

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ ایضاً، ص ۲۷

۱۳۔ ایضاً، ص ۲۸

باب دوم

اردو میں لغت اور فرہنگ نویسی کا آغاز وارتقاء

مختصر روایت:

لغت نویسی کی روایت تقریباً دنیا کی ہر زندہ زبان میں پائی جاتی ہے البتہ مختلف اوقات میں لغت کی صورتیں مختلف ضرور رہیں۔ لغوی حوالے سے لغت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی ''لفظ'' اور ''زبان'' کے ہیں۔ اصطلاحی حوالے سے لغت سے مراد وہ نظام ہے جس کا تعلق بلواسطہ یا بلاواسطہ کسی زبان کے ارتقا سے مربوط ہوتا ہے۔ کوئی بھی لغت معنی و مفہوم سے لے کر زبان کے الفاظ، مصادر، مرکبات، تعریفات، مشتقات، محاورات، کہاوتوں، صحتِ الفاظ، رائج اور مستند املاء، تلفظ، انحرافات، صوتی و معنیاتی تغیرات، درجے، ماخذات اور جنس وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے۔

لغت نویسی انسانی وراثت کا علمی اور نہایت کارآمد سرمایہ ہے کیونکہ زبان ایک زندہ عمل ہے جو وقت اور فاصلوں کے ساتھ ایک خاص میکانکی نظام کے تحت ردِّ عمل کے ساتھ نشوونما پاتی ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ لغت نویسی کے ذریعے کسی زبان کے سرمایے کو محفوظ کیا جاتا ہے اور وسیع بھی۔

ماہرین لسانیات کی آراو تحقیق کے مطابق لغت نویسی کی ضرورت کے پیچھے بہت سارے عوامل اور عناصر کارفرما ہیں۔ مثلاً جب مختلف قوموں نے دوسری قوموں کے علاقوں اور ریاستوں پر قبضہ جمایا۔ کسی زبان پر دوسری زبانوں کے اثرات پڑے۔ اس کے ساتھ وقت اور نئی آنے والی نسل کا فاصلہ علاوہ ازیں وہ ارتقا جو سماجی، معاشرتی اور مذہبی کتابوں کا حصہ تھے اور متروکات عمل کا حصہ بن رہے تھے، لغت نویسی کے ذریعے محفوظ کیے جانے لگے۔ متذکرہ وجوہات نے وقت کے ساتھ ساتھ لغت نویسی کی اہمیت وافادیت میں اضافہ کیا جس کی وجہ سے ہر زندہ زبان میں لغت نویسی کا باقاعدہ روایت کا آغاز ہوگیا۔

لغت نویسی کا آغاز وارتقا:

زبان انسان کے خیالات، احساسات اور جذبات کا اظہار ہے جو ایک فطری اور تدریجی عمل سے گزرتی ہے چونکہ زبان باہمی اتحاد، نظریات، افہام وتفہیم اور اعتقادات کا مضبوط اور واحد وسیلہ ہے اس لیے معاشرتی سماجی اور مذہبی ضرورت نے زبان کے ذخیرے کو محفوظ کرنے کے لیے لغت نویسی کی روایت کو پروان چڑھایا۔

ماہرین لسانیات کے مطابق لغت نویسی کی ابتداء کے محرکات میں زیادہ تر مذہبی عناصر کارفرما رہے ہیں۔ جس کی قدیم اور ابتدائی صورت ہندوستان میں "Nigantu" کے نام سے ملتی ہے۔(۱) یہ لغت ہندومت کی مذہبی کتابوں ''ویدوں'' کی مشکل اور علامتی زبان کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے مرتب ہوتی تھیں جس میں لفظوں کی وضاحت اور تشریح ملتی ہے۔ بعد میں یاسک منی نے اس لغت کی تشریح ''نرکت'' یا ''نرکتا'' (Nirukta) کے نام سے دوبارہ مرتب کی ہے۔(۲)

انگلستان میں لغت نویسی کے اوائل نمونے بھی مذہبی محرکات کے مرہون منت رہے ہیں۔ آٹھویں صدی عیسوی میں لاطینی بائبل کے مختلف لفظوں کی وضاحت اور مفہوم بائبل کی سطروں کے درمیان اینگلوسیکسن الفاظ میں لکھ دیئے جاتے تھے۔ بعد میں ان الفاظ کو مرتب کیا جس سے پہلی لاطینی اینگلوسیکسن لغت تیار ہوئی۔ البتہ اس لغت میں لفظوں کی ترتیب کا کوئی خاص خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ لاطینی لغت نویسی کی تاریخ میں اطالوی دانشور اور ماہر لسانیات ایمبر ویوکیلی نیو نے ۱۵۰۲ء میں ایک ''کثیر اللسانی لغت'' مرتب کی جس نے لغت نویسی کے فن اور تکنیک کو ایک مضبوط روایت فراہم کی۔

۱۹۵۸ء میں گلادام پوسٹل نے بھی ایک اور ''کثیر اللسانی'' لاطینی لغت مرتب کر کے انگلستان میں لغت نویسی کی روایت کو آگے بڑھایا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس لغت نویسی کی رفتار میں تیزی آتی گئی۔

سترہویں صدی تک پہنچتے پہنچتے لغت نے بہت سارے فنی اور تکنیکی مراحل طے کیے جس کے زیر اثر جانسن، ویبسٹر اور آکسفورڈ جیسے معروف اور شہرہ آفاق لغات سامنے آئیں۔ بلکہ آج جدید زمانے کے پیش نظر لغت نویسی کے فن کو جدید سے جدید خطوط پر استوار کیا جارہا ہے۔

اردو لغت نویسی کی مختصر روایت:

اردو لغت نویسی کی روایت ذرا تاخیر سے قائم ہوئی۔ کیونکہ اردو زبان وادب کے ارتقاء کا زمانہ حملہ آوروں کا زمانہ تھا۔ جب کہ حملہ آور حکمرانوں کی زبان فارسی تھی اور مذہبی حوالے سے عربی۔ جس کی وجہ سے اردو زبان کو درخور اعتنا نہیں

سمجھا گیا۔ فارسی زبان میں ریاستی امور کو چلایا جاتا تھا۔ علمی سطح پر اردو زبان کی طرف رجحان اس وقت پیدا ہوا۔ جب حملہ آور مسلمانوں کا ہندوستان میں زوال شروع ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ انیسویں صدی سے پہلے ہمیں اردو میں کوئی قابل ذکر لغت نہیں ملتی۔

اردو لغت نویسی کی ابتدا امام بخش صہبائی نے کی۔ انھوں نے ۱۸۴۹ء میں وقت کی روایت کے برخلاف فارسی کے بجائے اردو میں لغت مرتب کر کے اردو لغت نویسی کی روایت کی بنیاد ڈالی۔ (۳) اس لغت میں الفاظ کے ساتھ اردو محاورات کو بھی شامل کر دیا گیا تھا۔ جب کہ اردو محاورات کی ایک لغت سید ضامن جلال لکھنوی نے بھی ۱۸۰۴ء میں مرتب کی تھی۔ (۴) مگر ان محاورات کی وضاحت اردو کی بجائے فارسی میں کی گئی تھی۔ اردو لغت نویسی کی روایت میں دوسرا قدم قدیم دہلی کالج کے پرنسپل مسٹر بوٹرن نے ۱۸۸۲ء میں ''مخزنِ قواعد'' کے نام سے اٹھایا۔ (۵) اس لغت میں مسٹر بوٹرن نے اردو الفاظ کے ساتھ اصطلاحات اور محاورات بھی شامل کیے اور سند کے طور پر کسی نہ کسی استاد شاعر کے شعر کا حوالہ بھی درج کیا۔ علاوہ ازیں ''الف بائی'' ترتیب کا خاص خیال رکھا گیا تھا جس نے فنی اور تکنیکی حوالے سے اردو لغت نویسی کے لیے ایک مضبوط روایت کی بنیاد ڈالی۔

۱۸۸۶ء میں منشی چرنجی لال نے اردو محاورات کی لغت پر کام کرتے ہوئے ایک ضخیم لغت ''مخزن المحاورات'' مرتب کی۔ (۶) اس لغت کے دو سال بعد ۱۸۸۸ء میں مرزا محمد مرتضیٰ عرف مچھو بیگ عاشق لکھنوی کی تالیف کردہ لغت ''بہارِ ہند'' سامنے آئی۔ (۷) اس لغت میں عام مستعمل محاورات کے معانی کو بڑے سلیقے اور خوبی سے دیئے گئے تھے اور سند بھی دی گئی تھی مگر افسوس کہ یہ لغت صرف ''الف'' تک ہی چھپ سکی۔

اردو لغت نویسی کی روایت میں ایک اہم نام سید احمد دہلوی کا آتا ہے۔ ۱۸۱۸ء میں انھوں نے ایک لغت ''لغاتِ اردو'' جس میں تقریباً ساٹھ ہزار الفاظ اور محاورات شامل تھے شائع کی۔ (۸) یہی لغت بعد میں ''فرہنگ آصفیہ'' کی تدوین کی بنیاد بنی۔

۱۸۹۰ء میں مولوی اشرف علی لکھنوی کی مرتب کردہ لغت ''مصطلحات اردو'' منظر عام پر آئی۔ (۹) مگر یہ لغت بھی نامکمل رہی۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق کے مطابق ۱۸۹۰ء میں دو ایسی لغات مرتب ہوئیں جو اس وقت شائع نہ ہو سکیں جس میں ایک ''قدر بلگرامی'' کی مرتب کردہ ''گنجِ اردو'' اور دوسری شمس الدین فیض حیدر آبادی کی ''خزائن الامثال'' (۱۰) ان دونوں لغات کی اشاعت اس وقت ممکن نہ ہوئی۔

۱۸۹۱ء میں امیر مینائی کی مرتب کردہ لغت ''امیر اللغات'' کا پہلا حصہ الف ممدودہ تک شائع ہوا۔ جب کہ اس

کا دوسرا حصہ ۱۸۹۲ء میں سامنے آیا۔(۱۱) اسی سال یعنی ۱۸۹۲ء میں مفتی غلام سرور لاہوری کی ایک سہ لسانی لغت ''جامع اللغات'' سامنے آئی۔(۱۲) جس میں عربی فارسی اور اردو الفاظ اور محاورات شامل تھے۔

''فرہنگ آصفیہ'' سے پہلے ۱۸۷۱ء میں سید احمد دہلوی ''مصطلحات اردو'' کے نام سے ایک لغت مرتب کر چکے تھے۔(۱۳) جو ۱۸۷۱ء سے ۱۸۷۸ء تک مختصر رسالوں کی صورت میں شائع ہوتی رہی جب کہ ۱۸۸۸ء میں یہی لغت مجموعی طور پر ''لغاتِ اردو'' کے نام سے منظر عام پر آئی۔ ۱۹۰۱ء میں یہی لغت مزید اضافے کے ساتھ ''فرہنگ آصفیہ'' کی صورت میں چار جلدوں میں شائع ہوئی۔ ۱۹۱۹ء میں منشی لال لتا پرشاد کی مرتب کردہ لغت ''فرہنگ شفق'' طبع ہوئی۔(۱۴) ۱۹۲۴ء میں نور الحسن نیر نے ''نور اللغات'' کی تدوین شروع کی تھی جو ۱۹۳۱ء میں مکمل ہو کر شائع ہوئی۔(۱۵) اس طرح ۱۹۲۱ء میں مولوی فیروز الدین کی مرتب کردہ لغت ''فیروز اللغات'' پہلی دفعہ گلزار ہند سٹیم پریس لاہور سے شائع ہوئی تھی مگر ۱۹۲۷ء میں نظر ثانی کے بعد ''فیروز اللغات اردو جامع'' کے نام سے دوبارہ شائع ہوئی اس لغت میں تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ محاورات پائے جاتے ہیں۔(۱۶) ۱۹۳۰ء میں مولوی عبدالحق نے ''لغتِ کبیر اردو'' پر ایک کمیٹی تشکیل دے کر کام شروع کیا تھا۔ مگر مختلف وجوہات کی بنا پر یہ پروجیکٹ مکمل نہیں ہو سکا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی نے جب کام شروع کیا تو مولوی عبدالحق نے اپنی نگرانی میں اس ادھورے کام کو مکمل کر کے ۱۹۷۳ء میں ''اردو لغت نویسی'' کے طویل مقدمے کے ساتھ شائع کیا۔

۱۹۲۷ء میں نسیم امروہوی، آغا محمد باقر، فاضل لکھنوی اور سید قائم رضا کے اشتراک سے ایک لغت ''نسیم اللغات'' شائع ہوئی تھی مگر فنی خامیوں کی وجہ سے اس لغت پر مزید کام کر کے جدت اور اضافے کے ساتھ ۱۹۷۵ء میں دوبارہ شائع کیا۔(۱۸) ۱۹۵۵ء میں پیر غلام دستگیر نامی کی ایک لغت ''رئیس اللغات'' لاہور سے شائع ہوئی۔(۱۹) ۱۹۷۳ء میں ڈاکٹر جمیل جالبی کا ایک گراں قدر تحقیقی کام ''قدیم اردو کی لغت'' کے نام سے مسعود پرنٹرز لاہور سے شائع ہوئی۔(۲۰) اسی طرح ۱۹۷۵ء میں ایک اور نرالی لغت حفیظ الرحمان واصف کی ''اردو مصدر نامہ'' کے نام سے شائع ہوئی۔(۲۱) ۱۹۷۹ء میں وارث سرہندی کی کاوش ''علمی اردو لغت'' منظر عام پر آئی۔(۲۲)

متذکرہ اردو لغت نویسی کا سلسلہ آخر کار ''اردو لغت'' پاکستان کراچی تک پہنچ گیا۔ جدید علوم اور تکنیک کو مد نظر رکھ کر ایک ایسی لغت کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی جو جدید زبانوں کی لغتوں کے معیار کی ہوں لہٰذا ایک جامع اور مستند لغت کی تدوین کے ۱۹۵۸ء کو پاکستان کراچی میں ترقی اردو بورڈ کے نام سے ایک ادارے کی تشکیل ہوئی۔ جب کہ ۱۹۵۸ء ہی میں اس لغت کا منصوبہ بنایا گیا تھا مگر اس پر باقاعدہ کام مولوی عبدالحق کے زیر نگرانی میں ۱۹۷۶ء میں شروع ہوا۔(۲۳) بعد میں

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، نسیم امروہوی، ڈاکٹر شوکت سبزواری اور جون ایلیا وغیرہ اس لغت کی ترتیب میں رہے۔ معاون اور مددگاروں کے ساتھ معروف عمل رہے۔ ۲۰۱۰ء تک اس لغت کی پچیس جلدیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔

اردو میں فرہنگ نویسی کی روایت:

لغت اور فرہنگ میں ایک خاص فرق پایا جاتا ہے کہ فرہنگ کسی خاص مضمون یا میدان عمل سے متعلق الفاظ اور توضیحات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جب کہ لغت کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔ فرہنگ ایک خاص قسم کی ذاتی و محدود لغت ہوتی ہے جس میں معنی و مفہوم لغت کی مدد سے ایک خاص سیاق و سباق کی روشنی میں اخذ کیے جاتے ہیں۔

اردو میں فرہنگ نویسی کی ابتداء نائب حسن نقوی کی مرتب کردہ فرہنگ ''فرہنگ انیس'' سے ہوتی ہے۔ یہ فرہنگ ۱۹۷۵ء میں نئی دہلی سے شائع ہوئی۔ اس روایت کے پیش نظر ۱۹۸۶ء میں نسیم امروہوی نے ''فرہنگ اقبال'' کو مرتب کر کے اظہار سنز لاہور سے شائع کیا۔ ۱۹۸۸ء میں ڈاکٹر فرید احمد برکاتی نے میر تقی میر کی شاعری کی فرہنگ ''فرہنگ کلیات میر'' کے نام سے دہلی سے شائع کی۔ جب کہ ۱۹۹۳ء میں میر تقی میر کی ایک دوسری فرہنگ شاہینہ تبسم کی ''فرہنگ کلام میر'' کے نام سے دہلی سے شائع ہوئی۔ اس طرح ۱۹۹۴ء میں ڈاکٹر اکبر حسین قریشی نے مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد سے ''فرہنگ طلسم ہوش ربا'' اور ''فرہنگ فسانۂ آزاد'' کی اشاعت ممکن کروائی۔ ۲۰۰۳ء میں رشید حسن کی ایک فرہنگ ''کلاسیکی ادب کی فرہنگ'' منظر عام پر آئی جس میں مثنوی ''سحر البیان''، ''گلزار نسیم''، ''مثنوی شوق'' اور ''فسانہ عجائب'' کی فرہنگیں شامل ہیں۔

جامعاتی سطح پر پاکستان میں فرہنگ نویسی کی روایت پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ اردو نے متعارف کروائی۔ ۲۰۰۶ء میں طالب علم اظہر خان نے ''مجید امجد کی شعری فرہنگ'' پر ایم۔ اے کا مقالہ لکھا۔ ن۔ م۔ راشد کی شاعری کی فرہنگ بھی جامعہ پنجاب کے شعبہ اردو سے صفیہ صدف نے ''فرہنگ راشد'' کے نام سے ایم۔ فل کا مقالہ لکھا۔ ۲۰۰۹ء میں سندھ یونیورسٹی جام شورو کے شعبہ اردو سے نثار احمد نے فرہنگ ''محمد قلی قطب شاہ'' کے نام سے مقالے پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۲۰۱۱ء میں بادشاہ علی نے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے فرہنگ ''کلیات فیض احمد فیض'' کے نام سے ایم فل کا مقالہ پیش کیا۔ اسی یونیورسٹی سے محمد سلیمان نے ''فرہنگ کلیات مصحفی'' پر جبکہ نوشین نصر اللہ نے ''فرہنگ منیر نیازی'' پر ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔

حوالہ جات

۱۔ ڈی کے گنگولی London,Milpord,"Nirukta" 9:page,1920(P.K.Ganguly)

۲۔ ایضاً،ص۹

۳۔ عبدالحق، مولوی: ''لغت کبیر'' جلد اوّل، مقدمہ ''اردو لغت اور لغت نویسی'' انجمن ترقی اردو، کراچی ۱۹۷۳ء، ص ۳۸

۴۔ ایضاً،ص۳۹

۵۔ ایضاً،ص۳۹

۶۔ ایضاً،ص۴۰

۷۔ ابوسلمان شاہ جہان پوری، ڈاکٹر: ''کتابیات لغات اردو''، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۶ء، ص ۱۷

۸۔ ایضاً،ص۹

۹۔ عبدالحق، مولوی: لغت کبیر''، ص۴۰

۱۰۔ ایضاً،ص۴۱

۱۱۔ ابوسلمان شاہ جہان پوری، ڈاکٹر: ''کتابیات لغات اردو''، ص۱۱

۱۲۔ ایضاً،ص۲۵

۱۳۔ ایضاً،ص۱۷

۱۴۔ عبدالحق، مولوی: ''لغت کبیر''، ص۴۱

۱۵۔ ابوسلمان شاہ جہان پوری، ڈاکٹر: ''کتابیات لغات اردو''، ص۳۴

۱۶۔ ایضاً،ص۳۴

۱۷۔ عبدالحق، مولوی: ''لغت کبیر''، ص۵ تا ۶

۱۸۔ ابوسلمان شاہ جہان پوری، ڈاکٹر: ''کتابیات لغات اردو''، ص۳۵

۱۹۔ ایضاً،ص۳۳

۲۰۔ ایضاً،ص۳۳

۲۱۔ ایضاً،ص۱۴

۲۲ر ایضاً ص ۳۴

۲۳ر ایضاً ص ۳۵

باب سوم

فرہنگِ کلیات ناصر کاظمی

آ

آبجو [ف۔امث]
ندی۔نہر (ع ل)
ع "کسی آبجو میں بہایا اُسے" (ن۔۲۸)

آبدار [ف۔صف]
چمکتا ہوا (اُر)
ع "ناصر یہ شعر کیوں نہ ہوں موتی سے آبدار" (ن۔۱۸)

آبرو [ف۔امث]
ساکھ۔عزت (ع ل)
ع "یہ صف شکن دلیر ہیں مرے قلم کی آبرو" (ن۔۸۴)

آبِ رواں [ف۔ترکیب]
رواں پانی (اُر)
ع "ہرادا آبِ رواں کی لہر ہے" (ب۔۱۳۶)

آبِ سخن [ف۔ترکیب]
مراد ہے بولنے کے لیے۔اظہار کے لیے (اُر)
ع "کسی آبجو میں بہایا اُسے" (ن۔۲۸)

آبشار [ف۔امذوامث]
بلندی سے گرنے والا قدرتی پانی۔جھرنا (ع ل)
ع "آکاش سے برس پڑے رنگوں کے آبشار" (ن۔۱۴)

آبلہ پا [ف۔صفت]
پاؤں میں چھالے ہونا،مراد ہے تھکا ہوا (اُر)
ع "قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے" (ن۔۴۲)

آدابِ سخن [عف۔ترکیب]
باتیں کرنے کی تمیز۔گفتگو کرنے کی تہذیب (ف آ)
ع "گونگا ہے تو لب بستوں سے آدابِ سخن سیکھ" (د۔۵۰)

آب و ہوا [ف۔ترکیت]
ماحول۔مراد ہے حالات (ف آ)
ع "کچھ عجب آب و ہوا ہے دل میں" (د۔۱۹)

آتشِ خاموش [ف۔ترکیت]
خاموشی کی آگ (ف آ)
ع "یہ آتشِ خاموش ذرا اور دہک لے" (د۔۵۰)

آتشدان [ف۔امذ]
انگیٹھی۔جہاں آگ جلائی جاتی ہے
ع "دھیان کے آتشدان میں ناصر" (د۔۷۵)

آتشِ گل [ف۔ترکیب]
پھولوں کی آگ۔مراد ہے پھولوں کی رونق (ف آ)
ع "آتشِ گل ہو کہ ہو شعلۂ ساز" (د۔۴۳)

آتشِ غم [فع۔ترکیب]
غم کی حرارت۔غم کی آگ (اُر)
ع "آتشِ غم کے سیلِ رواں میں نیندیں جل کر راکھ ہوئیں" (د۔۶۷)

آثار [ع۔اند]
نشانات (ف آ)
ع "تیرگی ختم ہوئی صبح کے آثار ہوئے" (ن۔۷۵)

آثارِ خزاں [عف۔ترکیب]
مراد ہے بربادی کی علامتیں (ف آ)
ع "گلشن میں ہیں آثارِ خزاں اور طرح کے" (د۔۱۰۷)

آجا بیچ مدان [ار۔جملہ]
مراد ہے میدان میں اتر آ (ع ل)
ع "آجا بیچ مدان ماں دیکھوں تیرا جوڑ" (س۔۹۴)

آخرِ شب [عف۔ترکیب]
رات کے پچھلے پہر (اُر)
ع "دل تڑپ اُٹھتا ہے کیوں آخرِ شب" (ب۔۱۰۹)

آرزو [ف۔اسث]
خواہش۔تمنا (اُر)
ع "یہ اور بات تری آرزو نہ راس آئی" (ب۔۸۸)

آرائشِ خیال [فع۔ترکیب]
خیال کی خوب صورتی (اُر)
ع "آرائشِ خیال بھی ہو دل کشا بھی ہو" (د۔۱۱)

آرائشِ ہستی [ف۔ترکیب]
وجود کی سجاوٹ، شخصیت کا نکھار (ف آ)
ع "یہ بھی آرائشِ ہستی کا تقاضا تھا کہ ہم" (د۔۶۳)

آس [ہ۔اسث]
اُمید۔خواہش (ع ل)
ع "یہ کیا مقامِ شوق ہے نہ آس ہے نہ یاس ہے" (ب۔۸۰)

آس پاس [ار۔متعلق بہ فعل]
اِردگرد (ع ل)
ع "کوئی پھرتا ہے آس پاس اُداس" (ب۔۱۰۴)

آستاں [ف۔اند]
دروازہ۔چوکھٹ (ع ل)
ع "اُس آستاں کی خاک اگر ضوفشاں نہ ہو" (ن۔۱۷)

آستانِ حسین [فع۔ترکیب]
حضرت امام حسین کا در (ع ل)
ع "ہمیں تو منزلِ آخر ہے آستانِ حسین" (ن۔۵۴)

آستیں کا سانپ [اُر۔اند]
مراد ہے دوستی کی آڑ میں۔دشمنی کرنے والا (اُر)
ع "ہاں مری آستیں کا سانپ ہے" (ن۔۲۱)

آسرا [ہ۔اند]
سہارا۔وسیلہ (ع ل)
ع "چلے تو ہیں جرسِ گل کا آسرا لے کر" (ب۔۹۷)

آسمان کھا جانا [ار۔محاورہ]
مراد کہاں گیا؟(ف آ)
ع ''زمین نگل گئی اُنہیں کے آسمان کھا گیا'' (د۔۱۱)

آسودگی [ف۔اسث]
خوشحالی۔اطمینان(ع ل)
ع ''مرے مزاج کو آسودگی بھی راس نہیں'' (ب۔۴۶)

آشوبِ زمانہ [ف۔ترکیب]
مراد ہے فتنہ وفساد کا زمانہ(اُر)
ع ''ناصر آشوبِ زمانہ سے غافل نہ رہو'' (د۔۲۹)

آشفتہ حال [فع۔صف]
مراد ہے پاگل۔دیوانہ(ف آ)
ع ''نہ ڈھونڈو ناصر آشفتہ حال کو گھر میں'' (د۔۶۶)

آشفتہ سر [ف۔صف]
دیوانہ۔پاگل(اُر)
ع ''آشفتہ سر و صبح تلک یونہی پکارو'' (ب۔۱۰۱)

آشکار [ف۔صفت]
ظاہر۔عیاں(اُر)
ع ''تری نگاہ سے کچھ آشکار بھی تو نہیں'' (ب۔۶۳)

آشنائے بہاراں [ف۔ترکیب]
بہار سے واقفیت۔مراد ہے خوشیوں سے واسطہ
ع ''میں جیسے آشنائے بہاراں نہ تھا کبھی'' (ب۔۲۰)

آشیاں [ف۔اند]
گھونسلا۔مُراد ہے وطن(ع ل)
ع ''جل گیا آشیاں میں کیا کیا کچھ'' (ب۔۲۷)

آغوشِ آمنہ [فع۔ترکیب]
آمنہ بی بی کی گود(اُر)
ع ''آغوشِ آمنہ میں وہ رشکِ قمر ہے آج'' (ن۔۵۱)

آفت [ع۔اسث]
مصیبت۔بلا(ع ل)
ع ''ارے یہ پیہ گیر لڑکا تو آفت کا پتلا ہے'' (س۔۷۵)

آکاس [ہ۔اند]
آسمان(ع ل)
ع ''برھن بدری اُڑے اکیلی ڈور بھیو آکاس'' (س۔۶۰)

آکاش [س۔اند]
آسمان(ف آ)
ع ''دھواں سا ہے جو یہ آکاش کے کنارے پر'' (د۔۱۳۹)

آکھیوں [ہ۔اسث]
آنکھیں(اُر)
ع ''تری آکھیوں مال ڈالوں سُوئے'' (س۔۵۱)

آلامِ ہستی [ع۔ترکیب]
مراد ہے وجود کا دکھ(ف آ)
ع ''یہاں تک بڑھ گئے آلامِ ہستی'' (ب۔۳۴)

آلودۂ نشاط [فع۔ترکیب]

مراد ہے خوشی سے آشنا کرنا (ف آ)

ع ''حیاتِ دردکو آلودۂ نشاط نہ کر'' (د۔۱۱۸)

آمدِ صبح [فع۔ترکیب]

صبح کا آنا۔ صبح ہونا (اُر)

ع ''آمدِ صبح کا سماں بھی ہے'' (ب۔۱۰۲)

آن [ع۔اسٹ]

وقت۔لمحہ (ع ل)

ع ''قہر سے دیکھ نہ ہر آن مجھے'' (ب۔۱۱۴)

آنچ [ہ۔اسٹ]

گرمی۔حرارت (ع ل)

ع ''دیواروں سے آنچ آتی تھی'' (پ۔۵۰)

آنچل [اُر۔امذ]

دوپٹے کا پلو

ع ''آنچل میں حیا سے منہ چھپائے'' (ب۔۴۲)

آندھی [ہ۔اسٹ]

تیز ہوا۔طوفان (اُر)

ع ''کوئی آندھی اُفق سے آرہی ہے'' (ب۔۶۰)

آنکھ جھپکنا [ار۔محاورہ]

سو جانا (ف آ)

ع ''باقی ہے ابھی رات ذرا آنکھ جھپک لے'' (د۔۵۰)

آنکھ چرانا [ار۔محاورہ]

نظرانداز کرنا۔سامنے نہ آنا (ف آ)

ع ''ہمیں سے آنکھ چراتا ہے اس کا ہر ذرّہ'' (د۔۱۲۱)

آنکھ کا تارا ہونا [اُر۔محاورہ]

مراد ہے بہت پیارا اور عزیز (اُر)

ع ''جہلم سندھ کی آنکھ کا تارا'' (ن۔۷۸)

آنکھ کا للچانا [ار۔محاورہ]

مراد ہے حسرت اٹھنا۔خواہش تڑپنا (اُر)

ع ''دیکھ کر آج اُسے آنکھ بہت للچائی'' (د۔۴۲)

آنکھ لگ جانا [اُر۔محاورہ]

کسی سے محبت ہو جانا (ف آ)

ع ''کیا لگے آنکھ کہ پھر دل میں سمایا کوئی'' (د۔۱۳۰)

آنکھیں میچو [ار۔جملہ]

آنکھیں بند کرو (اُر)

ع ''پہلے اپنی آنکھیں میچو'' (س۔۴۷)

آوارگانِ غربت [فع۔ترکیب]

غربت کے مارے ہوئے۔مراد ہے مصیبت زدہ (اُر)

ع ''تیرے آوارگانِ غربت کو'' (ب۔۴۷)

آوازِ پائے یار [ف۔ترکیب]
مراد ہے محبوب کے قدموں کی چھاپ (ع ل)
ع ''روکتی ہے ہر قدم آوازِ پائے یار بھی'' (ب۔۱۵۶)

آوازِ درا [ف۔ترکیب]
جرس کی آواز۔فاصلہ چلنے کی آواز (اُر)
ع ''وہی آوازِ درا پھر آئی'' (ر۔۱۴۶)

آوازۂ زنجیرِ صبا [فع۔ترکیب]
مراد ہے صبح ہونے کے آثار (اُر)
ع ''حُسن کے آوازۂ زنجیرِ صبا'' (ب۔۱۳۸)

آوازۂ گل [ف۔ترکیب]
مراد ہے اس پھول کا شہر (ع ل)
ع ''حُسن کے آوازۂ گل کچھ نہ سُنا'' (ب۔۱۱۴)

آہٹ [ہ۔اسث]
قدموں کی آواز (اُر)
ع ''تیری آہٹ سنتے ہی میں'' (پ۔۵۱)

آہو [ف۔اسذ]
ہرن (ع ل)
ع ''دشت سے جب کوئی آہو نکلا'' (ب۔۷۳)

آہ و بکا [ف۔ترکیب]
شور و فریاد (ع ل)
ع ''ہجر میں آہ و بکا رسم کہن ہے لیکن'' (د۔۱۰۲)

آئینۂ آبِ رواں [ف۔ترکیب]
مراد ہے بہتے ہوئے صاف پانی میں عکس دیکھنا (اُر)
ع ''دیکھ کر آئینۂ آبِ رواں'' (ب۔۱۴۰)

آئینِ جہاں [ف۔ترکیب]
دُنیا کا قانون (اُر)
ع ''آئینِ جہاں بدل رہا ہے'' (ب۔۴۴)

ا

ابر پارے [ف۔صف]
بادل کے ٹکڑے (ع ل)
ع ''ابر پاروں کو سبزہ زاروں کو'' (ب۔۱۵۰)

ابتری [عف۔اسث]
انتشار۔بدنظمی (ع ل)
ع ''لشکرِ غنیم میں ہے ابتری'' (ن۔۱۲۴)

ابتدائے غم [ع۔ترکیب]
غم کی شروعات۔شروع شروع میں (اُر)
ع ''گو ابتدائے غم میں بڑی احتیاط کی'' (د۔۳۹)

ابرِ بہاری [ف۔ترکیب]
بہار کا بال۔مراد ہے مون سون کی بارشیں (ع ل)
ع ''کہ ابرِ بہاری برس کر کھلا'' (ن۔۳۲)

ابرِ سرِ کوہسار [ف۔ترکیب]
پہاڑوں پر آئے ہوئے بادل (ف آ)
ع ''ابرِ سرِ کوہسار کچھ دیر'' (ب۔٧٦)

ابرِ کرم [فع۔ترکیب]
مہربانی کے بادل۔سکون (اُر)
ع ''کھل کے برسے گا ابرِ کرم صبر کر صبر کر'' (د۔٢٢)

ابلقِ رنگ [عف۔ترکیب]
دورنگ۔ایک ساتھ سیاہ و سفید۔مراد ہے دن اور رات (ف آ)
ع ''کچھ اس ادا سے اڑا جا رہا ہے ابلق رنگ'' (د۔١٤٣)

ابلقِ شب [عف۔ترکیب]
مراد ہے رات کی تاریکی اور روشنی (ف آ)
ع ''ابلقِ شب لے موڑی باگ'' (ب۔٢٨)

ابلقِ صبح [ع۔صف]
مراد ہے صبح سویرے کی روشنی اور تاریکی کے وقت (ع ل)
ع ''ابلقِ صبح روانہ ہوگا'' (ب۔١٤٠)

اب کی [ار۔ظرف اور اضافت]
اس دفعہ۔اس بار (اُر)
ع ''اب کی فصلِ بہار سے پہلے'' (ب۔٢٧)

اتفاقاتِ زمانہ [عف۔ترکیب]
مراد ہے وقت اور زندگی کے حادثات (اُر)
ع ''اتفاقات زمانہ بھی عجب ہیں ناصر'' (د۔٩٤)

اَٹنا [ار۔مص]
بھر جانا۔غبار وغیرہ سے آلودہ ہونا (ع ل)
ع ''کیاریاں دُھول سے اٹی پائیں'' (ب۔١٥٥)

اُجال [ار۔اند]
چمک۔دمک (ع ل)
ع ''نیلے اُجال جو گئے گدار کا سَن'' (ت۔١٢)

اجداد [ع۔اند]
باپ دادا۔مراد ہے بزرگ (اُر)
ع ''رہ و رسم اجداد سے کٹ گئے'' (ن۔٣٠)

اجدادِ باکمال [عفع۔ترکیب]
مراد ہے اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک بزرگ
ع ''شایانِ فقر وہ مرے اجدادِ باکمال'' (ن۔١٦)

اُجالا [ار۔صف]
روشنی۔رونق (ف آ)
ع ''کچھ اُجالا سا ہوا ہے دِل میں'' (د۔١٤٠)

اُجڑنا [ار۔مص]
تاراج ہونا۔ختم ہونا۔برباد ہونا (ع ل)
ع ''کیسے اُجڑے باغ ہرے'' (ب۔٥٢)

اجنبی [ع۔صف]
نامانوس۔بیگانہ (اُر)
ع ''بے فضا اجنبی اجنبی سور ہو سور ہو'' (ع۔٨٤)

اجیار[ع۔اند]
مراد ہے اغیار۔غیر۔پرائے (اُر)
ع ''سانجھ بھئے جس دیس میں اُترے وہاں نہ ہو اجیار'' (س۔۸۰)

احباب[ع۔اند]
دوست۔عزیز (ع ل)
ع ''یہ حقیقت ہے کہ احباب کو ہم'' (ب۔۶۹)

احترامِ رسمِ کہن[عف۔ترکیب]
پرانی رسم ورواج کا احترام کرنا (اُر)
ع ''یہ احترامِ رسمِ کہن مجھ سے چھین لے'' (د۔۱۴)

احساسِ زیاں[عف۔ترکیب]
نقصان کا احساس ہونا (اُر)
ع ''کچھ تو احساسِ زیاں تھا پہلے'' (ب۔۱۴۳)

احساسِ غم[ع۔ترکیب]
مراد ہے دُکھ محسوس ہونے کی کیفیت (اُر)
ع ''ہر چند غم بھی تھا مگر احساسِ غم نہ تھا'' (ب۔۱۹)

اختیار[ع۔اند]
اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی قدرت (ع ل)
ع ''یہ جبر بھی تو نہیں اختیار بھی تو نہیں'' (ب۔۶۴)

اداشناس[ف۔صف]
مراد ہے پہچاننے والا (ع ل)
ع ''صورت نظر نواز طبیعت اداشناس'' (ن۔۱۵)

ادق[ع۔اند]
نہایت مشکل۔بہت باریک (ع ل)
ع ''بڑا ہی ادق کھیل ہے شیشہ سازی'' (س۔۱۰۰)

اُدوار[ع۔اند]
عرصے۔زمانے (ع ل)
ع ''کتنے اُدوار کی گم گشتہ نوا'' (د۔۴۳)

اُدھار[ہ۔اند]
قرض (ف آ)
ع ''بلا سے سر پہ کسی کا ادھار اگر ہے بھی'' (د۔۱۸۸)

اربابِ ہوس[ع۔ترکیب]
حرص کرنے والے (اُر)
ع ''اب تو خوش ہو جائیں اربابِ ہوس'' (د۔۴۴)

ارجل[ع۔اند]
وہ گھوڑا جس کا ایک پاؤں سفید اور تین کسی دوسرے رنگ کے ہوں جو بڑا منحوس سمجھا جاتا ہے۔(اُر)
ع ''دانت چھپا کے بول رہے ارجل'' (س۔۵۴)

ارضِ پاک[عف۔ترکیب]
مراد ہے پاکستان (ع ل)
ع ''ارضِ پاک تیرے صبر کی قسم'' (ن۔۸۶)

ارغن[ف۔اند]
ایک باجا جس کا موجد افلاطون کو بتایا جاتا ہے۔(اُر)
ع ''نئی رُت نے چھیڑا نیا ارغنوں''(ن۔۳۳)

اُڑان[اُر۔صف]
مراد عزائم۔ارادے(ع ل)
ع ''اُونچی میری اڑانیں، کاری ترے نشانے''(ن۔۴۷)

ازالہ[ع۔اند]
تلافی کرنا۔دور کرنا(اُر)
ع ''یہ خضر رنجِ سفر کا ازالہ کیا کرتا''(غ۔۱۲)

اسالیب فغاں[عف۔ترکیب]
فریاد کرنے کے طریقے۔فریاد کرنے کے انداز(ف آ)
''دے مجھ کو اسالیب فغاں اور طرح کے''(د۔۱۰۸)

اِستادہ اصطبل[فع۔صف]
مراد ہے وسیع اصطبل(ع ل)
ع ''اِستادہ اصطبل میں سبک سیر گھوڑیاں''(ن۔۱۲)

اِستفادہ[ع۔اند]
فائدہ حاصل کرنا(اُر)
''کسی کتاب سے میں اِستفادہ کیا کرتا''(د۔۱۱۰)

اسرار[ع۔اند]
بھید۔راز(اُر)
ع ''عالم کے اسرار کو سمجھا''(ن۔۱۰۰)

اَسرار و رموز[ع۔ترکیب]
راز و نیاز۔مراد ہے حقیقتیں(اُر)
ع ''موت اور زیست کے اسرار و رموز''(ب۔۱۰۹)

اسم[ع۔اند]
نام(اُر)
ع ''ترے اسم پر چار سُو ہیں مگر تُو کہاں ہے''(د۔۸۳)

اسمِ عظیم[ع۔اند]
اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام۔بڑا نام۔مراد ہے انسان(اُر)
ع ''میں وہ اسمِ عظیم ہوں جس کو''(پ۔۴۴)

اسیر[ع۔اند]
قیدی۔بندی(ع ل)
''کہاں پڑے ہو اسیرو! بہار کے دن ہیں''(ب۔۱۶۲)

اسیرِ بزم[ف۔ترکیب]
محفل کا قیدی۔مراد ہے دنیا دار(اُر)
ع ''تُو اسیرِ بزم ہے ہم سخن تجھے ذوقِ نالہ نے نہیں''(د۔۴۶)

اشراف[ع۔اند]
وہ لوگ جن کا حسب نسب اچھا ہو(اُر)
ع ''تُو اگر اشراف ہے تو آ اُتر میدان ماں''(س۔۹۳)

اشک[ف۔اند]
آنسو(ع ل)
ع ''اشکوں میں ڈھل گئی تری صورت کبھی کبھی''(ب۔۱۷)

اشکبار[ف۔فاعل]
آنسو بہانے والا۔رونے والا(اُر)
ع ''آنکھیں رہیں اشکبار کچھ دیر''(ب۔۷۷)

اشکِ خوں[ف۔ترکیب]
خون کے آنسو(فآ)
ع ''وہ اشک خوں ہی سہی دل کا کوئی رنگ تو ہو''(د۔۶۰)

اشکِ صُبحگاہی[فعف۔ترکیب]
مراد ہے صبح ہونے کی خواہش(فآ)
ع ''مجھ کو اک اشکِ صُبحگاہی دے''(د۔۱۰۵)

اضطراب[ع۔اند]
بے چینی۔بے قراری(اُر)
ع ''جانے کیا اضطراب میں دیکھا''(د۔۷۹)

اطراف[ع۔امث]
مراد ہے ہر طرف(اُر)
ع ''برساتی ہیں اطراف سے پتھر تری یادیں''(د۔۸۷)

اعتبارِ خزاں[عف۔ترکیب]
بربادی پر یقین رکھنا(عل)
ع ''اعتبارِ خزاں کرے کوئی''(ب۔۱۴۸)

اغیار[ع۔اند]
غیر کی جمع۔مراد ہے دشمن(فآ)
ع ''پردے میں اغیار بہت ہیں''(ن۔۷۷)

افسانۂ شیریں[ف۔ترکیب]
مراد ہے دل چسپ کہانی(اُر)
ع ''موضوعِ سخن ہے وہی افسانۂ شیریں''(غ۔۶)

افسانۂ گل[ف۔ترکیب]
پھول کی کہانی۔پھول کی داستان(عل)
ع ''سو گیا چھیڑ کے افسانۂ گل''(ب۔۱۱۸)

افسردگی[ف۔امث]
غمی۔دُکھ(اُر)
ع ''دل کی افسردگی کچھ کم تو ہوئی ہم نفسو شکر کرو''(د۔۹۶)

افسردہ دلی[ف۔صف]
مراد ہے اُداسی(فآ)
ع ''دم گھٹا جاتا ہے افسردہ دلی سے یارو''(د۔۱۰۲)

افروز[ف۔لاحقہ فاعلی]
روشن۔صاف(اُر)
ع ''چہرہ افروز ہوئی پہلی جھڑی ہم نفسو شکر کرو''(د۔۹۶)

افسر و لشکر[ف۔ترکیب]
بادشاہ اور اس کی فوج۔مراد ہے یزید اور اس کی فوج(عل)
ع ''سر خم کیا نہ افسر و لشکر کے سامنے''(ن۔۱۲)

افسونِ انتظار[فع۔ترکیب]
انتظار کا جادو۔مراد ہے انتظار کرنے کی کیفیت(اُر)
ع ''تھا لطفِ وصل اور کبھی افسونِ انتظار''(ب۔۱۹)

TH-14430

اُفق[ع۔امذ]
آسمان کا کنارہ(ع ل)
"کوئی آندھی اُفق سے آ رہی ہے"(ب۔۶۰)

افواہ[ع۔امث]
مراد ہے جھوٹی بات۔اڑتی ہوئی خبر(ف آ)
ع"کوئی افواہ ہی پھیلاؤ کہ کچھ رات کٹے"(د۔۱۰۲)

اقدار[ع۔امث]
قدر کی جمع۔مراد ہے روایات۔وہ رسم اور طریقے جس کو اجتماعی طور پر فضلیت حاصل ہو۔(ار)
ع"ہوئیں ساری اقدار زیر وزبر"(ن۔۳۰)

اکہرا جسم[ار۔مرکب توصیفی]
چھریرا بدن، چست اور چاق و چوبند(اُر)
ع"لمبا قد اور کہرا جسم"(ن۔۸۰)

اکھیاں میچ[ہ۔صف]
دونوں آنکھوں سے اچھی طرح دیکھنا(اُر)
ع"من کی اکھیاں کھول کے دونوں اکھیاں میچ"(س۔۸۹)

اگنی برج[س۔صف]
سورج بدن(اُر)
ع"اگنی برن کی اوٹ ماں اپنا بدن چھپا"(س۔۹۰)

اُگاس[ار۔مص]
اُگنا۔مراد ہے پیدا ہونا(ف آ)
ع"ہے یہاں درد کی اُگاس بہت"(د۔۱۱۴)

القصہ[ع۔صف]
مختصر(اُر)
ع"القصہ جیب چاک ہی کرنی پڑی ہمیں"(د۔۳۹)

الم کشو[عف۔صف]
مصیبت زدوں کے۔غم کے ماروں(ف آ)
ع"الم کشو اٹھو کہ آفتاب سر پہ آ گیا"(د۔۱۱۱)

اُلم حُسنِ آفریں[عف۔ترکیب]
مراد ہے خوب صورت دُکھ دینے والے(ع ل)
ع"تیرے کرم سے اے الم حسن آفریں"(ب۔۱۷)

اماں[عف۔ترکیب]
شام ہونے کا انتظار(ف آ)
ع"تم آ گئے ہو تو کیوں انتظار شام کریں"(د۔۵۷)

اُم الکتاب[ع۔امث]
کتابوں کی ماں۔مُراد ہے قرآن مجید(اُر)
ع"خطِ جبیں ترا اُم الکتاب کی تفسیر"(ن۔۴۱)

امتیازِ من وتُو [ع۔ترکیب]
مَیں اور تو کی تفاوت۔ مراد ہے اونچ نیچ (ف آ)
ع ''یہ امتیازِ من وتو خدا کے بندوں سے'' (د۔۱۱۸)

امر [ہ۔امذ]
غیر فانی (اُر)
ع ''راتوں میں یہ رات امر ہے'' (د۔۱۰۳)

اُمرت رس [س۔صف]
آبِ حیات مراد ہے، بہت لذیذ اور شیریں (اُر)
ع ''پھر اُمرت رس کی بوند پڑی تم یاد آئے'' (د۔۱۵)

اُمنگ [ہ۔امث]
جوش۔ مراد ہے اشتیاق (ع ل)
ع ''نئی سحر کی اُمنگ لایا'' (ن۔۶۸)

اُمیدِ انتظام [ع۔ترکیب]
بندوبست کرنے کی صلاحیت (ف آ)
ع ''اُمیدِ انتظام نہیں آپ سے مجھے'' (د۔۱۳۳)

اُمیدِ پرسشِ غم [فع۔ترکیب]
مراد ہے دکھ درد کی سنوائی کی توقع (ف آ)
ع ''اُمیدِ پرسشِ غم کس سے کیجیے ناصر'' (ب۔۳۸)

امیرِ شام وعجم [عفع۔ترکیب]
شام اور ایران کے صاحبِ ثروت (ف آ)
ع ''میں امیرِ شام وعجم نہیں میں کبیرِ کوفہ ودَے نہیں'' (د۔۴۷)

انبار [ف۔امذ]
ڈھیر۔ مراد ہے کثرت (اُر)
ع ''کہیں آگ اور کہیں لاشوں کے انبار'' (ب۔۵۶)

انتخابِ سخن [ع۔امذ]
چُنی ہوئی خاص شاعری۔ اعلیٰ اور خاص شاعری (ف آ)
ع ''کہ انتخابِ سخن ہے یہ انتخابوں میں'' (د۔۱۴۲)

انتساب [ع۔امذ]
کسی سے منسوب کرنا (ف آ)
ع ''رقم کریں گے تیرا نام انتسابوں میں'' (د۔۱۴۲)

انتظارِ شام [عف۔ترکیب]
شام ہونے کا انتظار (ف آ)
ع ''تم آ گئے ہو تو کیوں انتظارِ شام کریں'' (د۔۵۷)

انتڑیاں قل ہو واللہ پڑھنا [ار۔محاورہ]
مراد ہے بہت بھوک لگنا (اُر)
ع ''میری انتڑیاں قل ہو واللہ پڑھنے لگی ہیں'' (س۔۸۸)

ان سُنے [ار۔صف]
مراد ہے نئے۔ جو پہلے نہ سنا گیا ہو (اُر)
ع ''زمین ان سُنے راگ بجتی ہوئی'' (ن۔۳۲)

انجم شب[ف۔ترکیب]
رات کے ستارے(ع ل)
ع ''تم ہی کہو اے انجم شب ''(ب۔۱۶۴

انجمن[ف۔اسث]
بزم۔محفل(ع ل)
ع ''پھر کسی انجمن میں جی نہ لگا''(ب۔۱۶۴)

انجمن آرا[ف۔صف]
سجاہوا محفل(اُر)
ع ''یہیں ملے گا تجھے میرا انجمن آرا''(ب۔۹۷)

انجمن افروز[ف۔صفت]
مراد ہے محفل کی رونق(اُر)
ع ''تیرا کلام انجمن افروز کل بھی تھا''(ن۔۸۹)

اندھیر مچار کھنا[ار۔محاورہ]
تاریکی پھیلانا۔مراد ہے ظلم اور استحصال جاری رکھنا(اُر)
ع ''کیا اندھیر مچار کھا ہے''(د۔۹۵)

اندیشہ جاں[ف۔ترکیب]
جان کا خطرہ(اُر)
ع ''اس میں اندیشہ جاں تھا پہلے''(ب۔۱۴۳)

انگارہ[ار۔اسذ]
دہکتا ہوا۔جلتا ہوا کوئلہ(ع ل)
ع ''انگارہ سا بدن جو دمکتا تھا بار بار''(ن۔۱۴)

انگڑائی[ار۔اسث]
جسم کو تن کر سستی دور کرنے کی کیفیت(اُر)
ع ''تمام ہوش تھی مستی میں تیری انگڑائی ''(ب۔۸۸)

انگشتِ حنائی[فع۔ترکیب]
مراد ہے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ(ع ل)
ع ''یاد آئی تری انگشتِ حنائی مجھ کو''(ب۔۸۷)

انگلیاں چٹخانہ[ار۔محاورہ]
مراد ہے خاموشی کا راج ہونا۔(اُر)
ع ''خموشی انگلیاں چٹخا رہی ہے''(ب۔۶۰)

انمول[ہ۔صفت]
بے بہا۔بہت قیمتی۔جس کی کوئی قیمت ادا نہ کر سکے۔(ع ل)
ع ''دارد ہووے یوں انمول''(س۔۴۰)

انوکھی[ہ۔صفت]
نرالا۔سب سے الگ(ع ل)
ع ''نئی انوکھی بات سُنا کر''(پ۔۷۴)

انکھڑیاں[ہ۔اسث]
آنکھیں(ع ل)
ع ''اپٹ بیجنا سی انکھڑیاں کل چاندنی سے تاج''(ن۔۱۲)

آنکھوں سے اوجھل ہونا[ار۔محاورہ]
پناہ ہونا۔نظر نہ آنا(ف آ)
ع ''تو آنکھوں سے اوجھل ہوتا جاتا ہے''(د۔۵۸)

اوامر ونواہی [ع۔ترکیب]
احکام اور پابندیاں۔ مراد ہے قوانین (اُر)
ع "بدلیں گے اوامر ونواہی" (ب۔۴۴)

اوٹ [ہ۔امث]
پردہ۔ اوجھل (ع ل)
ع "تھا اِک عجیب شہر درختوں کی اوٹ میں" (ن۔۱۱)

اوجھل [ہ۔امث]
آڑ۔ مراد ہے پناہ ہونا۔ دور ہونا (اُر)
ع "وہ لوگ آنکھوں سے اوجھل ہوگئے ہیں" (ب۔۳۵)

اوڑ [ہ۔امذ]
مراد ہے گھر (ف آ)
ع "بے چارے اوڑ میں خانہ بدوش ہیں" (ف۔۶۲)

اوراقِ خزانی [عف۔ترکیب]
خزاں سے گرے ہوئے پتے (اُر)
ع "اڑتے جاتے ہیں اوراقِ خزانی" (ب۔۲۰)

اوراقِ گُل [عف۔ترکیب]
پھول کی پتیاں (اُر)
ع "جیسے اوراقِ گُل بکھر جائیں" (ب۔۱۶۴)

اوڑھنی [ار۔امث]
چُنری۔ چھوٹا دوپٹہ جسے لڑکیاں پہنتی ہیں (ع ل)
ع "گُل منہ پہ ڈھانپ لیتے تھے کرنوں کی اوڑھنی" (ن۔۱۴)

اوس [ہ۔امث]
شبنم (اُر)
ع "اوس بھی ہے کہیں کہیں لرزاں" (ب۔۱۰۲)

اہتمام [ع۔امذ]
مراد ہے بندوبست (ف آ)
ع "کہو تو کیوں نہ ابھی سے کچھ اہتمام کریں" (د۔۵۷)

اہلِ ایماں [ع۔ترکیب]
ایمان رکھنے والے (ع ل)
ع "گھروں سے نکلے ہیں اہلِ ایماں" (ن۔۶۹)

اہلِ تحریر [ع۔ترکیب]
لکھنے والے۔ مراد ہے شاعر اور ادیب (اُر)
ع "اہلِ تحریر کا ہنر دیکھو" (د۔۹۸)

اہلِ خرد [عف۔ترکیب]
عقل و دانائی رکھنے والے (ف آ)
ع "اہلِ خرد کے ماضی و حال" (د۔۱۵۴)

اہلِ چمن [عف۔ترکیب]
چمن والے۔ مراد ہے دنیا والے (اُر)
ع "ہمیں بھی کریں یاد اہلِ چمن" (ب۔۴۳)

اہلِ دل[عف۔ترکیب]
دل رکھنے والے۔مراد ہے مخلص، ہمدرد اور محبت کرنے والے(ف آ)
ع ''بس ایک منزل ہے بوالہوس کی ہزار رستے ہیں اہلِ دل کے'' (د۔۱۴۵)

اہلِ دُنیا[ع۔ترکیب]
دنیا والے(ف آ)
ع ''یہ اور بات کہ پوچھا نہ اہلِ دنیا نے'' (ب۔۳۷)

اہلِ علم[ع۔ترکیب]
عالم۔صاحبِ علم۔علم رکھنے والے(اُر)
ع '' کتنے اہلِ علم اور باکمال'' (ن۔۸۳)

اہلِ غم[ع۔ترکیب]
غم رکھنے والے۔درد رکھنے والے۔مراد ہے ہمدرد(اُر)
ع ''اہلِ غم ہیں کہ صبح کے تصویر'' (ب۔۱۴۹)

اہلِ وفا[ع۔ترکیب]
وفا کرنے والے لوگ(ع ل)
ع ''اہلِ وفا دور ہوگا'' (ب۔۴۴)

ایاغ[ت۔اند]
ساغر۔شراب پینے کا پیالہ(ع ل)
ع ''تو ئے خوں ہے ایاغ میں گل کے'' (ب۔۵۱)

ایوانِ غزل[ع۔ترکیب]
غزل کے دامن(اُر)
ع ''ایوانِ غزل میں لفظوں کے گلدان سجاؤں کس کے لیے'' (د۔۱۰۴)

ب

بابِ اثر[ع۔ترکیب]
مراد ہے دُعا قبول ہونے کا وقت(اُر)
ع ''وفا خاص و عام کے لیے بابِ اثر ہے آج'' (ن۔۵۲)

باٹ[ہ۔اند]
راستہ(ف آ)
ع ''تم ٹھہرو اسی باٹ پہ ہم چلے پی کے دوار'' (س۔۸۷)

بادِ خزاں[ف۔ترکیب]
خزاں کی ہوا۔مراد ہے دشمن(اُر)
ع ''حملہ نہ سہہ سکے گی بادِ خزاں ہمارا'' (ن۔۱۳۴)

بادِ صبا[فع۔ترکیب]
صبح کی ہوا(ع ل)
ع ''گل تر از دور تھا اے بادِ صبا'' (ب۔۱۱۸)

بادباں[ف۔اند]
وہ پردے جو ہوا بھرنے اور رُخ بدلنے کے لیے کشتی پر لگائے جاے ہیں(اُر)
ع ''سفینوں پہ اُڑتے ہوئے بادباں'' (ن۔۳۱)

بادبانِ طبعِ رسا[فعف۔ترکیب]
مراد ہے منزل کی خواہش کے تصورات(ف آ)
ع ''ہوا چلی تو کھلے بادبانِ طبعِ رسا'' (د۔۱۴۳)

بارِ خدا [ف۔ترکیب]
خدائے بزرگ (ع ل)
ع "زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا" (ن۔۴۱)

بارِ چمن [ف۔ترکیب]
چمن پر بوجھ۔مراد ہے دنیا پر بوجھ (اُر)
ع "اک ہمیں بارِ چمن ہیں ورنہ" (ب۔۱۳۵)

بارگاہ [ف۔اسٹ]
دربار۔اجلاس کی جگہ (ع ل)
ع "ترے فیصلے وقت کی بارگاہوں میں دائم" (د۔۸۳)

بارگاہِ شبنم [ف۔ترکیب]
مراد ہے شبنم پڑنا (ف آ)
ع "ہر سحر بارگاہِ شبنم میں" (د۔۶۷)

باز آنا [ار۔محاورہ]
منع ہونا (اُر)
ع "ار تُو نہیں باز آیا" (س۔۴۸)

باس [ہ۔اسٹ]
بُو۔مراد ہے نشانی (اُر)
ع "لیے پھرتی ہے کوئی با اُداس" (ب۔۱۰۴)

باسی [ہ۔اسٹ]
رہنے والے (ف آ)
ع "اُس بستی کے باسی مجھے بلاتے ہیں" (د۔۵۸)

باطل [ع۔صف]
جھوٹا۔ناحق (اُر)
ع "نقشِ دوئی کو باطل دیکھا" (ن۔۱۰۰)

باغباں [ف۔فاعل]
باغ کی حفاظت کرنے والا۔مراد ہے ملک کے رہنما (ف آ)
ع "بدل سکو تو بدل دو یہ باغباں ورنہ" (د۔۱۴۸)

باکمال [فع۔صف]
ہنرمند۔باحکمت (ف آ)
ع "کتنے اہلِ علم اور باکمال" (ن۔۸۳)

باگ [ہ۔اسٹ]
لگام (ع ل)
ع "ابلقِ شب لے موڑ دی باگ" (ب۔۲۸)

بال پک جانا [ار۔محاورہ]
بال سفید ہو جانا۔بوڑھا ہو جانا۔(اُر)
ع "ادھر تو پک گئے بال" (س۔۴۰)

بال چاندی ہونا [ار۔محاورہ]
بال سفید ہونا۔مراد ہے بڑھاپا آنا۔(اُر)
ع "بال چاندی ہو گئے سونا ہوئے رخسار بھی" (ب۔۱۵۶)

بال و پَر [ف۔ترکیب]
بازو و پر۔مراد ہے قابلیت۔ہمت (ع ل)
ع "طائروں کو تازہ بال و پَر دیے" (ن۔۸۲)

بالی رادھا[ہ۔س۔صف]
مراد ہے کم سن لڑکی (اُر)
ع ''بالی رادھا بالا موہن'' (پ۔۹۴)

بام[ف۔اند]
کوٹھا۔چھت (ع ل)
ع ''تکتا رہا ہے کوئی بام سے اُتر کے مجھے'' (ب۔۱۰۷)

باندیاں[ہ۔امث]
کنیز۔لونڈیاں (اُر)
ع '' کچی نکور باندیاں نکلیں بنی ٹھنی'' (ن۔۱۳)

بانکپن[ار۔اند]
وضع داری (ف آ)
ع ''زباں سخن کو سخن بانکپن کو ترسے گا'' (د۔۱۴۷)

بانکے چھیل چھبیلے[ار۔صف]
مراد ہے شوخ، چست اور زندہ دل (اُر)
ع ''بانکے چھیل چھبیلے گھبرو غیرت کی شمشیر'' (ن۔۲۶)

باوضو[فع۔صف]
مراد ہے تازہ کرنا۔(ف آ)
ع ''پُھول ملتے ہیں باوضو ہم سے'' (د۔۶۷)

بُبُول[ہ۔امث]
کیکر۔ایک خاردار درخت (ع ل)
ع ''دن چڑھے چھاؤں میں ببولوں کی'' (ب۔۱۵۰)

بجلیاں برسنا[ار۔محاورہ]
قیامت ڈھانا۔مراد غضب کی آوازیں (اُر)
ع ''وہ سیدھی سادی ادائیں کہ بجلیاں برسیں'' (ب۔۱۵۹)

بُجھ جانا[ار۔محاورہ]
مراد ہے بند ہو جانا (اُر)
ع ''میکدہ بُجھ گیا تو کیا رات ہے میری ھمنوا'' (د۔۱۱۷)

بحرِ بیکراں[عف۔ترکیب]
مراد ہے وسیع سمندر (اُر)
ع ''سفینہ چاہیے اس بحرِ بیکراں کے لیے'' (ن۔۴۲)

بحرو بر[عف۔ترکیب]
مراد ہے خشکی اور تری (ف آ)
ع ''گزر کے چشموں سے بحرو بر سے'' (ن۔۶۹)

بدر کے اصحاب[ار۔ترکیب]
جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابی (اُر)
ع ''راہِ خدا میں بدر کے اصحاب کی طرح'' (ن۔۱۳۹)

بدگماں[ف۔صف]
شک کرنے والا (اُر)
ع ''باغ ترا باغبان تو ہے عبث بدگماں'' (د۔۷۷)

بدمست ناگنی[ف۔صف]
مستی اور جوبن میں آئی۔ہوئی ناگن (ع ل)
ع ''کالے سیاہ بال کہ بدمست ناگنی'' (ن۔۱۴)

بدن ٹوٹنا [ار۔محاورہ]
بہت زیادہ تھکن یا بخار سے جسم میں درد ہونا (ف آ)
ع "جلنے لگے ہیں ہاتھ کیوں ٹوٹ رہا ہے کیوں بدن" (د۔۱۱۷)

بدن کا ناس [ار۔ترکیب]
مراد ہے جسم برباد کرنا۔صحت خراب کرنا۔(اُر)
ع "گھنڈی آرسے پھوڑ کے کرے بدن کا ناس" (س۔۵۳)

بزمِ انجم [فع۔ترکیب]
ستاروں کی محفل (اُر)
ع "بزمِ انجم دھواں دھواں بھی ہے" (ب۔۱۰۲)

بزمِ سحرگہی [فعف۔ترکیب]
مراد ہے صبح ہونے کا وقت (اُر)
ع "دل سوز ہیں مناظر بزمِ سحرگہی کے" (ب۔۱۶۴)

بُرج [ع۔اند]
سیارے کا مقام (ع ل)
ع "بُرجوں سے آسمان کے اُڑ جائے روشنی" (ن۔۱۷)

بُرجیاں [ار۔امث]
گنبد کے ستون (اُر)
ع "اُونچی کھلی فصیلیں فصیلوں پہ بُرجیاں" (ن۔۱۱)

برق [ع۔امث]
بجلی (ع ل)
ع "نہ پھول جھڑتے ہیں ہم پہ نہ برق گرتی ہے" (ب۔۱۶۶)

برقِ خیال [ع۔ترکیب]
مراد ہے تیز خیال (ف آ)
ع "اے فلک بھیج کوئی برقِ خیال" (د۔۵۱)

برق سی رفتار [ار۔صف]
مراد ہے بہت تیز (اُر)
ع "دھوپ سارنگ برق سی رفتار" (ن۔۲۱)

برقِ شُعلہ خو [عف۔ترکیب]
بجلی اور آگ کی خصلت رکھنے والا۔مراد ہے تیز طرار (اُر)
ع "وہی قلم مجاہدوں کے ہاتھ میں وہ برقِ شعلہ خو بنا" (ن۔۸۴)

برکھا [ہ۔امث]
بادل (ف آ)
ع "نہ اب وہ یادوں کا چڑھتا دریاں نہ فرصتوں کی اداس برکھا" (د۔۱۴۴)

برگِ آوارہ [ف۔ترکیب]
شاخ سے گرا ہوا پتا جو ہوا کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔(ع ل)
ع "برگِ آوارہ بھی اک مُطرب ہے" (ب۔۱۱۰)

برگِ خزاں دیدہ [ف۔ترکیب]
مراد ہے خزاں رسیدہ پتے (اُر)
ع "ہمیں وہ برگِ خزاں دیدہ ہیں جنھیں ناصر" (ب۔۹۸)

برگ ریز [ف۔اند]
پتوں کے ٹکڑے (اُر)
ع "مینہ جو برسا تو برگ ریزوں سے" (د۔۹۰)

برگِ سمن [ف۔ترکیب]
چنبلی کے پتے (ف آ)
ع "نرم ہے برگِ سمن گرم ہے میرا تن" (د۔۷۷)

برگِ گُلاب [ف۔ترکیب]
پھول کی پتی (ف آ)
ع "ایک برگِ گلاب میں دیکھا" (د۔۷۹)

برگِ گُل [ف۔ترکیب]
پھول کے پتے (ع ل)
ع "فلک نے پھینک دیا برگِ گُل کی چھاؤں سے دُور" (ب۔۶۳)

برگ و شجر [فع۔ترکیب]
درخت اور پتے (اُر)
ع "دف بجائیں گے برگ و شجر صف بہ صف ہر طرف" (د۔۲۱)

برگ و نوا [ف۔ترکیب]
مُراد ہے پھلنا پھولنا (اُر)
ع "زندگی برگ و نوا چاہتی ہے" (ب۔۱۳۴)

برملا [ف۔صف]
کھلم کھلا۔ مراد ہے آسان لفظوں میں (ف آ)
ع "جو کہے برملا کہے کوئی" (د۔۷۱)

برگِ خوابِ سحر [فع۔ترکیب]
صبح کے نزدیک خواب دیکھنا۔ مراد ہے بہت کم وقت کے لیے۔ (ف آ)
ع "ستارۂ شام بن کے آیا برنگِ خوابِ سحر گیا وہ" (د۔۱۴۴)

برگِ دگر [ف۔ترکیب]
مراد ہے اور طرح۔ معمول کے مطابق نہ ہونا (اُر)
ع "تزئین کائنات برنگِ دگر ہے آج" (ن۔۵۱)

برنگِ نکہتِ گُل [فعف۔ترکیب]
مراد ہے پھولوں کی خوشبو کی طرح (اُر)
ع "اس چمن میں برنگِ نکہتِ گُل" (ب۔۱۴۷)

برہم [ف۔صف]
پراگندہ۔ پریشان (ف آ)
ع "برہم ہوئی ہے یوں بھی طبیعت کبھی کبھی" (ب۔۱۷)

برہمیِ صحبتِ شب [فعف۔ترکیب]
مراد ہے ملنے والی رات کی ناراضگی (اُر)
ع "وہ برہمیِ صحبتِ شب یاد رہے گی" (ب۔۶۱)

برہن گاوے جوگ [ہ۔جملہ]
مراد ہے فراق کے ماری عورت جو فراق کے گیت گا رہی ہے۔ (اُر)
ع "ساجن بن جی نہ لگے برہن گاوے جوگ" (س۔۶۰)

بساط [ع۔اسث]
مراد ہے طاقت۔ اوقات (اُر)
ع "میرے علم اور ہنر کی کیا بساط" (ن۔۸۳)

بساط[ع۔امث]
بچھونا۔زمین(ع ل)
ع "پھر دل کی بساط اُلٹ نہ جائے" (ب۔۱۲۵)

بسنت[ہ۔امذ۔امث]
موسم بہار(ف آ)
ع "گنج گنج نغمہ زن بسنت آ گئی" (د۔۱۲۶)

بسنتی[ہ۔صف]
زرد رنگ(ع ل)
ع "دُلہا بنا گلال بسنتی دُلہن بنی" (ن۔۱۳)

بسیرا[ہ۔امذ]
رہنا۔ٹھہرنا(اُر)
ع "نکہتِ گُل کا بسیرا ہوگا" (ب۔۱۴۰)

بسیرا[ہ۔امذ]
ٹھکانا۔مراد ہے گھر(اُر)
ع "شاخوں پہ جلے ہوئے بسیرے" (ب۔۴۷)

بطحا[ع۔امذ]
وادیٔ مکۃ۔مکۃ معظمہ(ع ل)
ع "کس کے قدم سے چمکی ہے بطحا کی سرزمیں" (ن۔۵۱)

بعنوانِ سبزۂ بےکار[فعف۔ترکیب]
مراد ہے بے فائدہ۔فضول(اُر)
ع "پڑے ہوئے ہیں بعنوانِ سبزۂ بےکار" (ب۔۱۱۶)

بعنوانِ طرب[فع۔ترکیب]
مراد ہے خوشیوں کے ساتھ جوڑی ہوئی یادیں(اُر)
ع "ہر بات بعنوانِ طرب یاد رہے گی" (ب۔۶۱)

بقدرِ تشنگیٔ رنجِ خُمار[فعف۔ترکیب]
مراد ہے نہ پینے کا دُکھ(ف آ)
ع "بقدرِ تشنگیٔ رنجِ خُمار اپنا ہے" (د۔۶۵)

بقدرِ تشنہ لبی[فعف۔ترکیب]
مراد ہے جتنی پیاس تھی(ف آ)
ع "بقدرِ تشنہ لبی پرسشِ وفا نہ ہوئی" (ب۔۳۷)

بقدرِ شوق[فع۔ترکیب]
مراد ہے شوق کے مطابق۔جذبہ اور ولولہ کے مطابق(اُر)
ع "بقدرِ شوق نہیں ظرفِ تنگنائے غزل" (ن۔۴۲)

بگڑنا[ار۔مص]
غصے ہونا(اُر)
ع "جاتا ہوں چلا جاتا ہوں بگڑو نہیں بابا" (س۔۴۰)

بگولا[ہ۔امذ]
چکر کھاتی ہوئی ہوا(اُر)
ع "بگولے یوں اُڑتے پھرتے ہیں خشک جنگل میں" (ب۔۹۸)

بلا[ع۔امث]
مصیبت۔آفت(ع ل)
ع "کیا بلا آسمان سے اُتری" (ب۔۱۶۴)

بلا سر سے ٹلنا [ار۔محاورہ]
مراد ہے مصیبت گزر جانا (ف آ)
ع "وہ تو کہیے کہ بلا سر سے ٹلی ہم نفسو شکر کرو" (د۔۹۶)

بلقیس سلیماں [ع۔تلمیح]
حضرت سلیمان اور اُن کی بیوی بلقیس (ف آ)
ع "جیسے بلقیس سلیماں کے محل میں آئے" (د۔۶۳)

بل کھانا [ار۔محاورہ]
پیچ و تاب کھانا (ع ل)
ع "نشیبوں میں بل کھا کے اُڑتی ہوئی" (ن۔۳۲)

بلوان [ہ۔صف]
طاقت ور۔ بہادر (ع ل)
ع "مری ٹاپ سے تھر تھر کانپیں بڑے بڑے بلوان" (س۔۵۴)

بلّے پیرا [ہ۔اند]
مراد ہے بلّے بَھیا (اُر)
ع "بلّے پیرا گھوڑی موڑ لے" (س۔۸۶)

بمبر [اُر۔اند]
بم برسانے والے جہاز (ف آ)
ع "بجلی ہیں تیرے بمبر شاہیں ہیں تیرے سیبر" (ن۔۷۳)

بُن [ار۔فعل]
دھاگوں کی ترتیب سے کپڑا بنانا۔ مراد ہے دیکھنا (اُر)
ع "تنہا عیش کے خواب نہ بُن" (ب۔۸۶)

بن [ہ۔اند]
جنگل (ع ل)
ع "جلے جیسے سُوکھے درختوں کا بن" (ن۔۲۹)

بن باس [ہ۔اند]
جنگل میں رہنا (اُر)
ع "بہتا ساگر چھوڑ کے کاہے لیو بن باس" (س۔۶۰)

بنجارا [ہ۔اند]
مراد ہے سوداگر (اُر)
ع "محل میں ہیروں کا بنجارا" (پ۔۸۴)

بنجر [ہ۔امث]
افتادہ زمین۔ وہ زمین جس میں کچھ پیدا نہ ہو۔ (ف آ)
ع "تُو نے بنجر زمیں کو پھول دیئے" (د۔۱۰۵)

بُنیاد [ف۔امث]
اصل۔ مراد ہے جڑیں (اُر)
ع "اب کے بنیاد ہلا دی ہم نے" (د۔۴۳)

بوالہوس [ع۔اند]
لالچی۔ حریص (ف آ)
ع "بس ایک منزل ہے بوالہوس کی ہزار رستے ہیں اہل دل کے" (د۔۱۴۵)

بُوٹا [ار۔اند]
پودا (اُر)
ع "بُوٹا بُوٹا ہے سانپ کی تصویر" (ن۔۲۱)

بُوجھنا [ار۔مص]
معلوم کرنا (اُر)
ع ''بتاتا ہوں بس میں ابھی بُوجھتا ہوں'' (س۔۴۶)

بوستانِ ادب [فع۔ترکیب]
مراد ہے ادبی تخلیقات (اُر)
ع ''اُجڑتا رہا بوستانِ ادب'' (ن۔۳۰)

بُوند [اُر۔اسث]
قطرہ (اُر)
ع ''پھر اُمرت رس کی بُوند پڑی تم یاد آئے'' (د۔۱۵)

بُوئے آوارہ [ف۔ترکیب]
مراد ہے ہوائیں (اُر)
ع ''چمن میں ڈھونڈتی پھرتی ہے بُوئے آوارہ'' (ب۔۹۸)

بُوئے خوں [ف۔ترکیب]
خون کی مہک۔مراد ہے خون کی علامت (ف آ)
ع ''بُوئے خاں ہے ایاغ میں گُل کے'' (ب۔۵۱)

بُوئے گُل [ف۔ترکیب]
پھولوں کی خوشبو (اُر)
ع ''بوئے گل رنگ ہوا چاہتی ہے'' (ب۔۱۳۴)

بے نُور گزرگاہیں [فعف۔صف]
مراد ہے تاریک راستے (اُر)
ع ''غم کی بے نُور گزرگاہوں میں'' (د۔۳۳)

بننا ٹھننا [ار۔صف]
سجنا سنورنا (اُر)
ع ''کچی نکور باندیاں نکلیں بن ٹھنی'' (ن۔۱۳)

بہار پرور [ف۔صف]
موسم بہار دینے والا۔مراد ہے خوب صورت (اُر)
ع ''خیالِ حسن میں کتنا بہار پرور ہے'' (ب۔۹۷)

بہشت [ف۔اسث]
جنت (ف آ)
ع ''یہ گناہگاروں کی سرزمیں ہے بہشت سے بھی سوا حسیں'' (د۔۱۳۶)

بہم [ف۔متعلق بہ فعل]
ایک دوسرے کے ساتھ (ع ل)
ع ''مشکل ہی بہم بناہ رہنا'' (ب۔۱۱۲)

بہل جانا [ار۔مصدر]
مشغول ہو جانا۔دل لگنا (اُر)
ع ''جی بہل جائے گا ارے کچھ تو'' (ب۔۸۲)

بہائے ہنر [ف۔ترکیب]
مراد ہے تخلیق (ع ل)
ع ''یہ دور ہے بہائے ہُنر کے زوال کا'' (ب۔۱۶۸)

بُھبھل [ہ۔اند]
راکھ۔جلی ہوئی چیز کی خاک (اُر)
ع ''بُھبھل ملے سر پہ ننگی بیٹھی نار'' (س۔۸۹)

بھٹک[ہ۔اند]
گمراہ(اُر)
ع ''بھٹک رہے ہیں اندھیروں میں تیرے سودائی''(ب۔۸۷)

بھٹکنا[ار۔مص]
گمراہ ہوجانا۔راستا بھولنا(اُر)
ع ''بھٹک رہا ہے جہاں قافلہ بگولوں کا''(ب۔۱۶۸)

بھڑکنا[ار۔مص]
لپک جانا(اُر)
ع ''یہ کیسا شُعلہ بھڑکا تھا''(پ۔۸۳)

بھرم[ہ۔اند]
ساکھ۔عزت(اُر)
ع ''آج کھلنے کو ہی تھا دردِ محبت کا بھی''(د۔۴۲)

بھجن[س۔اند]
وہ گیت جس میں معبود کی حمد ہو۔پوجا پاٹ کے وقت گانے والے گیت مراد
ہے حمد۔(اُر)
ع ''غزل کنکری اور بھجن کنکری''(ن۔۲۹)

بھید[ار۔اند]
راز۔دل کی بات(اُر)
ع ''اپنا بھید کسی سے نہ کہنا''(ن۔۷۷)

بھرم[ار۔صف]
عزت۔آبرو(ف۔آ)
ع ''رکھنا ہے تم کو ملتِ اسلام کا بھرم''(ن۔۱۳۹)

بھیس[ہ۔اند]
شکل۔صورت(اُر)
ع ''بھیس جدائی نے بدلا ہے''(د۔۷۶)

بھلا[ہ۔صف]
خوب۔اچھا(ف۔آ)
ع ''وہ اس ادا سے جو آئے تو کیوں بھلا نہ لگے''(ب۔۱۵۹)

بھگدڑ[ہ۔صف]
شور(اُر)
ع ''سواروں نے بھگدڑ مچائی تھی''(س۔۱۰۶)

بھولی بسری باتیں[ہ۔اسث]
وہ باتیں جو یادداشت سے جاتی رہی ہوں۔(اُر)
ع ''کنجِ قفس میں سُن لیتے ہیں بھولی بسری باتوں کو''(ب۔۶۷)

بُھولی کہانی[ار۔صف]
مراد ہے ان سنی۔جو لوگ بھلا چکے ہو۔(اُر)
ع ''سناتا ہے کوئی بھولی کہانی''(د۔۱۸)

بھولے بھالا[ہ۔صف]
سیدھا سادا۔مراد ہے خوب صورت(ف۔آ)
ع ''ہنس مکھ بھولے بھالے پھول''(د۔۱۰۰)

بھینا[ہ۔امث]
مراد ہے بہن (غ گ)
ع ''جس کے سنگ جلی تری بھینا وہ بھی ہوئے گیا راکھ'' (س۔۹۴)

بھنور[ہ۔امذ]
گرداب۔پانی کا چکر۔مراد ہے مصائب ومشکلات (اُر)
ع ''ہیں ابھی کتنے ہی بھنور خاموش'' (د۔۸۶)

بے اماں[فع۔صف]
بے امن (اُر)
ع ''ایک طرف بے اماں اجاڑ مکاں'' (ن۔۲۰)

بے ایامِ گُل[فعف۔ترکیب]
مراد ہے بے موسم کھلے ہوئے پھول (اُر)
ع ''کیا تماشا ہے کہ بے ایامِ گُل'' (د۔۴۴)

بے باک[ف۔صف]
بے خوف۔نڈر (اُر)
ع ''پاک بے باک ان کی جوانی'' (ن۔۱۲۷)

بے بہا گہر[ف۔صف]
قیمتی ہیرے (اُر)
ع ''بحر کو صدف صدف کو بے بہا گہر دیے'' (ن۔۸۲)

بے ثمر[فع۔صف]
بغیر پھل کے۔مراد ہے بے فائدہ (ع ل)
ع ''بے ثمر ہی رہی ہے شاخِ مراد'' (ب۔۱۳۹)

بیتاب[ف۔صف]
بے چین۔بے قرار (ع ل)
ع ''بیٹھے بیٹھے جانے کیوں بیتاب ہو جاتا ہے دل'' (ب۔۱۵۶)

بیتی باتیں[ار۔صف]
گزری ہوئی باتیں۔مراد ہے ماضی کی یادیں (ف آ)
ع ''بھول بھی جاؤ بیتی باتیں'' (د۔۹۵)

بیتے دن[اُر۔امذ]
گزرے ہوئے دن۔ماضی (اُر)
ع ''کتنے بیتے دنوں کی یاد آئی'' (ب۔۵۴)

بیچ[ف۔صف]
درمیان (ع ل)
ع ''بیچ میں پتھر کا دریا تھا'' (پ۔۸۰)

بے حجابانہ[فع۔صف]
پردے کے بغیر۔سب کے سامنے آنا (اُر)
ع ''بے حجابانہ انجمن میں آ'' (ب۔۱۲۳)

بے خانماں[ف۔صف]
بے گھر۔بے سہارا (ع ل)
ع ''تو ہی بتا ترے بے خانماں کدھر جائیں'' (ب۔۶۴)

بیدرد[ف۔صف]
ظالم (ع ل)
ع ''ہم سا بیدرد کوئی کیا ہوگا'' (ب۔۱۳۹)

بیر [ہ۔امذ]
گول اور بیضوی شکل کا پھل (ف آ)
ع ''جس نے اُونچی ڈال سے توڑے زرد سنہری بیر'' (د۔۱۱۳)

بیڑا [ہ۔امذ]
کشتی (ع ل)
ع ''اب کے بیڑا اُگور گیا تو کیا'' (د۔۸۶)

بے زادِ سفر [فع۔ترکیب]
جس کے پاس سفر کی ضروری اشیاء نہ ہو (ف آ)
ع ''بے زادِ سفر حبیب تھی شہر نوردی'' (د۔۷۲)

بے زری [ف۔صف]
مراد ہے مفلسی (اُر)
ع ''جنھیں زندگی کا شعور تھا انھیں بے زری نے بجھا دیا'' (د۔۹۲)

بے قید مکاں [فع۔ترکیب]
مراد ہے زمانے کی قید سے آزاد (اُر)
ع ''وقت بے قید مکان تھا پہلے'' (ب۔۱۴۳)

بیکار [ف۔صف]
فضول (ع ل)
ع ''دن کے ہنگاموں کو بیکار نہ جان'' (ب۔۱۰۸)

بیکسی [ف۔امث]
مجبوری (اُر)
ع ''میری بیکسی کا نہ غم کرو مگر اپنا فائدہ سوچ لو'' (د۔۹۲)

بیکل [اُر۔صف]
مراد ہے بے قرار۔ بے چین (ع ل)
ع ''ترے ملنے کو بیکل ہو گئے ہیں'' (ب۔۳۴)

بے کلی [ار۔امث]
بے قراری۔ بے چینی (اُر)
ع ''بے کلی دل کی سوا ہوتی ہے'' (د۔۳۴)

بے کیفیِ روز و شب [فعف۔ترکیب]
دن اور رات کے بے رونقی۔ مراد ہے زندگی کا بے مزہ ہونا۔ (ع ل)
ع ''بے کیفی روز و شب مسلسل'' (ب۔۴۷)

بے کیف و بے نشاط [فعفع۔ترکیب]
سُرور اور خوشی کا نہ ہونا۔ مراد ہے کچھ مزہ نہ ہونا۔ (اُر)
ع ''بے کیف و بے نشاط نہ تھی اس قدر حیات'' (ب۔۲۰)

بیگانہ [ف۔امذ]
ناآشنا (ع ل)
ع ''شہر خلق خدا سے بیگانہ'' (ب۔۱۲۷)

بیگانۂ گُل [ف۔ترکیب]
ناواقف گُل۔ گُل ناآشنا (اُر)
ع ''ہم سا کوئی نہیں بیگانۂ گُل'' (ب۔۱۱۸)

بیگانہ وار[ف۔صف]
مراد ہے اتفاقاً (اُر)
ع "بیگانہ وار اُن سے ملاقات ہو تو ہو" (ب۔۱۵۷)

بیل[ہ۔امث]
وہ پودا جس کی شاخیں کسی چیز کے سہارے پھیلے (اُر)
ع "کہیں پیچ در پیچ بیلوں کے جال" (ن۔۳۲)

بے منتِ خضرِ راہ[فعف۔ترکیب]
مراد ہے خضر کی رہنمائی کے بغیر (اُر)
ع "بے منتِ خضرِ راہ رہنما" (ب۔۱۱۲)

بے نوا مُسافر[فع۔ترکیب]
مراد ہے حالات کا مارا ہوا مسافر۔ایسا مسافر جس کے پاس کچھ نہ ہو۔(ف آ)
ع "وہ رات کا بے نوا مسافر وہ تیرا شاعر وہ تیرا ناصر" (د۔۱۴۶)

بے نُور[فع۔صف]
روشنی کا نہ ہونا۔مُراد ہے اندھاپن (اُر)
ع "دل ویراں آنکھیں بے نُور" (ب۔۴۱)

بے نیاز بہار و خزاں[فعف۔ترکیب]
مراد ہے غم اور خوشی سے بے پروا (ع ل)
ع "کہ دل ان دنوں بے نیاز بہار و خزاں ہے" (د۔۸۳)

پ

پابرہنہ[ف۔صف]
مراد ہے پاؤں میں کچھ نہ ہونا
ع "کوئی پابرہنہ کوئی سَر کُھلا" (ن۔۳۲)

پاپیادہ[ف۔صف]
بغیر کی سواری کے۔مراد ہے پیدل
ع "میں یہ طویل سفر پاپیادہ کیا کرتا" (د۔۱۱۰)

پار اُترنا آجا[ار۔محاورہ]
منزل پر اُتر جانا
ع "کہ ہم سفر تو میرے پار اُترتے جاتے ہیں" (د۔۶۹)

پاسباں[ف۔امذ]
نگہبانی کرنے والا
ع "جو اپنے خُوں سے لکھ رہے ہیں سرحدوں کے پاسباں" (ن۔۸۳)

پاسِ محبتِ دیرینہ[فعف۔اترکیب]
مراد ہے پرانی محبت کی خاطر
ع "یہ پاسِ محبتِ دیرینہ کوئی بات ہی کر" (د۔۸۱)

پاک دامنی[ف۔صف]
مراد ہے گناہوں سے پاک
ع "قسمت ما آبی خوش نسبی پاک دامنی" (ن۔۱۶)

پاک دِل وپاک باز[ف۔ترکیب] —
مراد ہے صاف زندگی اور دل رکھنے والے
ع ''پاک دل وپاک باز''(ن۔۷۱)

پائل[ہ۔اسث]
پاؤں کا زیور۔جھانجر
ع ''جیسے پائل کی جُھن جُھن''(ب۔۸۶)

پائندہ[ف۔صف]
ہمیشہ رہنے والا
ع ''داتا کا شہر تُو نے پائندہ کردیا ہے''(ن۔۴۷)

پائے ناقہ[فع۔ترکیب]
مراد ہے وہ راستہ جس پہ کوئی چلا نہ ہو۔نیا راستہ
ع ''جن پہ تحریر پائے ناقہ نہیں''(د۔۲۷)

پائے شکستہ[ف۔ترکیب]
مراد تھکے ہوئے پاؤں
ع ''تنہائی مرا پائے شکستہ''(پ۔۱۱۶)

پپیہا[ار۔اند]
خوش آواز پرندہ
ع ''میٹھی بولی میں پپیہے بولے''(ب۔۴۲)

پت جھڑ[ہ۔اند]
موسمِ خزاں
ع ''پت جھڑ آنے والی ہے''(ب۔۵۲)

پُتلی[ہ۔اسث]
گڑیا۔مورت
ع ''کونپل کونپل نُور کی پُتلی''(پ۔۱۱۲)

پُتلی[ہ۔اسث]
آنکھ کا گول سیاہ حصہ
ع ''پتلی ہر آنکھ کے ہیرے کی تھی کنی''(ن۔۱۴)

پتھر کا جگر پگھلنا[ار۔محاورہ] =
مراد ہے سخت سے سخت دل میں بھی رحم آنا
ع ''جگر پتھروں کا پگھلنے لگا''(ن۔۲۵)

پتھریلا[ار۔صف]
مراد ہے سخت
ع ''پیلے پتھریلے ہاتھوں میں''(پ۔۵۷)

پُجاری[ف۔اند]
پوجا کرنے والا۔مراد ہے دیوانہ۔عاشق
ع ''قلم جو حرف وصوت کا پجاری تھا''(ن۔۸۴)

پچھواڑا[ہ۔اند]
مکان کا پچھلا حصہ
ع ''تیرے آنگن کے پچھواڑے''(پ۔۵۰)

پدمنی[ہ۔اسث]
خوب صورت ترین عورت
ع "رہتی تھی اس میں ایک پری زاد پدمنی" (ن۔۱۱)

پربت[ہ۔اسث]
پہاڑ
ع "تھل جنگل پربت اور بیلے ہرے بھرے شاداب" (ن۔۲۶)

پردۂ خامشی[ف۔ترکیب]
خاموشی کی تہ میں
ع "پردۂ خامشی میں کیا کچھ تھا" (ن۔۱۱)

پردۂ گل[ف۔ترکیب]
مراد ہے پھول کا اندرون
ع "پردۂ گل ہی سے شاید کوئی آواز آئے" (ب۔۳۳)

پردۂ شب[ف۔ترکیب]
رات کی تاریکی
ع "پردۂ شب سے ہویدا ہوگا" (ب۔۱۳۹)

پُرساں[ف۔اسم حالیہ]
دریافت کرنے والا۔مراد ہے پوچھنے والا
ع "پُرساں نہ تھا کوئی تو یہ رسوائیاں نہ تھیں" (ب۔۱۹)

پرستاں[ف۔امذ]
پریوں کے رہنے کی جگہ
ع "بیچ بیچ کا اک مکان پرستاں کہیں جسے" (ن۔۱۱)

پرسوختہ[ف۔صف]
جلے ہوئے
ع "پرسوختہ پتنگے شمعیں بجھی بجھی سی" (ب۔۱۶۴)

پرسشِ آبلہ پا[ف۔ترکیب]
مراد ہے پاؤں کے چھالوں کا پوچھنا
ع "پرسشِ آبلہ پا چاہتی ہے" (ب۔۱۳۴)

پُرسشِ وفا[فع۔ترکیب]
مراد ہے وفاداری کی تعظیم وتکریم
ع "بقدرِ تشنہ لبی پرسشِ وفا نہ ہوئی" (ب۔۳۷)

پُرکیف[فع۔صف]
سرور سے بھرپور
ع "پُرکیف ہوا میں سو گئے ہم" (ب۔۳۶)

پُرہول[فع۔ترکیب]
مراد ہے مضطرب۔خوف ناک
ع "صدا اس کی پُرہول صورت عجیب" (ن۔۲۷)

پَرے[ہ۔متعلق بہ فعل]
دُور
ع "گردشیں ہوگئیں پَرے کچھ تو" (ب۔۸۲)

پریم[ہ۔امذ]
محبت۔عشق
ع ''جتنی بھیا یو ہے پریم کا سودا'' (س۔۸۷)

پس پردۂ سکوت[فع۔ترکیب]
خاموشی کے پردے کے پیچھے
ع ''ہر شے پکارتی ہے پس پردۂ سکوت'' (د۔۱۲)

پسپائی[ف۔امث]
شکست خوردگی۔پیچھے ہٹنا
ع ''سرحد سرحد دیکھ چکی ہے دنیا دشمن کی پسپائی'' (ن۔۶۴)

پسِ چادرِ غبار[فع۔ترکیب]
مراد ہے خطرے اور پریشانی کے اثرات
ع ''جھل جھل جھلک رہے تھے پسِ چادرِ غبار'' (ن۔۱۲)

پسِ دیوار[ف۔ترکیب]
دیوار کے پیچھے۔مراد ہے پسپا ہونا
ع ''ظلم کے ہاتھ سٹ کر پسِ دیوار ہوئے'' (ن۔۷۵)

پگڈنڈی[ہ۔امث]
پیدل چلنے کا راستہ
ع ''مرمر کی پگڈنڈی دھول سے اٹی ہوئی'' (ن۔۹۹)

پلک[ف۔امث]
مژگاں
ع ''شبنم آلود پلک یاد آئی'' (ب۔۱۳۷)

پنج تن[ف۔امذ]
شیعہ کے نزدیک مسلمانوں کی پانچ متبرک شخصیتیں۔حضرت محمدؐ۔حضرت علیؓ۔حضرت فاطمہؓ۔حضرت امام حسینؓ۔حضرت امام حسنؓ (اُر)
ع ''تیرے میت ہیں سینکڑوں، پنج تن میرے ساتھ'' (س۔۹۴)

پنجہ آزمانا[ار۔محاورہ]
مراد ہے طاقت آزمانا۔لڑنا (اُر)
ع ''عدو سے پنجہ آزما رہیں گے'' (ن۔۸۷)

پنچھی[ہ۔امث]
پرندہ (اُر)
ع ''بڑا ہی بھولا پنچھی ہے یہ سیدا اس کی ذات'' (س۔۸۳)

پنکھ[ہ۔امذ]
پَر (اُر)
ع ''رنگ برنگے گربڑے آگ کے پنکھ لگائے'' (س۔۸۱)

پنکھرو[ہ۔امذ]
پرندے (ع ل)
ع ''کیا پنکھرو کیا حیوان'' (س۔۵۴)

پوت جننا[ار۔محاورہ]
بیٹا پیدا کرنا (اُر)
ع ''پُوت کا ہے کو جنا تھا سانپ تھا'' (س۔۷۰)

پُوجا[ہ۔اسث]
پرستش۔عبادت(اُر)
ع ''کون یہاں پُوجا کرتا تھا''(پ۔۱۰۳)

پوشاک[ف۔اسث]
لباس(فآ)
ع ''پوشاک جس کی دھوپ تھی خوراک چاندنی''(ن۔۱۲)

پوشیدہ[ف۔صف]
مخفی۔چھپا ہوا(اُر)
ع ''تیرے دامن میں پوشیدہ ہے''(ن۔۹۰)

پون[ہ۔اسث]
بادِصبا۔ہوا(ع ل)
ع ''بادل گرجا پَون چلی''(ب۔۵۲)

پھٹ جانا[ار۔محاورہ]
مراد ہے رحم آنا(اُر)
ع ''جسے سُن کے پھٹ جائے پتھر کا دل''(ن۔۴۸)

پہرا[ار۔اسذ]
نگہبانی۔مراد ہے حکمرانی(ع ل)
ع ''ہر گلی پر ہے سانپ کا پہرا''(ن۔۲۱)

پہرہ دار[ف۔صف]
چوکیدار۔پہرہ دینے والا(اُر)
ع ''گلیوں میں اب تو شام سے پھرتے ہیں پہرہ دار''(د۔۳۹)

پھریرا[ار۔اسذ]
جھنڈا(ع ل)
ع ''یہ پھریرا بار ہا گر کر اٹھا''(غ۔۵)

پھڑباز[ار۔صف]
قمار باز۔جواری(ع ل)
ع ''آہستہ سے میں تو جانوں یہ پھڑباز ہے''(س۔۴۰)

پھڑک جانا[ار۔محاورہ]
بے قرار ہو جانا۔بے تاب ہو جانا(فآ)
ع ''اے دل قفسِ جاں میں ذرا اور پھڑک لے''(د۔۵۰)

پھڑکنا[ار۔مص]
تلملانا۔تڑپنا(اُر)
ع ''پھڑکتا رہا اور روتا رہا''(ن۔۴۸)

پھلواری[ہ۔اسث]
پھولوں کا چھوٹا سا باغ(ع ل)
ع ''پھلواری میں پھُول ڈرے''(ب۔۵۲)

پھن[ہ۔اسذ]
سانپ کی کلغی۔سانپ کا پھیلا ہوا سر(اُر)
ع ''پھول سا پھن چراغ سی آنکھیں''(ن۔۲۱)

پھُوار[ہ۔اسث]
اُبال۔پانی کو اُوپر پھینکنے والا(فآ)
ع ''پھُواریں سرخ لکیروں کی''(د۔۱۳۴)

پُھوٹنا[ار۔مص]
نکل آنا۔بہنا(اُر)
ع"خشک مٹی سے پھوٹنے کا نم صبر کر صبر کر"(د۔۲۱)

پھنیر[ہ۔صف]
پھن مارنے والے سانپ۔کلغی رکھنے والے سانپ(اُر)
ع"کم بخت پھنیر تھے"(س۔۵۹)

پھیر[ہ۔اند]
موڑ۔گھماؤ(اُر)
ع"کہیں سونے سنسان رستوں کے پھیر"(ن۔۳۲)

پیام[ف۔اند]
پیغام۔خبر(ع ل)
ع"ہر نفس اک پیام تھا ناصر"(د۔۸۶)

پیامِ حق[فع۔ترکیب]
حق اور سچائی کا پیغام(اُر)
ع"پیامِ حق کا تمہیں منتظر سمجھتے ہیں"(ن۔۴۵)

پینجنی[ہ۔امث]
ایک جوف دار حلقہ جو پاؤں میں ڈالنے سے بجتا ہے جو اکثر کبوتروں کے پاؤں میں ڈالتے ہیں۔(ع ل)
ع"جو نیچوں میں خس کی تیلیاں پنجوں میں پینجنی"(ن۔۱۲)

پیچ وتاب[ف۔ترکیب]
مراد ہے بے قراری(ف آ)
ع"شعلہ سا پیچ وتاب میں دیکھا"(د۔۷۹)

پیروانِ حیدرِ کرار[ف۔ترکیب]
مراد ہے حضرت علیؓ کی طرح حملہ کرنے والا(اُر)
ع"اے پیروانِ حیدرِ کرار دیکھنا"(ن۔۱۴۰)

پیرہن[ف۔اند]
لباس۔کپڑے(ف آ)
ع"لے کے زرد پیرہن بسنت آ گئی"(د۔۱۳۶)

پیش خیمہ[ف۔صف]
مراد ہے ابتدا(اُر)
ع"پھول خیمہ ہے پیش خیمہ نہیں"(د۔۲۷)

پیش خیمہ بیدادِ تازہ[ف۔ترکیب]
مراد ہے ظلم وستم کی ابتدا(ف آ)
ع"یہ پیش خیمہ بیداد تازہ ہو نہ کہیں"(د۔۱۱۸)

پیشتر[ف۔صف]
آگے۔پہلے(اُر)
ع"اس سے پیشتر کہ ہم اس کے باسی بنے میا کوئس اور ورجینیا ہمارے تھے لیکن ہم انگلستان کے تھے لوآباد تھے"(ن۔۱۱۶)

پیڑ[ہ۔اند]
درخت(اُر)
ع ''دُور کے پیڑ کا جلتا سایہ''(پ۔۵۲)

پیکرِ الفاظ[فع۔ترکیب]
الفاظ کی صورت(اُر)
ع ''دکھاؤں پیکرِ الفاظ میں تری تصویر''(ن۔۴۱)

پیکرِ ناز[ف۔ترکیب]
خوب صورت معشوق۔خوب صورت قامت(اُر)
ع ''بسا ہوا ہے خیالوں میں کوئی پیکرِ ناز''(ب۔۹۱)

پیکرِ نُوری[فع۔ترکیب]
مراد ہے نور کا مجسمہ(اُر)
ع ''کہاں وہ پیکرِ نُوری کہاں قبائے غزل''(ن۔۴۲)

پیمانہ گل[ف۔ترکیب]
مراد ہے پھولوں کی خوشبو(ع ل)
ع ''پھر صبا لائی ہے پیمانۂ گل''(ب۔۱۱۷)

پیمانِ وفا[فع۔ترکیب]
وفا نبھانے کی قسمیں۔وفا نبھانے کے اقرار(اُر)
ع ''تیرا بھولا ہوا پیمانِ وفا''(ب۔۹۳)

پئے گوشِ عبرت[فع۔ترکیب]
مراد ہے عورت کی کہانی سننا(اُر)
ع ''پئے گوشِ عبرت کہانی ہوئی''(ن۔۲۹)

ت

تا ابد[فع۔صف]
انجام تک۔اختتام تک(اُر)
ع ''مرا وطن یونہی رہے گا تا ابد''(ن۔۸۶)

تاب[ف۔اسث]
چمک۔رونق(ع ل)
ع ''گلِ شب تاب کی خوشبو لے کر''(ب۔۱۴۰)

تاب[ف۔اسث]
برداشت(ف آ)
ع ''دل ہے میرا لہو لہو تاب نہ لا سکے گا تُو''(د۔۱۱۷)

تابِ درد[ف۔ترکیب]
درد سہنے کی صلاحیت۔درد برداشت کرنے کی طاقت(اُر)
ع ''وہ تابِ درد وہ سودائے انتظار کہاں''(ب۔۸۹)

تابُوت[ع۔اند]
وہ صندوق جس میں مردے کی نعش رکھتے ہیں۔(ع ل)
ع ''شمع کے تابوت پر رویا نہ پروانہ کوئی''(د۔۶۲)

تابِ غمِ ہجر[فع۔ترکیب]
جدائی کی غم برداشت کرنے کی طاقت(ع ل)
ع ''تابِ غمِ ہجر ہے تو آ تُو''(ب۔۱۲۵)

تاب وتواں[ف۔ترکیب]
مراد ہے برداشت کا حوصلہ (اُر)
ع ''کل یہ تاب وتواں نہ رہیگی ٹھنڈا ہو جائے گا لہو'' (د۔۱۷)

تارِ گلو[ف۔ترکیب]
مراد ہے حلق (اُر)
ع ''اُلجھ کر رہ گئی تارِ گلو سے'' (ب۔۱۶۴)

تابِ نالہ[ف۔ترکیب]
مراد ہے فریاد سننے کی برداشت (اُر)
ع ''سننے والوں کو تابِ نالہ نہیں'' (د۔۲۶)

تابندہ[ف۔صف]
چمکتا ہوا (ع ل)
ع ''زندہ قوموں کی تاریخ میں نام ترا تابندہ رہے گا'' (ن۔۶۴)

تاحشر[فع۔صف]
قیامت تک (ع ل)
ع ''رہے گا تاحشر نام تیرا'' (ن۔۱۳۱)

تارے گِننا[اُر۔محاورہ]
انتظار کرنا۔نیند نہ آنا (اُر)
ع ''اب نہ گنیں گے تارے ہم'' (ب۔۴۴)

تارِ ریشم وزر[ف۔ترکیب]
ریشم اور سونے کے تار۔مراد ہے قیمتی (اُر)
ع ''میں تارِ ریشم وزر کا دوشالہ کیا کرتا'' (غ۔۱۲)

تازیانہ[ف۔اِمذ]
چابک۔کوڑا (ع ل)
ع ''وہ بات کر کہ طبیعت کو تازیانہ لگے'' (ب۔۱۶۰)

تاش[ہ۔اِمذ]
پتّوں کا کھیل (اُر)
ع ''گر اہار کر تاش کا بادشاہ'' (ن۔۳۶)

تاکِ خنک[ف۔ترکیب]
مراد ہے گزرے ہوئے دن (اُر)
ع ''پھر کوئی تاکِ خنک یاد آئی'' (ب۔۱۳۷)

تان[ہ۔اِمث]
راگ کے سُروں کو واضح کرنا مراد ہے گرمی (اُر)
ع ''دھوپ کی جلتی تانوں سے'' (ب۔۲۸)

تان پُرا[ہ۔اِمذ]
طنبورہ۔بجانے کا ایک ساز (اُر)
ع ''مردنگ ڈھول تان پُرا سنکھ سنکھنی'' (ن۔۱۴)

تپش[ف۔اِمث]
گرمی۔حرارت (اُر)
ع ''وہی دنوں میں تپش ہے وہی شبوں میں گداز'' (ب۔۹۱)

تڑپ[اُر۔اِمث]
بے قرار۔مچلنا (ع ل)
ع ''تڑپ رہے ہیں زباں پر کئی سوال مگر'' (ب۔۴۶)

تجسس انگیز[عف۔صف]
مراد ہے حیرانی میں مبتلا (اُر)
ع ''میرے لیے کس قدر تجسس انگیز ہے'' (ن۔۱۰۳)

تحقیق[ع۔اسٹ]
مراد ہے معلوم کرنا (اُر)
ع ''مگر پہلے تحقیق کرلو'' (س۔۹۴)

تختِ شہی[عف۔ترکیب]
بادشاہوں کا تخت (اُر)
ع ''ہم اس زمین کو تختِ شہی سمجھتے ہیں'' (ن۔۴۵)

تختۂ ریگ[ف۔ترکیب]
مراد ہے ریگستان (ف آ)
ع ''تختہ ریگ پر کوئی دیکھے اسے'' (د۔۸۴)

تراشنا[ار۔مص]
مراد ہے بنانا۔ (ع ل)
ع ''شوقِ نظارہ نے وہ تراشا ہے نہ'' (ن۔۵۴)

ترچھی[ہ۔صف]
ٹیڑھی (اُر)
ع ''بارش کی ترچھی گلیوں میں'' (پ۔۱۷)

ترسنا[ار۔مص]
خواہشمند۔مشتاق ہونا (ع ل)
ع ''مدت ہوئی کہ سیرِ چمن کو ترس گئے'' (ب۔۱۵۴)

ترکِ الفت[ع۔ترکیب]
محبت سے باز آنا۔محبت چھوڑنا (ف آ)
ع ''نصیحتیں ہمیں کرتے ہیں ترکِ الفت کی'' (د۔۱۳۲)

ترکِ محبت[ع۔ترکیب]
محبت چھوڑنا (اُر)
ع ''اے دوست ہم نے ترکِ محبت کے باوجود'' (ب۔۱۸)

ترکِ ملاقات[ع۔ترکیب]
ملنے سے درگزر کرنا (اُر)
ع ''مقصد کچھ اس سے ترکِ ملاقات ہو تو ہو'' (ب۔۱۵۷)

ترکِ دنیا[ع۔ترکیب]
خلوت گزیں ہونا۔دنیا چھوڑنا (ع ل)
ع ''سادگی سے تم نہ سمجھے ترکِ دنیا کا سبب'' (ب۔۱۵۶)

ترنجِ فلک[فع۔ترکیب]
مراد ہے آسمان کا رنگ (اُر)
ع ''ترنجِ فلک کی ضیا پھیل کر'' (ن۔۴۵)

تزئینِ باغ[عف۔ترکیب]
باغ کی آرائش۔سجاوٹ (اُر)
ع ''تزئینِ باغ تشنۂ تکمیل ہے ابھی'' (ن۔۸۹)

تزئینِ کائنات[فع۔ترکیب]
کائنات کی سجاوٹ (اُر)
ع ''تزئینِ کائنات برنگِ دگر ہے آج'' (ن۔۵۱)

تشنہ[ف۔صف]
پیاسا(ف آ)
ع ''میں تشنہ کام ترے میکدے سے لوٹ آیا''(غ۔۱۲)

تشنۂ تکمیل[فع۔ترکیب]
مراد ہے نامکمل(اُر)
ع ''تزئین باغ تشنۂ تکمیل ہے ابھی''(ن۔۸۹)

تشنہ لبی[ف۔صف]
پیاسا ہونا۔ پیاسا رہنا۔(اُر)
ع ''ہے شرط تشنہ لبی عمرِ جاوداں کے لیے''(ن۔۵۴)

تصوّر[ع۔امث]
خیال۔سوچ(ن ل)
ع ''پھرتی ہیں تصور میں کھلے سرتری یادیں''(د۔۸۷)

تفسیر[ع۔امث]
وضاحت۔تشریح(اُر)
ع ''مطلعِ جبیں ترا الٓمّ الکتاب کی تفسیر''(ن۔۴۱)

تفنگ[ف۔امث]
بندوق(ع ل)
ع ''گاڑیوں سے توپ اور تفنگ سے''(ن۔۱۴۴)

تقاضائے بادہ[عف۔ترکیب]
مراد ہے مزید شراب مانگنا(ف آ)
ع ''اب ان سے اور تقاضائے بادہ کیا کرنا''(د۔۱۱۰)

تقریبِ وصالِ یار[عف۔ترکیب]
محبوب سے ملنے کی خوشی(اُر)
ع ''تقریب وصالِ یار کچھ دیر''(ب۔۷۵)

تکنا[اُر۔مص]
دیکھنا(ع ل)
ع ''ہر گھڑی آسماں کو تکتا ہوں''(ب۔۱۳۱)

تکلیفِ غمِ فراق[ع۔ترکیب]
جدائی کے دُکھ درد(اُر)
ع ''تکلیفِ غمِ فراق دائم''(ب۔۷۵)

تلاشِ آب[تف۔ترکیب]
پانی کی جستجو(اُر)
ع ''تلاشِ آب میں جیسے غزالِ آوازہ''(ب۔۹۸)

تلاشِ رزق[تع۔ترکیب]
مراد ہے رزق کی جستجو(ع ل)
ع ''دن کو تلاش رزق میں کرتے تھے جاں کنی''(ن۔۱۷)

تقاضا[ع۔امذ]
ضرورت(ف آ)
ع ''یہ بھی آرائشِ ہستی کا تقاضا تھا کہ ہم''(د۔۶۳)

تلافیِ ستمِ روزگار [عف۔ ترکیب]
مراد ہے زمانے کے مظالم اور مصائب کا ازالہ (اُر)
ع ''تلافیِ ستمِ روزگار کون کرے'' (ب۔۶۲)

تِل [ہ۔امذ]
مراد ہے آنکھ کی پتلی (ع ل)
ع ''کبھی تیری آنکھوں کے تِل میں جو دیکھا تھا میں نے'' (د۔۸۲)

تلک [ار۔حرفِ جار]
تک (اُر)
ع ''آشفتہ سر و صبح تلک یونہی پکارو'' (ب۔۱۰۱)

تنا نوم تنا نوم [ہ۔اسم صوت]
باجے کی آواز (اُر)
ع ''بینا باجے تنا نوم تنا نوم'' (س۔۸۵)

تنگنائے سخن [ف۔ترکیب]
بولنے کی وسعت (اُر)
ع ''لرزنے لگی تنگنائے سخن'' (ن۔۳۳)

تن من دھن [ف۔اُر جملۂ خاص]
جسم، روح اور مال و جائیداد (ف آ)
ع ''تن من دھن سے پیارا'' (ن۔۶۱)

توفیقِ اضطراب [ع۔ترکیب]
بے چینی کا حوصلہ مراد ہے عشق کرنے کی ہمت (ف آ)
ع ''اے دل کسے نصیب یہ توفیقِ اضطراب'' (ب۔۱۷)

توفیقِ دشمنی [عف۔ترکیب]
دشمنی کرنے کی طاقت (ف آ)
ع ''دے اس دنی کو اور بھی توفیقِ دشمنی'' (ن۔۱۸)

توہینِ وفا [ع۔ترکیب]
محبت اور وفا کی رسوائی (اُر)
ع ''اس میں توہینِ وفا ہوتی ہے'' (د۔۳۳)

تہِ ابرِ رواں [ف۔ترکیب]
مراد ہے چھائے ہوئے بادلوں میں (ف آ)
ع ''تہِ ابرِ رواں پیاسے کھڑے ہیں'' (ب۔۱۶۷)

تہِ افلاک [فع۔ترکیب]
آسمان کے نیچے مراد ہے آسمان کی طرح بلند (اُر)
ع ''اُڑتے ہیں یہ شاہیں تہِ افلاک جہاں تک'' (ن۔۱۳۱)

تہذیب [ع۔امث]
شائستگی۔ مراد ہے پاک و صاف (ع ل)
ع ''تہذیبوں کے روشن چہرے'' (ن۔۶۱)

تھال [ار۔اند]

دھات کا بڑا چپٹا گول برتن۔خوان (ف آ)

ع "لائی سجا کے تھال میں اک شوخ کامنی" (ن۔۱۳)

تھل [ہ۔متعلق بہ فعل]

آہستہ آہستہ گرتا ہوا۔مراد ہے بارش کے بعد جنگل کے درختوں سے گرتی ہوئی بوندیں (اُر)

ع "تھل جنگل پربت اور بیلے ہرے بھرے شاداب" (ن۔۶۶)

تھرتھرانا [اُر۔مص]

کانپنا۔لرزنا (ع ل)

ع "عارض کہ شراب تھرتھرائے" (ب۔۲۱)

تھم جانا [ار۔صف]

ٹھہر جانا۔روک جانا (ع ل)

ع "اے کاش یہیں دورِ فلک تھم جائے" (ن۔۵۹)

تھمنا [ار۔مص]

ٹھہرنا۔رُکنا (اُر)

ع "تھک گئے ناقہ وساربان تھم گئے کارواں" (ب۔۸۴)

تھوہڑ [ہ۔اند]

زقوم۔ایک خاردار پودا جس کے پتے سبز ہوتے ہیں۔(اُر)

ع "دھوپ کی گرمی سے پیلا پڑ گیا تھوہڑ کا کانس" (س۔۱۱۰)

تہِ ہر لفظ [فع۔ترکیب]

مراد ہے ہر لفظ کے معنی و مطلب میں۔(اُر)

ع "تہِ ہر لفظ شہر ہے آباد" (غ۔۳)

تہی [ف۔صف]

خالی (اُر)

ع "جدائیوں کے مرحلے بھی حُسن سے تہی نہ تھے" (ب۔۸۰)

تیرگی [ف۔اسث]

اندھیرا (ف آ)

ع "تیرگی ختم ہوئی صبح کے آثار ہوئے" (ن۔۷۵)

تیرہ [ف۔صف]

سیاہ۔تاریک (ف آ)

ع "مجھے یوں اجالوں میں تیرہ ضمیر" (ن۔۳۰)

تیرہ خاکداں [ف۔صف]

مراد ہے انسان (ع ل)

ع "دور اس تیرہ خاکداں سے دور" (ب۔۱۲۷)

تیشہ [ف۔اند]

بسولہ۔پتھر وغیرہ گھڑنے یا چھیلنے کا آلہ (ف آ)

ع "ہمسفر تھی جہاں فرہاد کے تیشے کی صدا" (د۔۶۳)

تیشۂ عشق [فع۔ترکیب]

عشق کے طور طریقے۔مراد ہے عشق کرنا (اُر)

ع "ہم نے ایجاد کیا تیشۂ عشق" (ب۔۱۴۵)

تیغ [ف۔امث]
تلوار (ع ل)
ع "یہ تیغ تھامے نہ تھم سکے گی" (ن۔۶۹)

تیغِ جہاد [ع۔ترکیب]
مراد ہے دشمن کے خلاف جنگ (اُر)
ع "رو کے نہ رُک سکے گی تیغِ جہاد اپنی" (ن۔۱۳۴)

تیغِ دودم [ف۔ترکیب]
مراد ہے دودھاری تلوار (اُر)
ع "تصور کی تیغِ دودم چوم کر" (ن۔۳۰)

تیغِ ضوفشاں [عف۔ترکیب]
مراد ہے چمکتی ہوئی تلوار (اُر)
ع "کہ اب عدو ہماری تیغِ ضوفشاں کی زد میں ہے" (ن۔۸۵)

تیور [ہ۔امذ]
صورت اور نگاہ کا انداز (اُر)
ع "دیکھ کے تیرے بدلے تیور" (پ۔۱۱۸)

ٹ

ٹاپوں [ہ۔امث]
گھوڑے کے پاؤں کے ضرب۔مراد ہے قدموں میں (اُر)
ع "ٹاپوں میں جن کی گرد ہو گردونِ گردنی" (ن۔۱۲)

ٹھاٹھیں مارنا [ار۔محاورہ]
پانی کا اونچی اونچی پُرشور موجیں مارنا (ع ل)
ع "وقت کا ٹھاٹھیں مارتا ساگر" (پ۔۶۸)

ٹھاڑا [ہ۔امذ]
مراد ہے ٹیڑھا۔پیچیدہ (ع ل)
ع "یو قصہ تو بڑا ٹھاڑا ہے" (س۔۹۲)

ٹھٹھری [از۔صف]
ٹھنڈی۔خنکی (اُر)
ع "یہ ٹھٹھری ہوئی لمبی راتیں کچھ پوچھتی ہیں" (د۔۲۸)

ٹھٹک [ہ۔امث]
رُوک جانا۔ٹھہر جانا (ع ل)
ع "سازوں کی گت پلٹ گئی طبلے ٹھٹک گئے" (ن۔۱۳)

ٹھنٹھ [ہ۔امذ]
سوکھا ہوا درخت (ع ل)
ع "جلے ہوئے جنگل کے ٹھنٹھ پڑے تھے" (س۔۴۳)

ٹہنی [اُر۔امث]
شاخ (ع ل)
ع "اِک ٹہنی پر دیا جلا تھا" (پ۔۸۰)

ٹیکا [ار۔امذ]
نشان۔مراد ہے ڈسا ہوا (اُر)
ع "پتا پتا ہے سانپ کا ٹیکا" (ن۔۲۱)

ٹیلا[ار۔اند]
چھوٹی پہاڑی۔تودہ(اُر)
ع ''گونگے ٹیلو کچھ تو بولو''(پ۔۱۰۳)

ث

ثانی[ع۔صف]
مثال(اُر)
ع ''کہاں ہوگا مرے خوابوں کا ثانی''(د۔۱۹)

ثروت[ع۔اسث]
دولت۔(اُر)
ع ''شکر ہے نہ پرچم ہے نہ دولت ہے نہ ثروت''(د۔۱۰۸)

ثمر[ع۔اند]
پھل(ع ل)
ع ''رس بھرے ثمر دیے''(ن۔۸۲)

ج

جادوٹونہ[ف۔ار۔صف]
تعویذ اور جادو(اُر)
ع ''جادوٹونہ کرتی ہوگی''(س۔۱۰۵)

جادہ[ع۔اند]
راستہ۔پگڈنڈی(اُر)
ع ''تری گلی کو نہ جاتا تو جادہ کیا کرتا''(د۔۱۱۰)

جاڑا[ہ۔اند]
موسم سرما۔سردی(ع ل)
ع ''پھر جاڑے کی رُت آئی''(ب۔۴۰)

جامِ شراب[ف۔ترکیب]
شراب پینے کا پیالہ۔کاسہ(ف آ)
ع ''یہ رات ڈوب جائیگی جامِ شراب میں''(د۔۵۴)

جامۂ آویزاں[ف۔ترکیب]
لٹکے ہوئے کپڑے(اُر)
ع ''کبھی اک جامۂ آویزاں کی''(ن۔۳۶)

جانبازی[ف۔صف]
جان نثار کرنا۔جان قربان کرنا(اُر)
ع ''تیری جانبازی کا سکہ دنیا نے اب مان لیا ہے''(ن۔۶۵)

جانب[ع۔اسث]
رُخ۔طرف(اُر)
ع ''میں اس جانب تُو اس جانب''(پ۔۸۰)

جانبِ دل[عف۔ترکیب]
دل کی طرف(اُر)
ع"جانبِ دل اک غبارِ بے کسی"(غ۔۵)

جاں بلب[ف۔صف]
مرنے کے قریب(اُر)
ع"دور بیٹھا ہے جاں بلب کوئی"(ب۔۷۰)

جانِ بہار[عف۔ترکیب]
مراد ہے بہاروں کی خوبصورتی(ع ل)
ع"یوں آیا وہ جانِ بہار"(ب۔۳۹)

جانچ[ار۔امث]
مراد ہے معلوم کرنا۔(ع ل)
ع"میں زردوش ہو تجھے بیرا میرے حال سے جانچ"(س۔۹۴)

جانِ سخن[ف۔ترکیب]
گفتگو کی خوب صورتی(اُر)
ع"تُو جانِ سخن موضوعِ سخن اے پاک نبیؐ رحمت والے"(ن۔۴۳)

جانِ صبحِ وطن[فع۔ترکیب]
مراد ہے آزادیٔ وطن کی بہتری(اُر)
ع"جانِ صبحِ وطن! وطن میں آ"(ب۔۱۲۴)

جانِ غزل[فع۔ترکیب]
مراد ہے غزل کی خوب صورتی(ف آ)
ع"اب شہر میں اس کا بدل ہی نہیں کوئی ویسا جانِ غزل ہی نہیں"(د۔۱۰۴)

جاں گسل[ف۔صف]
مراد ہے بہت مشکل(اُر)
ع"بڑا جاں گسل ہے یہ واقعہ یہ فسانہ جم وکے نہیں"(د۔۴۶)

جاں نثار[فع۔صف]
جان قربان کرنے والا(ف آ)
ع"وہ جاں نثار ہی اے شمع تیرے قاتل تھے"(د۔۱۲۸)

جانِ وفا[فع۔ترکیب]
مراد ہے جان سے پیارا(اُر)
ع"ہے عبث فکر تلافی تجھے اے جانِ وفا"(غ۔۴)

جانکنی[ار۔امث]
معلومات(اُر)
ع"اس فن میں کی ہے میں نے بہت دیر جانکنی"(ن۔۱۸)

جان ہتھیلی پہ لے کر چلنا[ار۔محاورہ]
مراد ہے کوئی خطرناک کام کرنا(اُر)
ع"گھوڑے چلتے نہ تھے اور ہم جان ہتھیلی پہ لے ادہر چل پڑے"(س۔۱۰۴)

جبر[ع۔امذ]
ظلم وستم۔دباؤ(ع ل)
ع"یہ جبر بھی تو نہیں اختیار بھی تو نہیں"(ب۔۶۴)

جبر[ع۔اسذ]
ظلم و ستم (ف آ)
ع ''جبر سے ایک ہوا ذائقہ ہجر و وصال ''(د۔۶۳)

جبل[ع۔اسذ]
کوہ۔ پہاڑ(ع ل)
ع ''پاک ترے آبشار پاک ہیں تیرے جبل''(ن۔۷۰)

جبیں[ف۔اسث]
پیشانی۔ مراد ہے چہرہ(ف آ)
ع ''جبیں پہ دھوپ سی آنکھوں میں کچھ حیا سی ہے''(د۔۱۲۱)

جرسِ دل[عف۔ترکیب]
مراد ہے دل کی رہنمائی۔ دل کا فیصلہ(اُر)
ع ''جرسِ دل کی صدا غور سے سن''(ب۔۱۱۱)

جرسِ شوق[ع۔ترکیب]
مراد ہے منزل کی طرف بڑھنے کی خواہش(اُر)
ع ''جرسِ شوق اگر ساتھ رہی''(ب۔۱۳۸)

جرسِ کاروانِ صبحِ طرب[عفع۔ترکیب]
مراد ہے وہ آواز جو تبدیلی اور خوشحالی لے آئے۔(اُر)
ع ''پکارا ہے جرسِ کاروانِ صبحِ طرب''(ب۔۸۷)

جرسِ گل[عف۔ترکیب]
پھول کی صدا(اُر)
ع ''چلے تو ہیں جرسِ گل کا آسرا لے کر ''(ب۔۹۷)

جُرمِ انکار[ع۔ترکیب]
تسلیم نہ کرنے کی خطا(اُر)
ع ''جُرمِ انکار کی سزا ہی دے''(د۔۱۰۵)

جری[ع۔صف]
بہادر۔ شجاع(ع ل)
ع ''کس قدر جری دلیر نوجواں''(ن۔۸۳)

جذبِ عشق[ع۔ترکیب]
عشق کی کشش(اُر)
ع ''کبھی کبھی تو جذبِ عشق مات کھا کے رہ گیا''(ب۔۸۰)

جُز دل[ف۔اسذ]
دل کے سوا۔ دل کے علاوہ(اُر)
ع ''جُز دل کوئی مکان نہیں دہر میں جہاں''(د۔۱۱)

جزیرہ[ع۔اسذ]
خشکی کا وہ حصہ جو تین یا چار اطراف سے پانی میں گرا ہوا ہو۔(اُر)
ع ''بحیروں کے اندر جزیرے کہیں''(ن۔۳۱)

جست[ف۔اسث]
چھلانگ۔ مراد ہے حملہ کرنا۔(اُر)
ع ''اِک جست میں دشمن کے نشیمن کو جلایا''(ن۔۱۴۱)

جستجو[ف۔اسث]
کھوج۔ تلاش(اُر)
ع ''دل اگر جستجو کرے کچھ تو''(ب۔۸۲)

جشنِ جم[ف۔ترکیب]
مراد ہے بہت زیادہ خوشی منانا(ف آ)
ع ''اک طرف جشنِ جم منائے گئے''(ب۔۴۵)

جشنِ رامشِ گری[ف۔ترکیب]
مراد ہے عیش وعشرت اور موسیقی کی محفل(اُر)
ع ''جشنِ رامشِ گری برپا ہوگا''(ب۔۱۳۹)

جشنِ شبِ طرب[فع۔ترکیب]
رات کی خوشی کی محفل(ع ل)
ع ''تم جشنِ شبِ طرب مناؤ''(ب۔۱۲۵)

جشنِ طرب[فع۔ترکیب]
مراد ہے عیش ونشاط کی محفل(ف آ)
ع ''یوں بھی جشنِ طرب منائے گئے''(ب۔۴۵)

جشنِ ولادتِ شہِ جن وبشر[فعح۔ترکیب]
مراد ہے سب مخلوقات کے لیے آج خوشی کا دن ہے۔(اُر)
ع ''جشنِ ولادتِ شہِ جن وبشر ہے آج''(ن۔۵۱)

جگا جوت[ہ۔صف]
چمکتی ہوئی(اُر)
ع ''اب تک ہے یاد اس کی جگا جوت روشنی''(ن۔۱۱)

جگ[ہ۔امذ]
دنیا(ع ل)
ع ''جیسے جگ میں پہلے بات''(ب۔۳۹)

جگ جگ جئیں[ار۔کلمۂ دُعا]
بڑی عمر پاؤ۔ہمیشہ جیتے رہو(ف آ)
ع ''جگ جگ جئیں مرے ساتھی''(د۔۱۱۲)

جلا[ع۔امث]
چمک۔رونق(ف آ)
ع ''زندگی جن کے تصور سے جلا پاتی تھی''(د۔۶۴)

جلالِ حیدری[ع۔ترکیب]
حضرت علیؓ کی شان وشوکت(اُر)
ع ''تُو ہے جلالِ حیدری''(ن۔۱۳۰)

جل[ہ۔امذ]
پانی(ن ل)
ع ''پھل میٹھے جل بھی میٹھا تھا''(پ۔۱۱۳)

جل پری[ہ۔امث]
ایک خیالی سمندری مخلوق جس کا سینے تک حصہ عورتوں جیسا اور نچلا حصہ مچھلی جیسا(اُر)
ع ''جیسے جل پریوں کا ناچ''(ب۔۸۶)

جل جانا[ار۔محاورہ]
حسد کرنا(ف آ)
ع ''اس لیے یہاں کچھ لوگ ہم سے جلتے ہیں''(د۔۶۵)

جلتی بلتی [ار۔صف]
سخت دھوپ اور گرمی (ف آ)
ع "ان جلتی بلتی گلیوں میں اب خاک اڑاؤں کس کے لیے" (د۔۱۰۴)

جل مرنا [ار۔محاورہ]
مراد ہے مصائب اور مشکلات (ف آ)
ع "اس کی قسمت میں جل مرنا ہی لکھا تھا" (س۔۷۶)

جلو [ع۔اند]
ہمراہی۔ساتھ (ع ل)
ع "ترے جلو میں بھی دل کانپ اٹھتا ہے" (ب۔۴۶)

جلوہ آرائی [عف۔ترکیب]
سج دھج کے کسی محفل میں بیٹھنا (اُر)
ع "شب فراق ہے یا تیری جلوہ آرائی" (ب۔۸۷)

جلوۂ آئنہ گر [عف۔ترکیب]
آئینہ بنانے والے کا کرشمہ (اُر)
ع "جس آئنے میں جلوۂ آئنہ گر ہے آج" (ن۔۵۲)

جلوۂ جاناں [عف۔ترکیب]
محبوب کی جھلک (اُر)
ع "اندھیر ہے کہ جلوۂ جاناں کے باوجود" (ب۔۱۵۴)

جلوۂ رنگ [عف۔ترکیب]
رنگ کے کرشمے۔رنگ کی خوبصورتی (ف آ)
ع "جلوۂ رنگ بھی ہے اک آواز" (د۔۹۷)

جلوہ ساماں [عف۔صف]
مراد ہے رونق (ف آ)
ع "جلوہ ساماں ہے رنگ و بو ہم سے" (د۔۶۷)

جلوۂ صبح ازل [ع۔ترکیب]
مراد ہے شروع سے۔ابتدائی زمانے سے (ف آ)
ع "جلوۂ صبحِ ازل" (ن۔۷۰)

جلوۂ معنی [ع۔ترکیب]
مراد ہے مطلب کی ادائیگی (اُر)
ع "کہاں وہ جلوۂ معنی اور کہاں ردائے غزل" (ن۔۴۲)

جلوۂ وحدتِ کامل [ع۔ترکیب]
مراد ہے یکتائی کا جلوہ (ع ل)
ع "جلوۂ وحدتِ کامل دیکھا" (ن۔۱۰۰)

جمال [ع۔اند]
خوب صورت چہرہ (اُر)
ع "انھی آنکھوں نے دکھائے کئی بھرپور جمال" (ب۔۷۸)

جمانا [از۔مص]
ٹھہرنا (ع ل)
ع "رستے میں جما لیے ہیں ڈیرے" (ب۔۴۷)

جم جانا [ار۔محاورہ]
ٹھہر جانا۔روک جانا (ف آ)
ع "عدو کی محفل نہ جم سکے گی" (ن۔۶۹)

جمنا [ار۔مص]
منعقد ہونا (اُر)
ع ''دیر کے بعد یہ محفل تو جمی ہم نفسو شکر کرو'' (د۔۹۶)

جمع و خرچ [عف۔ترکیب]
مراد ہے حساب کتاب۔شمار (اُر)
ع ''یہ جمع و خرچ ہے باقی حساب داں کے لیے'' (ن۔۵۴)

جمگھٹا [ار۔مص]
انبوہ۔گروہ۔بھیڑ (ف آ)
ع ''جمگھٹا ہے چیلوں کا'' (د۔۱۳۸)

جمودی [ار۔صف]
بے حرکت۔بے حس (اُر)
ع ''نیا شور ہے کہ جمودی اٹھے'' (ن۔۲۹)

جنابِ خضر [ع۔ترکیب]
حضرت خضر۔بھولے بھٹکوں کا پیغمبر۔مراد ہے رہبر (اُر)
ع ''یہ دشتِ کرب و بلا ہے جنابِ خضر یہاں'' (ن۔۵۴)

جنائی [ار۔اسث]
پیدا کرنا (اُر)
ع ''کن ماؤں نے ان کو جنا تھا'' (پ۔۱۰۳)

جنباں [ف۔اسث]
لرزاں مراد ہے حرکت کرنے والا (اُر)
ع ''یوں دردِ ہجر سلسلہ جنباں نہ تھا کبھی'' (ب۔۱۹)

جنسِ وفا [ع۔ترکیب]
مراد ہے وفا کا سودا (ف آ)
ع ''ہاں جنسِ وفا کو بھی ذرا چھان پھٹک لے'' (د۔۵۰)

جن و ملک [ع۔ترکیب]
جنات اور فرشتے (اُر)
ع ''جن و ملک نے سجدہ کیا تھا'' (پ۔۴۴)

جنون [ع۔صف]
پاگل پن (ع ل)
ع ''ناصر یہ وفا نہیں جنوں ہے'' (ب۔۱۱۳)

جواز [ع۔اند]
مراد ہے اجازت (اُر)
ع ''وہ آنکھ ڈھونڈ ہی لیتی ہے بیخودی کا جواز'' (ب۔۹۲)

جوبن [ہ۔اند]
اٹھتی جوانی (ع ل)
ع ''دیکھ کے جوبن کی پھلواری'' (پ۔۹۴)

جور [ف۔اند]
مراد ہے زور۔طاقت (ع ل)
ع ''آ جا بیچ میدان ماں دیکھوں تیرا جور'' (س۔۹۴)

جوت جگانا [ار۔محاورہ]
چراغ روشن کرنا (اُر)
ع ''مدھر بانسری چھیڑ کے من کی جوت جگا'' (س۔۵۶)

جوراجوری[ہ۔صف]
مراد ہے زبردستی کرنا(ع ل)
ع ''دیکھوجی جواراجوری''(س۔۵۷)

جوشِ جنوں[فع۔ترکیب]
پاگل پن کا جذبہ۔مراد ہے عشق کا جذبہ(اُر)
ع ''جوش جنوں میں درد کی طغیانیوں کے ساتھ''(ب۔۱۷)

جُوگ[ہ۔اند]
ٹھاٹھ بھیروں کا ایک راگ(اُر)
ع ''بھور بھئے اب ان گلیوں میں کون سنائے جوگ''(ب۔۵۹)

جوہر[ع۔اند]
لیاقت۔کمال(ف آ)
ع ''رَن کچھ کے معرکے میں جوہر دکھائے تُو نے''(ن۔۴۳)

جوہری[ع۔اند]
جواہر پرکھنے والا۔ہنر شناس(اُر)
ع ''میں جوہری ہوں جس جوہر کا وہ جوہر ٹوٹ نہیں سکتا''(س۔۱۰۰)

جوئے کم آب[ف۔ترکیب]
چھوٹی ندی جس میں پانی کم ہو(ف آ)
ع ''کیا کہوں اب تجھ سے اے جُوئے کم آب''(د۔۱۰۹)

جہانِ خاک[ف۔ترکیب]
مراد ہے دنیا(اُر)
ع ''جہانِ خاک کو پھر عرش کا سلام آیا''(ن۔۴۱)

جہانِ مرغ وماہی[عف۔ترکیب]
مراد ہے عام لوگ(ف آ)
ع ''بدلے گا جہانِ مرغ وماہی''(ب۔۲۳)

جھانجھن[ار۔امث]
جھانجر۔پاؤں کا زیور(ن ل)
ع ''جھانجھن بولے چھن''(س۔۵۶)

جھپٹ جانا[ار۔محاورہ]
حملہ کرنا(ف آ)
ع ''تُو نے گرائے ہنر اِک آن میں جھپٹ کر''(ن۔۴۳)

جھنڈے گاڑنا[ار۔محاورہ]
فتح پانا۔غالب آنا(ف آ)
ع ''جھنب اور جوڑیاں میں گاڑا ہے تُو نے جھنڈا''(ن۔۴۳)

جُھرمٹ[ار۔امث]
انبوہ۔بھیڑ(ع ل)
ع ''جُھرمٹ کبوتروں کے اُترتے تھے رنگ رنگ''(ن۔۱۲)

جھڑیاں[ار۔امث]
لگاتار بارش(اُر)
ع ''چار دن کتنی جھڑیاں لگیں پھر بھی گرمی کی شدت وہی ہے''(س۔۳۷)

جھرمٹ[ار۔امذ]
حلقہ۔گروہ(اُر)
ع''دُور شاخوں کے جھرمٹ میں جگنو بھی گُم ہو گئے''(ب۔۸۴)

جھڑنا[ار۔مص]
گر جانا۔ختم ہو جانا(ف آ)
ع''پرسال تو کلیاں ہی جھڑی تھیں گُلاب کے''(د۔۱۰۷)

جھڑی[ار۔امث]
لگاتار بارش(اُر)
ع''چہرہ افروز ہوئی پہلی جھڑی ہم نفسو شکر کرو''(د۔۹۶)

جھل جھل[ار۔امث]
چمک دمک(اُر)
ع''جھل جھل جھلک رہے تھے پسِ چادرِ غبار''(ن۔۱۲)

جھلک[ار۔امث]
عکس۔جلوہ(اُر)
ع''گُلِ عارض کی جھلک یاد آئی''(ب۔۱۳۷)

جھلمل جھلمل[ار۔محاورہ]
جگمگانا۔ٹمٹمانا(ع ل)
ع''جھلمل جھلمل کرتے پھول''(د۔۱۰۰)

جھلملانا[ار۔مص]
چراغ یا ستاروں کی خفیف چمک(اُر)
ع''چراغِ شام آرزو بھی جھلملا کے رہ گئے''(ب۔۸۱)

جھم جھمانا[ار۔محاورہ]
جگ مگ جگ مگ کرنا(اُر)
ع''زمیں جھم جھمانے لگی دھوپ میں''(ن۔۲۴)

جھمکی[ار۔امث]
مراد ہے معشوق کا دیدار(ع ل)
ع''یک بیک آ کے دکھا دو جھمکی''(ب۔۱۱۴)

جُھن جُھن[ار۔امث۔اسمائے صوت]
پائل کی جھنکار(اُر)
ع''جیسے پائل کی جُھن جُھن''(ب۔۸۶)

جھنکار[ار۔امث۔صوت]
دھات کے برتن ٹکرانے کی آواز(ف آ)
ع''حُسن کے طاؤس رنگ کی جھنکار''(د۔۹۷)

جی اُٹھنا[ار۔محاورہ]
مراد ہے بہت زیادہ خوشی ملنا(اُر)
ع''میں دوبارہ جی اُٹھا تھا''(ب۔۶۷)

جیا[ار۔اند]
مراد ہے زندگی گزارنے کا انداز (ف آ)
ع ''زندگی تو ہی بتا کیسے جیا چاہیے'' (د۔۷۷)

جی بہلانا[ار۔محاورہ]
رنج دور کرنا۔دل خوش کرنا (اُر)
ع ''میں تیرا جی بہلاتا تھا'' (پ۔۴۷)

جیوڑالوں گی نکال[ہ۔جملہ]
انتڑیاں نکالنا (اُر)
ع ''کھائے لوں گی ترا کالجہ، جیوڑالوں گی نکال'' (س۔۹۰)

چ

چاپ[ف۔است]
آواز (اُر)
ع ''آ رہی ہے یہ کس کے پاؤں کی چاپ'' (ن۔۱۹)

چاٹنا[ار۔مص]
زبان سے پونچھنا (اُر)
ع ''چاٹنے آ گئی لہو میرا'' (ن۔۲۰)

چارا[ف۔اند]
علاج۔مداوا (ع ل)
ع ''عجب نہیں یہیں مل جائے درد کا چارا'' (ب۔۹۷)

چارسُو[ف۔صف]
چاروں طرف (اُر)
ع ''ترے اسم ہر چارسُو ہیں مگر تُو کہاں ہے'' (د۔۸۳)

چارمغز[فع۔اند]
خربوزہ، تربوز، کھیرا اور کدو کے مغز (ع ل)
ع ''کشمش چھوارے کاغذی بادام چارمغز'' (ن۔۱۳)

چارہ[ف۔اند]
علاج۔مراد ہے تدبیر کرنا (ع ل)
ع ''وہ چارہ کر کہ یہ گلشن اُجاڑ سا نہ لگے'' (ب۔۱۶۰)

چاشنی[ف۔است]
مزہ۔ذائقہ (اُر)
ع ''میرے خمیر میں ہے مگر غم کی چاشنی'' (ب۔۱۶۴)

چاک[ف۔صف]
پھٹا ہوا۔چیرا ہوا (اُر)
ع ''آسماں لالہ خونیں کی نواؤں سے جگر چاک ہوا'' (د۔۹۶)

چال[ار۔است]
حرکت۔رفتار (ع ل)
ع ''اُمید کی چال میں نہ آؤ'' (ب۔۱۲۵)

چاہ[ہ۔است]
خواہش رکھنا۔چاہنا (اُر)
ع ''بتوں کی چاہ گئی ہو بُرا ضعیفی کا'' (س۔۴۰)

چُبھن[ار۔اسث]
خلش۔کسک(اُر)
ع"دل میں ہر وقت چبھن رہتی تھی"(ب۔۶۸)

چٹا پانی[ار۔صف]
صاف پانی(اُر)
ع"اس کا در چٹے پانی پر کھلتا تھا"(ن۔۹۷)

چٹی بگلے[ہ۔صف]
سفید بگلا(اُر)
ع" گوری چٹی بگلے جیسی"(س۔۴۷)

چٹی داڑھی[ار۔صف]
سفید ریش۔سفید داڑھی(اُر)
ع"چٹی داڑھی کی عزت کرتا ہوں ورنہ!"(س۔۳۷)

چراغ تہ داماں[ف۔ترکیب]
مراد ہے روشنی سے خالی ہونا(ف آ)
ع"شعلۂ عشق چراغ تہ داماں ہی سہی"(ب۔۳۳)

چراغ سر رہ گذر[ف۔ترکیب]
راستہ دکھانے کی روشنی۔مراد ہے راستے میں استقبال کے لیے۔(اُر)
ع"ماہ فلک چراغ سر رہ گذر ہے آج"(ن۔۵۲)

چراغ سر رہگوار[ف۔ترکیب]
راستہ دکھانے والی روشنی(اُر)
ع"مگر چراغ سر رہگذار بھی تو نہیں"(ب۔۶۳)

چراغاں[ف۔اند]
روشنی(ع ل)
ع"پھر چراغاں ہوا کاشانۂ گل"(ب۔۱۱۷)

چراغ شام آرزو[ف۔ترکیب]
مراد ہے خواہش۔حسرتیں(اُر)
ع"چراغ شام آرزو بھی جھلملا کے رہ گئے"(ب۔۸۱)

چرچے ہونا[ار۔محاورہ]
شہرت ہونا(اُر)
ع"شہر میں اب ہمارے چرچے ہیں"(د۔۶۷)

چرچا[ار۔صف]
شہرت۔دھوم(اُر)
ع"ہر دیس ہر نگر میں چرچا ہے تیرا گھر گھر"(ن۔۷۴)

چرخ[ف۔اند]
آسمان(اُر)
ع"چرخ پہ جب تارا ٹوٹا تھا"(پ۔۵۸)

چرواہا[ار۔اند]
گڈریا۔مویشیوں کو چرانے والا(ع ل)
ع"چرواہی بھیڑوں کو ہانک رہی ہے"(س۔۶۱)

چرخی[ف۔اسث]
پانی کھینچنے کا پہیا(اُر)
ع"چرخی گھم گھیریاں کھاتی ہے اور باقی پہیے گھومتے ہیں"(س۔۹۸)

چڑیل [ہ۔ڈائن]

بھتنی۔ڈائن (اُر)

ع "ناری نہیں چڑیل ہوں اپنی جان سنبھال" (س۔۹۰)

چڑھتا دریا [ار۔ف۔صف]

مراد ہے زمانے اور وقت کے مصائب (اُر)

ع "چڑھتے دریا کا ڈر نہیں یارو" (د۔۸۶)

چشمِ بصیرت [فع۔ترکیب]

مراد ہے دیکھنے والی آنکھ (اُر)

ع "نہ چشمِ بصیرت نہ ذوقِ ہنر" (ن۔۳۰)

چشمِ تر [ف۔ترکیب]

آنسو بہانے والی آنکھیں (فآ)

ع "چشمِ تر ہی نہیں محوِ تسبیح" (د۔۱۱۹)

چشم تصور [فع۔ترکیب]

مراد ہے تصور کی آنکھ (فآ)

ع "ساحل کی طرف جاؤ گے تو میرے لیے اور بھی تجسس انگیز ہو اور میں چشم تصور میں" (ن۔۱۰۳)

چشمِ خوں فشاں [ف۔ترکیب]

وہ آنکھیں جو آنسو کی جگہ خون بہائے۔مراد ہے بہت زیادہ دکھ (اُر)

ع "اب اپنے کاغذوں پہ چشم خوں فشاں کا نم نہیں" (ن۔۸۴)

چشم رواں [ف۔صف]

بہتا ہوا پانی (ع ل)

ع "اس طرف چشم رواں تھا پہلے" (ب۔۱۴۴)

چشم شوق [فع۔ترکیب]

مراد ہے خواہش مند آنکھ (اُر)

ع "اے چشمِ شوق شوکتِ نظارہ دیکھنا" (ن۔۵۴)

چشمِ کم [ف۔ترکیب]

کم نظر۔مراد ہے حقارت (فآ)

ع "بری خموش نگاہوں کو چشم کم سے نہ دیکھ" (د۔۸۰

چشم و چراغ [ف۔ترکیب]

روشنی اور آنکھ۔مراد ہے پیارا۔عزیز (فآ)

ع "اے گلستانِ شب کے چشم و چراغ" (ب۔۱۲۳)

چشم و چراغِ دلِ شب [ف۔ترکیب]

مراد ہے آنکھ کا نور اور دل کا قرار (اُر)

ع "اک کرن چشم و چراغ دل شب" (ن۔۳۶)

چمپا [نر۔اسث]

ہلکا زرد رنگ (اُر)

ع "چمپا نقرا خاکی چینا کالا اور کیت" (س۔۷۵)

چمنی [رنگ۔اسث]

دیوار میں وہ سوراخ جس میں آگ کے جلتے وقت دھواں نکلتا ہے (ع ل)

ع "یہ چمنی ہے چمنی میں ایندھن جلتا ہے" (س۔۹۸)

چنار[ف۔اند]
ایک بڑااور باوقار درخت (ع ل)
ع ''چنار شمشیر بن گئے ہیں'' (ن۔۶۸)

چندر[س۔اند]
چاند (ع ل)
ع ''چندر کرن سی اُنگلی اُنگلی'' (پ۔۶۵)

چندر بنسی[س۔اند]
راجپوتوں کا ایک خاندان جو اپنے آپ کو چاند کی اولاد بتاتا ہے جن میں پانڈو
اور کورو ہوئے ہیں۔ (اُر)
ع ''چندر بنسی سورج بنسی کا ہے مجھ میں خون'' (س۔۵۴)

چندر سے چٹے پیر[ہ۔جملہ]
چاند جیسے سفید پاؤں (اُر)
ع ''گورا مکھڑا پیازی برن چندر سے چٹے پیر'' (س۔۹۱)

چوکنا[ار۔مص]
خطا ہو جانا (اُر)
ع ''بھولے سے کبھی ان کے نشانے نہیں چوکے'' (ن۔۱۴۲)

چوٹ[ہ۔اسث]
زخم۔گھاؤ (ع ل)
ع ''(چوٹ کھائی ہے بارہا لیکن'' (ب۔۷۱)

چوکڑیاں[ار۔صف]
ڈگ بھرنا۔اچھل اچھل کر جانا (ع ل)
ع ''چوکڑیاں بھرتی ہوئی قریب سے گزر جاتی ہے'' (س۔۵۶)

چہکتا[ار۔مص]
مراد ہے شور کرتے ہوئے (ف آ)
ع ''چہکتے بولتے شہروں کو کیا ہوا ناصرؔ'' (د۔۱۲۱)

چھان پھٹک[ہ۔اسث]
تحقیق مراد ہے خُوب تسلی کرنا (اُر)
ع ''ہاں جنسِ وفا کو بھی ذرا چھان پھٹک لے'' (د۔۵۰)

چھاؤنی[ار۔اسث]
مراد ہے گھونسلا (اُر)
ع ''ہر دیس کے پرندوں نے چھائی تھی چھاؤنی'' (ن۔۱۲)

چھب[ہ۔اسث]
جھلک (ع ل)
ع ''مکیں جن کی چھب دل ربا دل نشیں'' (ن۔۳۱)

چھب دکھانا[ار۔محاورہ]
مراد ہے ایک لمحے کی جھلک (اُر)
ع ''چھب دکھاتے ہیں جو گزر جائیں'' (د۔۳۵)

چھریرا[ہ۔اند]
چُست۔سڈول (ع ل)
ع ''تمھیں یاد ہے نا! کہ اکبر سے پتلے چھریرے بدن'' (س۔۷۵)

چھیڑنا[ار۔مص]
مراد ہے ایسا تذکرہ کرنا جس کا تعلق سننے والے سے ہو(ف آ)
ع ''یہ کہہ کے چھیڑتی ہے ہمیں دل گرفتگی''(د۔۱۴۱)

چیت کا میلہ[ہ۔اند]
بکرمی سال کا بارھواں مہینہ جو مارچ، اپریل کے مقابل ہے کا میلہ(اُر)
ع ''پھر چیت کا میلہ آیا من بھایا ہوآیا''(س۔۴۴)

چیتن میلن[ہ۔صف]
مراد ہے خواہش کا پورا ہونا(اُر)
ع ''آ ئیوری بجی چیتن میلن''(س۔۵۷)

چیل[ہ۔اسٹ]
ایک گوشت خور پرندہ(ف آ)
ع ''منگھٹا ہے چیلوں کا''(د۔۱۳۸)

چَین سے بیٹھنا[ار۔محاورہ]
آرام سے بیٹھنا۔راحت ہونا(اُر)
ع ''چَین سے بیٹھنے نہیں دیتی''(د۔۱۵٦)

چَین کی گھڑی[ار۔ترکیب]
راحت کے پل۔مراد ہے سکون کے لمحے(ف آ)
ع ''چَین کی گھڑی ہے تُو''(د۔۱۳۷)

چیتا[ہ۔صف]
دورنگ کا۔سیاہ اور سفید(ع ل)
ع ''جمبا نقرا خا کی چیتا کالا اور کیت''(ب۔۱٦۴)

ح

حالِ پریشاں[عف۔ترکیب]
مراد ہے حالات کا خراب ہونا(اُر)
ع ''ظاہر کسی پہ حالِ پریشاں نہ تھا کبھی''(ب۔۱۹)

حاصلِ زحمتِ سفر[ع۔ترکیب]
تکالیف بھرا سفر کا منزل(ف آ)
ع ''حاصلِ زحمت سفر ہے یہ''(د۔۱۱٦)

حاصلِ عشق[ع۔ترکیب]
عشق کا حاصل۔مراد ہے انجام۔اختتام(ف آ)
ع ''حاصلِ عشق ترا حُسنِ پشیماں ہی سہی''(ب۔۳۳)

حاصلِ موسیقی[ع۔ترکیب]
موسیقی کا نچوڑ(ع ل)
ع ''خامشی حاصلِ موسیقی ہے''(ب۔۱۱۱)

حاصلِ ہستی[عف۔ترکیب]
مراد ہے وجود کو پیدا کرنے والا(اُر)
ع ''وہی جو حاصلِ ہستی ہے ناصرؔ''(ب۔۵۷)

حباب[ع۔امذ]
پانی کا بلبلا۔مراد ہے آنسو(ف آ)
ع ''کہ آسمان مقید ہیں ان حبابوں میں''(د۔۱۴۲)

حجر[ع۔امذ]
پتھر(أر)
ع ''شجر حجر تمہیں جھک کر سلام کرتے ہیں''(ن۔۴۷)

حدِ فاصل[ع۔ترکیب]
مراد ہے فاصلوں کے حدود(أر)
ع ''دل اور نظر میں حدِ فاصل تو وہی ہے''(غ۔۶)

حذر[ع۔امذ]
ڈر۔خوف(ن ل)
ع ''آج کچھ اپنے ارادوں سے حذر ہم نے کیا''(غ۔۱۸)

حرام کرنا[ار۔محاورہ]
مراد ہے مصیبت بنا دینا(أر)
ع ''اب اتنی بات پہ کیا زندگی حرام کریں''(د۔۵۷)

حق پرست[عف۔صف]
مراد ہے سچائی ماننے والے(أر)
ع ''یہ جنگ آج حق پرست ملکوں کی جنگ ہے''(ن۔۸۵)

حق شناس[عف۔صف]
حق اور سچائی پہچاننے والا(أر)
ع ''کوئی تو حق شناس ہو یارب''(د۔۷۱)

حرفِ سادہ[عف۔ترکیب]
سادہ الفاظ مراد ہے شاعری(أر)
ع ''ترے حضور مرا حرفِ سادہ کیا کرتا''(د۔۱۱۰)

حرف وصوت[ع۔ترکیب]
مراد ہے الفاظ اور آوازیں(أر)
ع ''قلم جو حرف وصوت کا پجاری تھا''(ن۔۸۴)

حسرت[ع۔امث]
ارمان۔شوق(ع ل)
ع ''میری حسرت تری صورت سے نمایاں ہی سہی''(ب۔۳۳)

حُسنِ بہار[عف۔ترکیب]
بہار کی خوب صورتی۔بہار کی رونقیں(أر)
ع ''ہم نے محفوظ کیا حُسنِ بہار''(ب۔۱۴۵)

حُسنِ پشیماں[عف۔ترکیب]
مراد ہے پچھتاوے کی حالت(ف آ)
ع ''حاصلِ عشق ترا حُسنِ پشیماں ہی سہی''(ب۔۳۳)

حسنِ خیال[ع۔ترکیب]
احساس کی خوب صورتی۔مراد ہے تخلیق کی سوچ(ع ل)
ع ''ویراں پڑا ہے میکدہ حسنِ خیال کا''(ب۔۱۶۸)

حسنِ لازوال[ع۔ترکیب]
نہ ختم ہونے والا حُسن (اُر)
ع ''صبحِ ازل کو جس نے دیا حسنِ لازوال'' (ن۔۵۱)

حکایتِ غمِ ہستی[عف۔ترکیب]
وجود کے دکھ کی کہانیاں۔مراد ہے بیتے ہوئے واقعات (اُر)
ع ''حکایتِ غمِ ہستی کو چاہیں دفتر'' (غ۔۱۲)

حکمت[ع۔امث]
کمال۔ہنر (اُر)
ع ''علم اور حکمت کے گہوارے'' (ن۔۷۹)

حلقۂ فکر[ع۔ترکیب]
مراد ہے ہم خیال (ف آ)
ع ''حلقۂ فکر سے میدانِ عمل میں آئے'' (د۔۶۳)

حماقت[ع۔امث]
بے وقوفی (اُر)
ع ''اپنے ہاتھوں میں قانون لینا حماقت ہے'' (س۔۹۳)

حمیتی[ع۔صف]
حمایتی۔طرف دار۔معاون (اُر)
ع ''بڑا حمیتی آیا اس کا'' (س۔۹۳)

حنائے پائے خزاں[عف۔ترکیب]
مراد ہے ابھی خزاں کا موسم ختم نہیں ہوا اگرچہ بہار آئی ہے۔(ف آ)
ع ''حنائے پائے خزاں ہے بہار اگر ہے بھی'' (د۔۱۱۸)

حویلیاں[ف۔امث]
عالی شان مکان۔بڑا مکان (ف آ)
ع ''کب کی کھڑی حویلیاں پل میں ہو گئیں ڈھیر'' (د۔۱۱۳)

حیات[ع۔امث]
زندگی (اُر)
ع ''بے کیف و بے نشاط نہ تھی اس قدر حیات'' (ب۔۲۰)

حیاتِ درد[عف۔ترکیب]
زندگی کے دکھ (ف آ)
ع ''حیاتِ درد کو آلودۂ نشاط نہ کر'' (د۔۱۱۸)

خ

خادمِ وطن[ع۔ترکیب]
وطن کی خدمت کرنے والے (ف آ)
ع ''تو خادمِ وطن ہے تجھ سے وطن کی عزت'' (ن۔۷۲)

خار[ف۔امذ]
کانٹے (اُر)
ع ''پھول چنتے ہیں خار بھی چن'' (ب۔۸۶)

خارِ تمنا[فع۔ترکیب]
خواہش کے کانٹے (اُر)
ع ''دل میں اب خارِ تمنا بھی نہیں'' (ب۔۱۳۴)

خارزار [ف۔اند]
کانٹوں کا جنگل (اُر)
ع "وہاں پڑے ہیں جہاں خارزار بھی تو نہیں" (ب۔۶۳

خارِ مژگاں [ف۔ترکیب]
پلکوں کے کانٹے۔ مراد ہے پلکیں (اُر)
ع "خارِ مژگاں سے گُلِ منظر اٹھا" (غ۔۵)

خاروخس [ف۔ترکیب]
گھاس پھوس۔ کوڑا کرکٹ۔ مراد ہے بے توقیری (ع ل)
ع "خاروخس کی طرح بہائے گئے" (ب۔۴۵)

خاص وعام [ع۔ترکیب]
مراد ہے ہر کوئی۔ بلا تخصیص (ف آ)
ع "یہ خاص وعام کی بیکار گفتگو کب تک" (د۔۵۷)

خاک بسر [ف۔صف]
برباد۔ پریشاں (اُر)
ع "وہیں پھرتا ہوں میں بھی خاک بسر" (د۔۴۸)

خاکِ مردہ [ف۔ترکیب]
مری ہوئی مٹی۔ مراد ہے ناسازگار حالات (ف آ)
ع "تُو نے خاکِ مردہ کو شجر دیئے" (ن۔۸۲)

خاک نشیں [ف۔صف]
زمیں پر بیٹھنے والے۔ مراد ہے عام لوگ۔ غریب لوگ (ف آ)
ع "پھر خاک نشیں اٹھائیں گے سر" (ب۔۲۳)

خامشی آواز نما [ف۔ترکیب]
مراد ہے خاموشی کا عالم (اُر)
ع "یہ خامشی آواز نما کچھ کہتی ہے" (د۔۲۸)

خانہ برباد [ف۔صف فاعلی]
گھر برباد کرنے والا۔ مراد ہے مشکل (اُر)
ع "خانہ برباد دن ڈھلے آئے" (ب۔۱۳۶)

خانہ خراب [فع۔صف]
برباد ہونا۔ تباہ ہونا (اُر)
ع "جہاں گھر بنائے یہ خانہ خراب" (ن۔۲۷)

خانۂ دل [ف۔ترکیب]
مراد ہے دل کے گوشے میں (اُر)
ع "شور برپا ہے خانۂ دل میں" (د۔۳۶)

خُتن [ف۔اند]
تاتار کا ایک علاقہ جہاں کا مشک نافہ مشہور ہے۔ مراد ہے اجڑا ہوا (ع ل)
ع "دل کے اُجڑے ہوئے خُتن میں آ" (ب۔۱۲۳)

خدائی [ف۔اسث]
مخلوق (ع ل)
ع "خُدائی بھر میں یہی غم گسار اپنا ہے" (د۔۶۶)

خدائے دو جہاں [ف۔ترکیب]
دونوں جہانوں کا مالک۔ مراد ہے اللہ تعالیٰ (اُر)
ع "اے خدائے دو جہاں" (ن۔۸۲)

خرابہ [ف۔اند]
ویران مکان۔ برباد کھنڈر (ع ل)
ع "ہر خرابہ یہ صدا دیتا ہے" (ب۔۱۴۴)

خرچ ہونا [ار۔محاورہ]
لگ جانا (ف آ)
ع "وہ دن تو خرچ ہو گئے غم کے حساب میں" (د۔۵۴)

خِرد [ف۔اسث]
عقل و دانائی (اُر)
ع "رہ جنوں میں خرد کا حوالہ کیا کرتا" (غ۔۱۲)

خس [ف۔اند۔اسث]
گھاس، پھوس مراد ہے تنکا (اُر)
ع "کرے قفس میں فراہم خس آشیاں کے لیے" (ن۔۴۱)

خشک [ف۔صف]
سوکھا (اُر)
ع "بگولے یوں اُڑے پھرتے ہیں خشک جنگل میں" (ب۔۹۸)

خطِ جبیں [عف۔ترکیب]
مراد ہے شخصیت اور عمل (اُر)
ع "خطِ جبیں ترا ام الکتاب کی تفسیر" (ن۔۴۱)

خطِ شعاعی [ع۔ترکیب]
آفتاب کی کرن۔ سورج کی روشنی (ع ل)
ع "پلکیں دراز خطِ شعاعی سی تیز تیز" (ن۔۱۴)

خفیف آوازیں [عف۔صف]
کمزور آوازیں۔ مراد ہے آہستہ آوازیں (ف آ)
ع "معمولی سے معمولی مناظر اور خفیف سے خفیف آوازوں سے پیدا ہونے والی جمالی کیفیات میرے ذہن پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو جاتی ہیں" (ن۔۱۰۳)

خُلدِ بریں [ع۔اسث]
جنت۔ فردوس (ع ل)
ع "اے مری خلدِ بریں تیری بہاروں کی خیر" (ن۔۷۰)

خلش [ف۔اسث]
رنجش۔ چبھن (اُر)
ع "بہار ایک خلش سی دلوں میں چھوڑ گئی" (ب۔۹۰)

خلشِ ناگہاں [ف۔ترکیب]
اچانک آنے والا درد (ع ل)
ع "خلشِ ناگہاں نے چھین لیا" (ب۔۱۳۰)

خلق [ع۔اند]
مخلوق۔ لوگ (اُر)
ع "خلق کو خوف خدا کا نہ رہا" (ب۔۱۵۳)

خلقِ خُدا [عف۔ترکیب]
اللہ تعالیٰ کی مخلوق (ع ل)
ع "شہر خلق خدا سے بیگانہ" (ب۔۱۲۷)

خلقت[ع۔امث]
مخلوق۔لوگ(اُر)
ع ''اتنی خلقت کے ہوتے''(ب۔۲۹)

خلشِ درد[ف۔ترکیب]
رنجش۔چبھن(اُر)
ع ''نہ چھیڑ اے خلشِ درد بار بار نہ چھیڑ''(ب۔۹۱)

خلوت[ع۔امث]
تنہائی کا مقام۔مراد ہے علیحدہ ملاقات یا تنہائی میں ملنا(ع ل)
ع ''دل بن گیا ہے دوست کی خلوت کبھی کبھی''(ب۔۱۷)

خلوص و مہر و وفا[عفع۔ترکیب]
محبت۔خلوص اور وفا(اُر)
ع ''خلوص و مہر وفا لوگ کر چکے ہیں بہت''(د۔۵۷)

خُمار[ف۔امذ]
نشہ۔سرور(ع ل)
ع ''عمر بھر کی مسرتوں کا خُمار''(ب۔۱۳۰)

خمارِ غریبی[فع۔ترکیب]
مراد ہے مفلسی۔غربت(ف آ)
ع ''خمارِ غریبی میں بے غم گزرتی ہے ناصر''(د۔۸۳)

خمِ ابرو[ف۔ترکیب]
بھوؤں کی کجی(ع ل)
ع ''وہ بھی تیرا خمِ ابرو نکلا''(ب۔۷۳)

خمیر[ع۔امذ]
مراد ہے فطرت۔طبیعت(ع ل)
ع ''میرے خمیر میں ہے مگر غم کی چاشنی''(ن۔۱۸)

خنک[ف۔صف]
ٹھنڈا۔سرد(ع ل)
ع ''شبِ خزاں کی خنک چاندنی کا نظارا''(ب۔۹۷)

خندۂ زخم[ف۔ترکیب]
زخموں کا کھلنا(اُر)
ع ''خندۂ زخمِ وفا چاہتی ہے''(ب۔۱۳۴)

خوابِ سبز[ف۔ترکیب]
مراد ہے سنہرے سپنے(ف آ)
ع ''یہ خواب سبز ہے یا رُت وہی پلٹ آئی''(د۔۱۱۵)

خوابِ طرب[فع۔ترکیب]
خوشی کے سپنے(ع ل)
ع ''ایک بھی خوابِ طرب یاد نہیں''(ب۔۶۹)

خودنما[ف۔صف]
مغرور۔مراد ہے اپنی نمائش کرنے والا(اُر)
ع ''کوئی تجھ سا نہ خودنما دیکھا''(ب۔۱۵۵)

خوشا[کلمہ مسرت]
بہت اچھا(ف آ)
ع ''خوشا وہ دن کہ ہمیں روز موت آتی تھی''(د۔۱۲۴)

خوشبوئے رائیگاں[ف۔ترکیب]
بے فائدہ خوشبو۔وہ خوشبو جو کسی کے سونگھنے میں نہ آئے۔(ف آ)
ع ''گزر گئے ہیں جو خوشبوئے رائیگاں کی طرح''(د۔۱۲۷)

خوش خرامی[ف۔صف]
آہستہ روی(ف آ)
ع ''درس لیتے ہیں خوش خرامی کا''(د۔۶۷)

خوش وضع[فع۔صف]
خوب صورت(ع ل)
ع ''ہر ملک ہر دیار کے خوش وضع میہماں''(ن۔۱۳)

خوش وقتی[فع۔صف]
اچھا وقت(ف آ)
ع ''خوش وقتیوں میں تم جنہیں بھولے ہوئے ہو آج''(د۔۵۴)

خوش نما[ف۔صف]
خوب صورت۔دل کش(اُر)
ع ''شجر خوب صورت ثمر خوش نما''(ن۔۳۱)

خوش نسبی[فع۔صف]
مراد اچھا خاندان۔شریف خاندان(ع ل)
ع ''قسمت مآبی خوش نسبی پاک دامنی''(ن۔۱۶)

خوشہ[ف۔امذ]
اناج کی بالی۔پھل کا گچھا(ع ل)
ع ''خوشوں کے اندر خوشے تھے''(پ۔۱۱۲)

خوفِ خدا[ف۔ترکیب]
اللہ کا ڈر(ع ل)
ع ''تنہائی میں خوفِ خدا تھا''(پ۔۱۱۶)

خوفِ رہزنی[ف۔ترکیب]
مراد ہے لوٹنے کا ڈر(ع ل)
ع ''اس در کے زائروں کو نہیں خوفِ رہزنی''(ن۔۱۷)

خوفِ بے مہریٔ خزاں[عف۔ترکیب]
خزاں کی بے دردی کا ڈر۔مراد ہے مشکلات اور مصائب کا خوف(اُر)
ع ''خوفِ بے مہریٔ خزاں بھی ہے''(ب۔۱۰۲)

خوگرِ طوفاں[فع۔ترکیب]
مراد ہے غم اور مصائب کا عادی(اُر)
ع ''مرا دل خوگرِ طوفاں ہے ورنہ''(ب۔۵۸)

خون اگلنا[ار۔محاورہ]
مراد فساد برپا ہونا۔قتل و غارت ہونا(اُر)
ع ''خون اُگل رہی ہے''(د۔۹۳)

خونِ دل[ف۔ترکیب]
مراد ہے دکھ درد سہنے کی طاقت(ف آ)
ع ''اک طرف خونِ دل بھی تھا نایاب''(ب۔۴۵)

خونِ دل [ف۔ترکیب]
مراد ہے اپنے خون سے (ف آ)
ع ''سینچا ہے خونِ دل سے ان کیاریوں کو ہم نے'' (ن۔۱۳۴)

خونِ رگِ دل [ف۔ترکیب]
مراد ہے بہت عزیز (اُر)
ع ''کیوں اسے خونِ رگِ دل نہ کہوں'' (ن۔۳۶)

خیالِ ترکِ تمنا [ع۔ترکیب]
مراد ہے محبت کی خواہش سے باز آنے کا ارادہ (اُر)
ع ''خیالِ ترکِ تمنا نہ کر سکے تو بھی'' (ب۔۱۰۰)

خیالِ تلافی [ع۔ترکیب]
مراد ہے ازالہ کے بارے میں سوچنا یا ارادہ کرنا (اُر)
ع ''نہ کر خیالِ تلافی کہ میرا زخم وفا'' (ب۔۱۰۰)

خیالِ حسن [ع۔ترکیب]
مراد ہے تصورِ معشوق (اُر)
ع ''خیالِ حسن میں کتنا بہار پرور ہے'' (ب۔۹۷)

خیالِ خاطرِ دوست [عف۔ترکیب]
مراد ہے محبوب کی مدارت اور پاسداری کے لیے (ف آ)
ع ''دیکھ خیالِ خاطرِ دوست'' (ب۔۴۴)

خیمۂ گل [ف۔ترکیب]
مراد ہے گلشن (اُر)
ع ''لگی اوس سے خیمۂ گل میں آگ'' (ن۔۲۴)

د

داتا [ہ۔صف]
مراد ہے خدا۔اللہ تعالیٰ (اُر)
ع ''اے داتا بادل برسا دے'' (ن۔۳۴)

داتا کی نگری [ار۔ترکیب]
مراد ہے لاہور (ف آ)
ع ''داتا کی نگری میں ناصرؔ'' (د۔۱۰۳)

داغِ بے وطنی [فع۔ترکیب]
مراد ہے مہاجری کا نام (اُر)
ع ''جلتا ہوں داغِ بے وطنی سے مگر کبھی'' (ن۔۱۸)

داغِ خزاں [ف۔ترکیب]
مراد ہے جس کو زوال نہ ہو (اُر)
ع ''داغِ خزاں سے پاک ہے تیرے چمن کا پیرہن'' (ن۔۱۳۵)

داغِ دل [ف۔ترکیب]
دل کے زخم۔مراد ہے خواہش۔حسرتیں (ف آ)
ع ''نئی بہار دکھاتے ہیں داغِ دل ہر روز'' (د۔۱۴۲)

داغِ محبت [فع۔ترکیب]
مراد ہے محبت میں کھائے ہوئی چوٹ (اُر)
ع "دکھاؤں داغِ محبت جو نا گوار نہ ہو" (ب۔۱۵۹)

دامِ اجل میں آنا [ار۔محاورہ]
موت کے منہ میں آنا (ف آ)
ع "ہائے کیا لوگ تھے جو دامِ اجل میں آئے" (د۔۶۳)

دامِ گرفتاری [ف۔ترکیب]
جال میں پھنسنا (ع ل)
ع "ہر نفس دامِ گرفتاری ہے" (ب۔۱۰۹)

دامن کشیدنی [ف۔صف]
دامن کھینچنے والا۔مراد ہے مائل کرنے والا (ع ل)
ع "دامن کشیدنی، لب و عارض چشیدنی" (ن۔۱۵)

دامنِ گل [ف۔ترکیب]
مراد ہے پھولوں کے پہلو میں (ف آ)
ع "چھاؤں مل جائے دامنِ گل کی" (د۔۱۱۴)

دانگ [ف۔اند]
سمت۔طرف (ع ل)
ع "ہر دانگ باجنے لگے باجے نشاط کے" (ن۔۱۴)

دائم [ع۔صف]
ہمیشہ۔نہ ختم ہونے والا (ف آ)
ع "تیرے فیصلے وقت کی بارگاہوں میں دائم" (د۔۸۳)

دائم آباد [ع۔صف]
ہمیشہ رہنے والا۔مراد ہے ہمیشہ آباد رہے۔(اُر)
ع "شہرِ لاہور تری رونقیں دائم آباد" (ب۔۷۹)

دبستانِ الم [فع۔ترکیب]
غم اور دکھ کا مکتب (اُر)
ع "میں وہ دل ہوں دبستانِ الم کا" (د۔۱۸)

دبستانِ ہنر [ف۔ترکیب]
مراد ہے فن و ہنر کا مرکز (ف آ)
ع "اِک دبستانِ ہنر کھولیں گے" (د۔۷۴)

دختِ ارمنی [فع۔ترکیب]
ارمینا کی رہنے والی شہزادی۔مراد ہے خوب صورت لڑکی (ف آ)
ع "بیٹھی تھی شہ نشین پہ اِک دختِ ارمنی" (ن۔۱۳)

در [ف۔اند]
دروازہ (ع ل)
ع "دل تو کہتا ہے در پہ دستک دوں" (ن۔۴۰)

دَرپن [س۔اند]
آئینہ (ف آ)
ع "توڑ تاڑ کے چھوٹے دَرپن" (س۔۵۷)

درپے جاں [ف۔ترکیب]
جان لینے کے پیچھے۔مراد ہے جان لینے کا ارادہ (ف آ)
ع "حالات ہیں اب درپے جاں اور طرح کے" (د۔۱۰۷)

درِ حضورؐ [فع۔ترکیب]
حضرت محمدؐ کے در سے (اُر)
ع "ناصر درِ حضورؐ سے جو چاہو مانگ لو" (ن۔۵۲)

دراز [ف۔صف]
طویل۔لمبا (ع ل)
ع "قصہ تھا دراز کھو گئے ہم" (ب۔۳۶)

دردِ زندگی [ف۔ترکیب]
زندگی کے دکھ (ف آ)
ع "جدائیوں کے زخم دردِ زندگی نے بھر دیئے" (د۔۱۱۱)

دردِ سر [ف۔ترکیب]
مراد ہے تکلیف۔عذاب (اُر)
ع "میں ہوں اب اور دردِ سر ہے یہ" (د۔۱۱۶)

دردِ محبت [فع۔ترکیب]
مراد ہے محبت کی کہانی (ف آ)
ع "آج کھلنے ہی کو تھا دردِ محبت کا بھرم" (د۔۴۲)

دردِ فراق [فع۔ترکیب]
جدائی کے دکھ (اُر)
ع "نہ غمِ زندگی نہ دردِ فراق" (ب۔۷۰)

دردِ کارگر [ف۔ترکیب]
مراد ہے کام بنانے والا درد۔کام تمام کرنے والا درد (اُر)
ع "دیا ہے دل تو کوئی دردِ کارگر بھی دے" (غ۔۱۷)

دردمند [ف۔صف]
صاحبِ درد۔مراد ہے ہمدردی رکھنے والا (اُر)
ع "جو زندگی ہے تو بس تیرے دردمندوں کی" (ب۔۶۴)

دردِ ہجر [فع۔ترکیب]
جدائی کا دکھ (اُر)
ع "یوں دردِ ہجر سلسلہ جنباں نہ تھا کبھی" (ب۔۱۹)

درس [ع۔اند]
سبق۔نصیحت (ف آ)
ع "درس لیتے ہیں خوش خرامی کا" (د۔۶۷)

درشن [ہ۔اند]
دیدار۔نظارہ (اُر)
ع "میں ترے درشن کا پیاسا تھا" (پ۔۴۵)

درشنی [ہ۔صف]
قابلِ دید۔خوب صورت (اُر)
ع "بیٹھے تھے زیبِ تن کیے ملبوس درشنی" (ن۔۱۳)

درماں [ف۔اند]
مراد ہے علاج (اُر)
ع "درماں نہ تھا تو ماتمِ درماں نہ تھا کبھی" (ب۔۱۹)

دروازہ خاور[ف۔ترکیب]
مشرق کا دروازہ (اُر)
ع "تُوں سانس تو دروازۂ خاور کھل جائے" (ن۔۵۷)

درودیوار[ف۔ترکیب]
مراد ہے ہر جگہ (اُر)
ع "درودیوار ویراں شمع مدھم" (ب۔۵۷)

درویش[ف۔اند]
فقیر۔خُدارسیدہ (ن ل)
ع "ورنہ وہ درویش تھے پردے میں دنیادار بھی" (ب۔۱۵۶)

درویش گلگوں قبا[فع۔ترکیب]
رنگارنگ کپڑے پہنے ہوئے فقیر (اُر)
ع "وہ درویش گلگوں قبا آ گئے" (ن۔۳۳)

دریچہ[ف۔اند]
کھڑکی۔چھوٹا دروازہ (اُر)
ع "آنکھیں کُھلنے لگیں دریچوں کی" (ن۔۲۲)

دریاپار[ف۔اند]
دریا کے اُس پار جانا۔دریا عبور کرنا (اُر)
ع "میں نے دریا پار کیا تھا" (پ۔۹۱)

دریائے شوق[فع۔ترکیب]
مراد ہے طلب۔جستجو (ف آ)
ع "لیے چلو مجھے دریائے شوق کی مَوجو" (د۔۶۹)

دستِ دُعا[فع۔ترکیب]
خُدا سے مانگنے کے لیے اٹھے ہوئے ہاتھ (اُر)
ع "تنہائی مرا دستِ دُعا تھا" (پ۔۱۱۶)

دستک دینا[ار۔محاورہ]
دروازے کی کنڈی کھڑکھڑانا (اُر)
ع "دِل تو کہتا ہے در پہ دستک دوں" (ن۔۲۰)

دستِ صبا[فع۔ترکیب]
ہوا کا ہاتھ۔مراد ہے صبح کی تازہ ہوا (ف آ)
ع "رہ گئے دستِ صبا کملا کر " (د۔۴۳)

دستِ غیب[فع۔ترکیب]
غیب کا ہاتھ۔مراد ہے ماورائی طاقت (ف آ)
ع "لکھتا ہے دستِ غیب کوئی اس کتاب میں" (د۔۵۴)

دست وگریباں[ف۔ترکیب]
مراد ہے لڑائی (اُر)
ع "ہر قدم دست وگریباں ہے یہاں خیر سے شر" (د۔۱۶۳)

دستہ[ف۔اند]
لکڑی کا ٹکڑا جو کسی اوزار کو پکڑنے اور استعمال کرنے کے لیے لگایا جاتا ہے۔(ف آ)
ع "تیز ہوا بازوں کا دستہ چوکس اور ہوشیار" (ن۔۶۷)

دشت [ف۔امث]
صحرا۔مراد ہے جنگل (فآ)
ع ''دشت ہے یہ فیلوں کا'' (د۔۱۳۸)

دشتِ بے اماں [فع۔ترکیب]
مراد ہے وحشت بھرا پھیلا ہوا صحرا (فآ)
ع ''پھر وہی دشتِ بے اماں پھر وہی رنج رائیگاں'' (د۔۱۱۷)

دشتِ شب [ف۔ترکیب]
صحرا کی رات (اُر)
ع ''ہوا نوحہ گر دشتِ شب کا نقیب'' (ن۔۲۷)

دشتِ غربت [فع۔ترکیب]
مراد ہے پردیس (فآ)
ع ''دشتِ غربت میں یادِ وطن پھول ہے'' (د۔۸۴)

دشتِ غریبی [فع۔ترکیب]
مراد ہے سفر کے دوران (ع ل)
ع ''لٹتا ہے دشتِ غریبی میں کارواں کس کا'' (ن۔۵۴)

دشتِ فلک [فع۔ترکیب]
آسماں کی وسعت (اُر)
ع ''دشتِ فلک میں جال بچھا تھا'' (پ۔۵۵)

دشتِ کرب و بلا [فع۔ترکیب]
مراد ہے مصیبتوں اور اذیتوں کی زمین (اُر)
ع ''یہ دشتِ کرب و بلا ہے جنابِ خضر یہاں'' (ن۔۵۴)

دشمنِ اربابِ وفا [فع۔ترکیب]
اختیار رکھنے والے۔مراد ہے حاکم۔صاحب اختیار لوگ (اُر)
ع ''سوچ اے دشمنِ اربابِ وفا'' (ب۔۱۳۵)

دف بجانا [ار۔محاورہ]
خوشی کا اظہار کرنا (فآ)
ع ''پون چلی تو گل و برگ دف بجانے لگے'' (د۔۱۴۳)

دفتر [ع۔امذ]
مراد ہے لمبا چوڑا۔بہت طویل (اُر)
ع ''حکایتِ غمِ ہستی کو چاہیں دفتر'' (غ۔۱۲)

دفینہ [ع۔امذ]
گڑا ہوا خزانہ (اُر)
ع ''کیا خبر کوئی دفینہ مل جائے'' (ب۔۱۵۸)

دُکھ مول لینا [اُر۔محاورہ]
مراد ہے دکھ اپنانا (فآ)
ع ''سُکھ دے کر دُکھ مول لیا ہے'' (د۔۸۹)

دُکھیارا [ہ۔صف]
پریشان۔رنجیدہ (ع ل)
ع ''بیٹھ گئے دکھیارے ہم'' (ب۔۴۴)

دکھیارے من [ار۔صف]
غم گھینِ روح (اُر)
ع ''میں اپنے دکھیارے من کی کیسے ڈھیر بندھاؤں'' (ن۔۹۹)

دلِ امکاں [ف۔ترکیب]
مراد ہے خیال کی وسعت (اُر)
ع ''یوں لرزتا نظر آیا دلِ امکاں ناصرؔ'' (غ۔۱۸)

دلِ بے تاب [ف۔ترکیب]
بے قرار دل (ع ل)
ع ''دلِ بے تاب وہی رات آئی'' (ب۔۵۳)

دلِ بے قرار [فع۔ترکیب]
بے چین دل۔تڑپتا ہوا دل (ف آ)
ع ''بخار کچھ تو دل بے قرار کا نکلے'' (د۔۱۳۲)

دلِ حیرت زدہ [فعف۔ترکیب]
حیرانی میں ڈوبا ہوا دل (اُر)
ع ''دلِ حیرت زدہ تنہا ہوگا'' (ب۔۱۳۹)

دلِ داغدار [ف۔ترکیب]
دکھ بھر دل (ف آ)
ع ''سدا بہار دلِ داغدار اپنا ہے'' (د۔۶۵)

دل رُبا [ف۔صف]
پسندیدہ۔دل کو بھانے والا (اُر)
ع ''مکیں جن کی چھب دل رُبا دل نشیں'' (ن۔۳۱)

دلِ سنگ [ف۔ترکیب]
پتھر دل۔مراد ہے سخت دل۔بے رحم (اُر)
ع ''وہ نالہ کر کہ دلِ سنگ سے صدا نکلے'' (د۔۱۳۲)

دل سُوز [ف۔صف]
جلا ہوا دل (اُر)
ع ''دل سوز ہیں مناظر بزمِ سحر گہی کے'' (ب۔۱۶۴)

دلِ غمیں [فع۔ترکیب]
غمگیں دل۔اداس دل (ف آ)
ع ''دلِ غمیں سے بھی جلتے ہیں شادمانِ حیات'' (د۔۱۲۱)

دلِ فسردہ [ف۔ترکیب]
اُداس دل (اُر)
ع ''دلِ فسردہ میں پھر دھڑکنوں کا شور تھا'' (ب۔۸۸)

دِل کُشا [عف۔صف]
مراد ہے دل کو خوش کرنے والا (اُر)
ع ''غم بہر رنگ دِل کُشا ہے مگر'' (د۔۲۶)

دل کھنچنا [ار۔محاورہ]
مراد ہے مائل کرنا۔توجہ چاہنا (ع ل)
ع ''دل کھنچتی ہے منزل آبائے رفتنی'' (ن۔۱۶)

دل گداز [ف۔صف]
مراد ہے نرم پڑ جانا۔دل سوزی (اُر)
ع ''تیرا دِل گداز ہو کس طرح یہ تیرے مزاج کی لے نہیں'' (د۔۴۶)

دِل گرفتگی [ف۔ترکیب]
مراد ہے دل کی خواہش (ف آ)
ع ''یہ کہہ کے چھیڑتی ہے ہمیں دل گرفتگی'' (د۔۱۴۱)

دلاور[ف۔صف]
بڑادل رکھنے والا۔مراد ہے بہادر(ف آ)
ع "احسان ہے تیرا ہم پراے قوم کے دلاور" (ن۔۷۲)

دلِ محزوں[فع۔ترکیب]
افسردہ دل(ف آ)
ع "نہ تنگ کر دلِ محزوں کو اے غمِ دُنیا" (د۔۲۶)

دل میں سمانا[ار۔محاورہ]
کوئی اچھا لگ جانا۔کسی سے محبت ہو جانا(ف آ)
ع "کیا لگے آنکھ کہ پھر دل میں سمایا کوئی" (د۔۱۳۰)

دلنشیں[ف۔صف]
دل کو بھانے والا(اُر)
ع "مکیں جن کی چھب دل رُبا دل نشیں" (ن۔۳۱)

دلنواز[ف۔صف]
یار۔دل کو تسلی دینے والا(ع ل)
ع "وہ دلنواز ہے لیکن نظر شناس نہیں" (ب۔۴۶)

دلِ وحشی[فع۔ترکیب]
گھبرایا ہوا دل۔مراد ہے دیوانہ دل(اُر)
ع "دلِ وحشی لیے جاتا ہے لیکن" (ب۔۶۰)

دل ونگاہ[ف۔ترکیب]
دل اور نظر(اُر)
ع "منظر دل ونگاہ کے جب ہو گئے اداس" (د۔۱۴)

دلِ ویراں[ف۔ترکیب]
اجڑا ہوا دل(ع ل)
ع "دلِ ویراں میں دوستوں کی یاد" (ب۔۵۱)

دم[ع۔اسم]
جان۔طاقت(اُر)
ع "دم نہیں اب چراغ میں گُل کے" (ب۔۵۱)

دم[ف۔اسم]
طاقت۔مراد ہے وجہ۔سبب(اُر)
ع "زندگی جس کے دم سے ہے ناصر" (ب۔۱۰۳)

دم بدم[ف۔متعلق بہ فعل]
لگاتار۔مسلسل(ف آ)
ع "دم بدم کوئی صدا ہے دل میں" (د۔۱۱۹)

دمِ تخلیق[ع۔ترکیب]
پیدا ہونے کے وقت۔تخلیق ہونے کے وقت(اُر)
ع "دمِ تخلیق پچھلی راتوں کو" (ع۔۳)

دمساز[ف۔صف]
ہم دم۔رازدار دوست(ع ل)
ع "کہ تجھ سے بڑھ کے ترا درد ہے مرا دمساز" (ب۔۹۱)

دَمکنا[ار۔مص]
چمکنا۔درخشاں ہونا(ع ل)
ع "انگارہ سا بدن جو دَمکتا تھا بار بار" (ب۔)

دم گھٹنا[ار۔محاورہ]
مراد ہے سخت مشکل میں ہونا۔ پریشان ہونا (ف آ)
ع ''دم گھٹا جاتا ہے افسردہ دلی سے یارو'' (د۔۱۰۲)

دمِ مہتاب فشاں[ف۔ترکیب]
مراد ہے چاند کی روشنی (اُر)
ع ''دمِ مہتاب فشاں سے ناصر'' (د۔۴۳)

دَم میں دَم ہونا[ار۔محاورہ]
سانس میں سانس ہونا۔ مراد ہے زندہ ہونا (اُر)
ع ''جب تلک ہے دَم میں دَم '' (ن۔۸۶)

دَم ہونٹوں پر آنا[ار۔محاورہ]
مراد ہے جان نکلنا (اُر)
ع ''دَم ہونٹوں پر آکے رکا تھا'' (پ۔۸۳)

دن چڑھنا[ار۔محاورہ]
جس وقت دن اچھی طرح نکل آئے۔ آفتاب کا بلند ہونا (اُر)
ع ''دن چڑھے چھاؤں میں بولوں کی'' (ب۔۱۵۰)

دندان[ف۔اند]
دانت (اُر)
ع ''دندانِ مبارک پہ لگا لو مرا منجن'' (س۔۳۹)

دن دہاڑے[ار۔صف]
دن کی روشنی میں۔ مراد ہے سب کے سامنے (اُر)
ع ''دن دہاڑے یہ لہو کی ہولی'' (ب۔۱۵۳)

دن ڈوب چکنا[ار۔محاورہ]
بوڑھا ہو جانا (اُر)
ع ''اپنا دن ڈوب چکا ہے بابا'' (س۔۴۰)

دنیادار[ف۔صف]
تعلقات دنیا میں گھرا ہوا۔ مراد ہے فائدہ دیکھنے والا (ن ل)
ع ''ورنہ وہ درویش تھے پردے میں دنیادار بھی'' (ب۔۱۵۶)

دنی[ار۔امث]
دنیا (ع ل)
ع ''دے اس دنی کو اور بھی توفیقِ دشمنی'' (ن۔۱۸)

دوار[ع۔صف]
دورہ۔ مراد ہے چلنا (ف آ)
ع ''تم ٹھہرو اسی بات پہ ہم چلے پی کے دوار'' (س۔۸۷)

دود[ف۔اند]
دھواں۔ بھاپ (اُر)
ع ''نکلنے لگا آبشاروں سے دُود'' (ن۔۲۶)

دَور[ف۔اند]
زمانہ۔ وقت (ف آ)
ع ''آفتوں کے دور میں'' (د۔۱۳۷)

دَورِ آسماں[ف۔ترکیب]
آسماں کا چکر۔ مراد ہے حالات (اُر)
ع ''کچھ اب سنبھلنے لگی ہے جاں بھی بدل چلا دَورِ آسماں بھی'' (د۔۱۴۴)

دورِ آلام [فع۔ترکیب]
مصیبتوں کے دن۔مصائب کا زمانہ (اُر)
ع ''وہ آندھی چلی دورِ آلام کی'' (ن۔۲۶)

دوراہا [ار۔اند]
وہ راستہ جو دو طرف گیا ہو یا جہاں دو راستے ملتے ہوں (اُر)
ع ''مجرم و سزا کا دوراہا تھا'' (پ۔۸۵)

دورِ خزاں [عف۔ترکیب]
پت جھڑ کا موسم۔مراد ہے زوال کے زمانے میں (اُر)
ع ''دورِ خزاں میں یوں مرے دل کو قرار ہے'' (ب۔۲۰)

دورِ زماں [ع۔ترکیب]
مراد ہے زمانے کی گردش (اُر)
ع ''بس اے دورِ زماں دیکھا نہ جائے'' (ب۔۵۶)

دورِ صبحگاہی [فعف۔ترکیب]
صبح کا وقت۔مراد ہے منزل (اُر)
ع ''پھر آئے گا دورِ صبحگاہی'' (ب۔۳۳)

دورِ فلک [فع۔ترکیب]
آسمان کے چکر۔مراد ہے وقت (فآ)
ع ''اے کاش یہیں دورِ فلک تھم جائے'' (ن۔۵۹)

دوشالہ [ف۔است]
پشمینہ کی دوہری چادر (اُر)
ع ''میں تارِ ریشم و زر کا دوشالہ کیا کرتا'' (غ۔۱۲)

دو عالم [فع۔اند]
دونوں جہاں (اُر)
ع ''او جھل ہوئے جاتے ہیں نگاہوں سے دو عالم'' (ب۔۱۰۱)

دَولتِ بیدار [ف۔ترکیب]
مراد ہے جاگتے رہنا (فآ)
ع ''تم نے یہ دَولتِ بیدار کہاں سے پائی'' (د۔۴۲)

دودھاری تلوار [ہ۔صف]
دونوں طرف سے تیز تلوار (اُر)
ع ''دودھاری تلوار کی ضربت'' (ن۔۸۰)

دہر [ع۔اند]
دنیا۔زمانہ (اُر)
ع ''خوش رہنے کے ہزار بہانے ہیں دہر میں'' (ن۔۱۸)

دُہرانا [ار۔مص]
مراد ہے دوبارہ تازہ کرنا (فآ)
ع ''آج یہ رسم ہی دہراؤ کہ کچھ رات کٹے'' (د۔۱۰۲)

دَہڑ دَہڑ [ہ۔اسم صوت]
آگ جلنے کی آواز (اُر)
ع ''دَہڑ دَہڑ جلے سوکھی لکڑی جگر جگر انگار'' (س۔۸۹)

دہشت [ف۔است]
خوف۔ڈر (اُر)
ع ''بھولی نہیں اس رات کی دہشت'' (پ۔۵۸)

دہک جانا[ار۔محاورہ]
مراد ہے مزید گرم ہو جانا (ف آ)
ع "یہ آتش خاموش ذرا اور دہک لے" (د۔۵۰)

دہن[ف۔امذ]
منہ (اُر)
ع "عاجز ہے زباں قاصر ہے دہن اے پاک نبی رحمت والے" (ن۔۴۳)

دھارا[ار۔امذ]
چشمہ۔مراد ہے بہاؤ (اُر)
ع "رواں دواں لیے جاتا ہے وقت کا دھارا" (ب۔۹۸)

دھان[ار۔امذ]
چاول۔غلہ (اُر)
ع "ندیاں سوکھیں کال ماں، ٹڈی کھا گئی دھان" (س۔۸۴)

دھرت[ف۔امث]
دھرتی۔زمین (اُر)
ع "گگن سے اُڑ کے دھرت پہ آیا کیسے رنگ گلال" (س۔۱۰۸)

دُھن[ہ۔امذ]
مراد ہے شوق۔جستجو (ف آ)
ع "اُداس پھرتا ہوں میں جس کی دُھن میں برسوں سے" (د۔۱۲۱)

دُھندلا[ار۔امذ]
صاف نظر نہ آنے والا (اُر)
ع "دھوپ کا شیشہ دُھندلا سا تھا" (پ۔۶۷)

دھندہ[ار۔امذ]
روزگار (اُر)
ع "دن بھر تو میں دنیا کے دھندوں میں کھویا رہا" (د۔۱۵)

دھنی[ار۔صف]
خوش قسمت (ع ل)
ع "جو اس پہ مر مٹے وہی قسمت کے تھے دھنی" (ن۔۱۶)

دھواں دھار[ہ۔صف]
گرد و غبار اڑتا ہوا (ع ل)
ع "کہیں منزلوں کے دھواں دھار گھیر" (ن۔۳۲)

دھوپ چھاؤں[ار۔امث]
مراد ہے مشکلات اور آسانیاں (اُر)
ع "ابھی رستوں کی دھوپ چھاؤں نہ دیکھ" (د۔۱۱۶)

دھوپ کا سائباں[ار۔ترکیب]
دھوپ کا سایہ۔مراد ہے مصیبت راحت بنا (ف آ)
ع "درختوں سے بڑھ کر مجھے دھوپ کا سائباں ہے" (د۔۸۳)

دھول[ہ۔امث]
گرد و غبار (ع ل)
ع "کیاریاں دُھول سے اٹی پائیں" (ب۔۱۵۵)

دھول سے اٹنا[ار۔محاورہ]
گردوغبار میں آلودہ ہونا(اُر)
ع ''مر مر کی پگڈنڈی دھول سے اٹی ہوئی ہے''(ن۔۹۹)

دھوکا کھانا[ار۔محاورہ]
دھوکا کھاجانا۔فریب میں آجانا
ع ''یہ دھوکا بھی کھا رکھا ہے''(د۔۹۵)

دھوم[ار۔امث]
شوروغل۔غلغلہ(اُر)
ع ''اک دُھوم رہی گلی گلی میں''(ب۔۷۶)

دُھومن شاہ کا ناؤں رٹے من[ہ۔جملہ]
مراد ہے دھومن شاہ کا نام بار بار لینے کو دل چاہے۔(اُر)
ع ''دھومن شاہ کا ناؤں رٹے من''(س۔۵۷)

دُھومن شاہ کی سوں[ہ۔جملہ]
دھومن شاہ کی قسم(اُر)
ع ''دُھومن شاہ کی سوں ہے بلھے میرا نہیں قصور''(س۔۹۴)

دھیان[ار۔اند]
تصور۔سوچ(ع ل)
ع ''زلفوں کے دھیان میں لگی آنکھ''(ب۔۳۶)

دھیان گیان[ار۔اند]
توجہ اور مراقبہ(اُر)
ع ''دھیان گیان کے راز کو پایا''(ن۔۱۰۰)

دھیر بندھانا[ار۔محاورہ]
صبر وتحمل کرنا۔برداشت کرنا(اُر)
ع ''میں اپنے دکھیارے من کی کیسے دھیر بندھاؤں''(ن۔۹۹)

دھیما[ار۔صف]
آہستہ۔مراد ہے مدھم۔ہلکا(اُر)
ع ''چاند کی دھیمی دھیمی ضو میں''(پ۔۴۷)

دیا[ار۔اند]
چراغ(ع ل)
ع ''تنہائی منبر کا دیا تھا''(پ۔۱۱۶)

دیار[ف۔اند]
وطن۔ملک(ع ل)
ع ''ہر ملک ہر دیار کے خوش وضع میہماں''(ن۔۱۳)

دیارِ طرب[فع۔ترکیب]
خوشیوں کا وطن(اُر)
ع ''یہ کہہ رہا ہے دیارِ طرب کا نظارا''(ب۔۹۷)

دیپ[ف۔اند]
چراغ(ف آ)
ع ''دل کا دیپ جلا رکھا ہے''(د۔۹۵)

دیدۂ انجم[فع۔ترکیب]
آنکھوں کے تارے مراد ہے آنسو(ف آ)
ع ''جب تک نہ لہو دیدۂ انجم سے ٹپک لے''(د۔۵۰)

دیدۂ بینا[ف۔ترکیب]
دیکھتی والی آنکھ (اُر)
ع "ذرّہ جب دیدۂ بینا ہوگا" (ب۔۱۳۸)

دیدۂ حیراں[فع۔ترکیب]
حیران ہوئی آنکھ۔مراد ہے پریشان آنکھ (اُر)
ع "محروم خواب دیدۂ حیراں نہ تھا کبھی" (ب۔۱۹)

دیدۂ خونبار[ف۔ترکیب]
مراد ہے آنسو کی جگہ خون کے قطرے ٹپکنے والی آنکھ (اُر)
ع "آگ برساتا تھا آگے دیدۂ خونبار بھی" (ب۔۱۵۶)

دیدہ و دل[ف۔ترکیب]
دل اور نظر۔مراد ہے احساس اور مشاہدہ (اُر)
ع "گزر رہے ہیں عجب مرحلوں سے دیدہ و دل" (ب۔۴۶)

دیدہ و دیدۂ پرنم[ف۔ترکیب]
مراد ہے دیکھنے والوں آنسو بہانے والی آنکھوں کو بھی دیکھو (فآ)
ع "اے دیدہ ور دیدہ پرنم کی طرف بھی" (د۔۲۷)

دیدے[ف۔اسث]
آنکھیں (ع ل)
ع "کوئی اس دیدے پھٹی کو پوچھنے والا نہیں" (س۔۷۰)

دیروحرم[فع۔ترکیب]
مراد ہے مسجد۔مندر (اُر)
ع "اسی گوشے میں ہیں سب دیروحرم" (ب۔۱۰۹)

دیمک[ف۔اسث]
ایک قسم کی چیونٹی جو اکثر لکڑی اور کتاب وغیرہ کو چاٹ کر خاک کر دیتی ہے۔(فآ)
ع "کسی بے نام وہم کی دیمک" (ن۔۲۰)

دیوارِ خیال[فع۔ترکیب]
مراد ہے خیال لامحور۔سوچ کے دھارے (فآ)
ع "شفقی ہوگی دیوارِ خیال" (د۔۴۱)

دیوانۂ گُل[ف۔ترکیب]
مراد ہے پھولوں کا شیدائی (ع ل)
ع "میرا دیوانہ ہے دیوانۂ گُل" (ب۔۱۱۷)

دیوانگی شوق[فع۔ترکیب]
خواہش کا جذبہ (اُر)
ع "دیوانگی شوق کو یہ دُھن ہے ان دنوں" (د۔۱۱)

دیوی[ہ۔اسث]
دیوتا کی تانیث۔مراد ہے خوب صورت کنواری لڑکی (اُر)
ع "کس دیوی کی ہے یہ مُورت" (پ۔۱۰۳)

ڈ

ڈار[ار۔امث]
قطار۔جھنڈ(اُر)
ع"بندو ساز چھیڑتا ہے اور خسنی ناچنے لگتا ہے ہرنوں کی ایک ڈار"(س۔۵۶)

ڈالی[ار۔امث]
ٹہنی۔چھوٹی شاخ(اُر)
ع"خواہشوں کی ڈالی"(د۔۹۳)

ڈگر[ہ۔امث]
راستہ۔(ف آ)
ع"یاروتم تو ایک ڈگر پر ہار کے بیٹھ گئے"(د۔۱۱۳)

ڈھانچہ[ہ۔امذ]
ہڈیوں کا پنجر۔قالب(اُر)
ع"کن لوگوں کے ہیں یہ ڈھانچے"(پ۔۱۰۳)

ڈھنگ[ار۔امذ]
انداز۔طریقہ(اُر)
ع"کیوں ٹپکتا ہے سرسنگ سے جی جلا ڈھنگ سے"(د۔۲۲)

ڈھیکر[ہ۔امذ]
تنکے۔باریک خشک ٹہنیاں(اُر)
ع"گھاس پھوس اور ڈھیکر چنتی رہتی ہیں"(س۔۶۲)

ڈیرے[ہ۔امذ]
خیمے۔رہائش(ع ل)
ع"رستے میں جما لیے ہیں ڈیرے"(ب۔۴۷)

ذ

ذائقۂ ہجر و وصال[ار۔ع۔ترکیب]
جدائی اور ملاپ کا مزہ(ف آ)
ع"جبر سے ایک ہوا ذائقۂ ہجر و وصال"(د۔۶۳)

ذرّہ[ع۔امذ]
مادے کا نہایت چھوٹا ٹکڑا(اُر)
ع"ذرّے پھر مائل رَم ہیں ناصرؔ"(ب۔۱۳۷)

ذریعۂ اظہارِ غم[ع۔ترکیب]
غم ظاہر کرنے کا وسیلہ(اُر)
ع"وفا ذریعۂ اظہارِ غم سہی ناصرؔ"(ب۔۶۴)

ذوقِ آوارگیٔ دشت و بیاباں[عف۔ترکیب]
مراد ہے دشت و بیاباں میں گھومنے پھرنے کا شوق(ف آ)
ع"ذوقِ آوارگیٔ دشت و بیاباں ہی سہی"(۔)

ذوقِ ہُنر [عف۔ترکیب]

مراد ہے ذوق رکھنے والے باذوق (اُر)

ع ''نہ چشمِ بصیرت نہ ذوقِ ہنر'' (ن۔۳۰)

ذوقِ نالۂ نے [عف۔ترکیب]

مراد ہے بانسری کی آواز سے واقفیت (اُر)

ع ''تُو اہرِ بزم ہے ہم سخن تجھے ذوقِ نالۂ نے نہیں'' (د۔۴۶)

ذوالفقار [ع۔اند]

تلوار (اُر)

ع ''جہاں ہر ایک موج فتح مثلِ ذوالفقار ہے'' (ن۔۸۶)

ر

راج ہنسنی [ار۔امث]

آبی پرندے۔بطخ (اُر)

ع ''منہ پھیر کر گزر گئی وہ راج ہنسنی'' (ن۔۱۵)

راج گوی [ہ۔صف]

مراد ہے راجپوت (اُر)

ع ''راج گوی اب آ جانچ مدان ماں'' (س۔۹۴)

راحت [ع۔امث]

سکون مراد ہے خوشی (ف آ)

ع ''ملتی ہے زندگی میں یہ راحت کبھی کبھی'' (ب۔۱۷)

رادھا [س۔امث]

مراد ہے معشوق (ن ل)

ع ''رادھے بن کیا ناچے نچیا منڈل بھیو اداس'' (س۔۵۶)

رازداں [ف۔صف]

ہم راز۔بھید سے واقف (اُر)

ع ''اب کسے رازداں کرے کوئی'' (ب۔۱۴۷)

رازِ مطلوب و طالب [ع۔ترکیب]

مراد ہے چاہنے اور چاہا جانے والوں کا بھید (اُر)

ع ''نہاں رازِ مطلوب و طالب رہا'' (ن۔۳۰)

راز [ف۔اند]

پوشیدہ بات۔بھید (ع ل)

ع ''چھپائے بیٹھا ہوں سینے میں ایک عمر کے راز'' (ب۔۹۱)

راستے کی خاک ہونا [ار۔محاورہ]

مراد ہے بہت کم رتبہ پانا (ف آ)

ع ''بھلا ہوا کہ تیرے راستے کی خاک ہوا'' (د۔۱۱۰)

راس [ف۔صف]

موافق۔مبارک (ع ل)

ع ''مرے مزاج کو آسودگی بھی راس نہیں'' (ب۔۴۶)

راس آنا[ار۔محاورہ]
سازگار آنا۔درست آنا(ف آ)
ع ''گردشِ وقت کہیں راس نہ آئی مجھ کو''(ب۔۷۸)

راکھ[ہ۔امث]
کسی جلی ہوئی چیز کی خاک(اُر)
ع ''جس کے سنگ جلی تری بھیناوہ بھی ہوئے گیا راکھ''(س۔۹۴)

راگنی[ہ۔امث]
ٹھاٹھ اور راگ کی شاخ(اُر)
ع ''ہے یہی وقت کی راگنی سور ہو سور ہو''(ب۔۸۳)

رانگڑ[ہ۔امذ]
انگھڑ۔گجرات اور میوات کے درمیانی علاقہ(ع ل)
ع ''میرا پیر علیؑ مولا ہے ہو رانگڑ کے چوز''(س۔۹۴)

راہبر[ف۔امذ]
راہنما۔صاحبِ اختیار۔حاکم(ف آ)
ع ''کارواں سست راہبر خاموش''(د۔۸۵)

راہِ خدا[ف۔ترکیب]
خدا کے راستے میں(اُر)
ع ''راہِ خدا میں بدر کے اصحاب کی طرح''(ن۔۱۳۹)

راہِ طلب[فع۔ترکیب]
مراد ہے منزل کا راستہ(اُر)
ع ''ہر قدم راہِ طلب میں ناصرؔ''(ب۔۱۱۱)

راہبر و راہِ وفا[فع۔ترکیب]
مراد ہے ہم سفروں اور دوستوں(ف آ)
ع ''اے راہبر و راہِ وفا دیکھ کے چلنا''(د۔۱۰۷)

راہ نما[ف۔صف]
راستہ دکھانے والا(ن ل)
ع ''اے بدرو حنین کے راہ نما اے فاتح خیبر کے مولا''(ن۔۴۳)

راہی[ف۔امث]
مسافر۔راہبرو(ف آ)
ع ''دشتِ دل کو بھی کوئی راہی دے''(د۔۱۰۵)

راہ و رسمِ محبت[فع۔ترکیب]
مراد ہے محبت کی رسم و روایت کی شروعات(اُر)
ع ''راہ و رسمِ محبت چلی آپؐ سے''(ن۔۴۹)

رائیگاں[ف۔صف]
ضائع(ع ل)
ع ''عمر کیوں رائیگاں کرے کوئی''(ب۔۱۴۷)

رُباب[ع۔امذ]
موسیقی کا آلہ(اُر)
ع ''کیا چیز زندہ بند ہے دل کے رباب میں''(د۔۵۴)

رُت[ہ۔امث]
موسم(ع ل)
ع ''پھر جاڑے کی رُت آئی''(ب۔۴۰)

رتجگاہ[ہ۔امذ]
شب بیداری۔رات کو جاگنا(ف آ)
ع "وہ رتجگے وہ شام وسحر خواب ہوگئے"(غ۔۱۸)

رتھ[ہ۔امث]
ایک قسم کی دیسی گاڑی جس کے اوپر برجی سی بنی ہوتی تھی۔(ع ل)
ع "گھوڑوں کی رتھ میں بیٹھ گئے جب بنائی"(ن۔۱۵)

راجپوت[ہ۔امث]
راجپوت۔ہندوستان کی ایک بہادر اور لڑاکا قوم(اُر)
ع "سید ہے تُو راجپوت مَیں"(س۔۹۳)

رچنا[ار۔مص]
شکل وصورت۔مراد ہے رنگ(اُر)
ع "دیکھ کے تیرے دیس کی رچنا"(پ۔۷۰)

رچنا[ار۔مص]
سرایت کرجانا۔شامل ہوجانا(ف آ)
ع "یہ خاموشی تو رگ وپے میں رچ گئی ناصر"(د۔۱۳۲)

رحمت[ع۔امث]
مہربانی۔عنایت(ف آ)
ع "یوں برسیں رحمت کی گھٹائیں"(ن۔۳۴)

رختِ سفر باندھنا[ار۔محاورہ]
سفر کی تیاری کرنا(ع ل)
ع "تُو نے رختِ سفر باندھا تھا"(پ۔۷۴)

رُخِ حوادث[فع۔ترکیب]
مراد ہے صدموں اور مصیبتوں کا زمانہ(ع ل)
ع "رُخِ حوادث پلٹ رہا ہے"(ن۔۶۸)

رخسار[ف۔امذ]
گال(ع ل)
ع "بال چاندی ہوگئے سونا ہوئے رخسار بھی"(ب۔۱۵۶)

ردائے غزل[فع۔ترکیب]
مراد ہے غزل کی وسعت(اُر)
ع "کہاں وہ جلوۂ معنی کہاں ردائے غزل"(ن۔۴۲)

رزمِ خندق وحنین[فع۔ترکیب]
خندق اور حنیں کی لڑائی(اُر)
ع "رزم خندق وحنین کی"(ن۔۸۵)

رزم گاہِ جہاں[ف۔ترکیب]
دنیا کی محفل(اُر)
ع "رزم گاہ جہاں بن گئی جائے امن واماں"(ب۔۸۳)

رَس[ہ۔امذ]
عرق۔جُوس(ع ل)
ع "رَس پی کر اُڑ جا بھونرے"(ب۔۵۲)

رس بھری [ار۔صف]
رس دار۔ مراد ہے نشیلی (ع ل)
ع "ہم نے اس رس بھری کو چوم لیا" (ب۔۱۲۹)

رسمِ کہن [عف۔ترکیب]
پرانی روایت۔ پرانا دستور (ع ل)
ع "ہجر میں آہ و بکا رسمِ کہن ہے لیکن" (د۔۱۰۲)

رسم و راہ [عف۔ترکیب]
دستور۔ مراد ہے میل جول (اُر)
ع "وفا نہیں نہ سہی رسم و راہ کیا کم ہے" (ب۔۶۳)

رسم و راہِ عہدِ کہن [فعف۔ترکیب]
مراد ہے پرانے زمانے کے رسم و رواج (اُر)
ع "اس رسم و راہِ عہدِ کہن کو ترس گئے" (ب۔۱۵۴)

رسن و طوق و دار [فعف۔ترکیب]
مراد ہے سزا دینا (اُر)
ع "چمن میں پھر رسن و طوق و دار کے دن ہیں" (ب۔۱۶۲)

رسوائی [ف۔امث]
بدنامی (اُر)
ع "پُرساں نہ تھا کوئی تو یہ رسوائیاں نہ تھیں" (ب۔۱۹)

رشکِ ارم [فع۔ترکیب]
جنت کے ساتھ مقابلے کے لیے تیار۔ مراد ہے جنت کے برابر (اُر)
ع "خاک رشکِ ارم بن گئی سور ہو سور ہو" (ب۔۸۳)

رشتۂ جاں [ف۔ترکیب]
سانس لینے کا سلسلہ۔ مراد ہے جان سے پیارا (ع ل)
ع "رشتۂ جاں تھا کبھی جس کا خیال" (ب۔۶۹)

رشکِ زندگی [ف۔ترکیب]
وہ زندگی جس پر رشک کیا جائے (اُر)
ع "یہ زندگی رشکِ زندگی ہے" (ن۔۱۳۲)

رشکِ قمر [فع۔ترکیب]
مراد ہے جس پر چاند بھی رشک کرے (اُر)
ع "آغوشِ آمنہ میں وہ رشکِ قمر ہے آج" (ن۔۵۱)

رقاصِ رنگ [عف۔ترکیب]
مراد ہے رنگوں کا ناچنا (اُر)
ع "رقاصِ رنگ ناچتے پھرتے تھے صف بہ صف" (ن۔۱۳)

رقصِ شبنم [عف۔ترکیب]
اُوس کا تھرکنا (اُر)
ع "رقصِ شبنم رہا ہے آنکھ میں" (ب۔۱۲۰)

رقم [ع۔امذ]
تحریر۔ لکھنا (ف آ)
ع "ساری باتیں کریں گے رقم صبر کر" (د۔۲۲)

رکابِ آسماں [عف۔ترکیب]
آسمان کے ساتھ۔ مراد ہے آسماں جیسا بلند (اُر)
ع "ہم رکابِ آسماں تیری فوجِ ترک تاز" (ن۔۱۲۵)

رگِ جاں [ف۔ترکیب]
مراد ہے بہت عزیز۔ پیارا (اُر)
ع "سانس کھینچوں تو رگِ جاں چٹکے" (د۔۵۱)

رگِ عصر [فع۔ترکیب]
مراد ہے زمانہ وقت کی عکاسی (ف آ)
ع "لفظوں میں بولتا ہے رگِ عصر کا لہو" (د۔۵۴)

رگ وپے [ف۔ترکیب]
مراد ہے پورے بدن میں (ف آ)
ع "یہ خاموشی تو رگ وپے میں رچ گئی ناصر" (د۔۱۳۲)

رفتگاں [ف۔اند]
ماضی۔ گزرا ہوا (اُر)
ع "بہت ہوا تو رفتگاں کا دھیان آ گے رہ گیا" (ب۔۸۰)

رفیق [ع۔اند]
دوست۔ ہم دم (ع ل)
ع "تن کے رفیق صحبتِ تن کو ترس گئے" (ب۔۱۵۴)

رَمِ آہو [ف۔ترکیب]
ڈرے ہوا ہرن۔ وحشت زدہ ہرن (اُر)
"رَمِ آہو کو دیکھتے رہنا" (ب۔۱۵۰)

رمق [ع۔اسث]
سانس۔ مراد ہے رونق (اُر)
ع "چمن در چمن وہ رمق اب کہاں" (ب۔۱۲۲)

رَمنا [ہ۔اند]
چراگاہ۔ سبزہ زار (ع ل)
ع "گل زمینوں کے خنک رَمنوں میں" (ب۔۱۳۹)

رمیدہ [ف۔صف]
وحشت زدہ۔ ڈرا ہوا (ع ل)
ع "اے مرے آہوئے رمیدہ کبھی" (ب۔۱۲۳)

رن [ہ۔اند]
لڑائی۔ جنگ (ف آ)
ع "وہ رن پڑا ہے کہیں دوسرے کنارے پر" (د۔۱۳۹)

رَنجِ بے خُمار [ف۔ترکیب]
نہ پینے کا غم (اُر)
ع "اس رنجِ بے خمار کی اب انتہا بھی ہو" (د۔۱۱)

رنجِ سفر [فع۔ترکیب]
سفر کے مصائب (ف آ)
ع "رنجِ سفر کی کوئی نشانی تو پاس ہو" (د۔۱۴۱)

رنجشِ بے سبب[فع۔ترکیب]
بے وجہ کی اداسی۔بغیر کسی سبب کی اداسی (اُر)
ع "رنجشِ بے سبب نے گھیر لیا" (غ۔۱۳)

رنجِ رائیگاں[ف۔ترکیب]
مراد ہے لاحاصل دُکھ (فآ)
ع "پھر وہی دشتِ بے اماں پھر وہی رنجِ رائیگاں" (د۔۱۱۷)

رنجِ غربت[فع۔ترکیب]
مفلسی کا دُکھ (فآ)
ع "رنجِ غربت کے ناز اٹھاتا ہوں" (د۔۱۱۶)

رنج کھائے جانا[ار۔محاورہ]
دکھ ہونا۔غم ہونا (فآ)
ع "تجھے کیا رنج کھائے جاتا ہے" (د۔۱۲۹)

رنج والم[فع۔ترکیب]
دُکھ درد (اُر)
ع "سائے کی طرح مرے ساتھ رہے رنج والم" (ب۔۸۷)

رنجِ ہستی[ف۔ترکیب]
وجود کا دُکھ (فآ)
ع "پھیلتی جاتی ہے ناصر رنجِ ہستی کی ردا" (د۔۱۵۷)

رندانِ خونیں نوا[ف۔ترکیب]
مراد ہے درد اور سسکیوں کی ترجمانی کرنے والے (اُر)
ع "وہ رندانِ خونیں نوا آ گئے" (ن۔۳۳)

رنگترے[ف۔اند]
سنگترے کی ایک قسم (اُر)
ع "ہاتھوں میں رنگترے لیے سر پر صراحیاں" (ن۔۱۳)

رنگِ آسماں[ف۔ترکیب]
مراد ہے حالات (اُر)
ع "یہ رنگِ آسماں دیکھا نہ جائے" (ب۔۵۶)

رنگ جمانا[ار۔محاورہ]
مراد ہے مزہ پیدا کرنا۔رونق بڑھانا (اُر)
ع "اب کے برس وہ رنگ جمادے" (ن۔۳۴)

رنگِ خوں[ف۔ترکیب]
خون کا رنگ (فآ)
ع "یہ رنگِ خوں ہے گلوں پر نکھار اگر ہے بھی" (د۔۱۱۸)

رنگِ شکستنی[ف۔ترکیب]
مراد ہے ختم ہونے والا رنگ۔فانی (ع ل)
ع "ٹھہرا نہ دل میں حُسن کا رنگِ شکستنی" (ن۔۱۵)

رنگِ نشاط[عف۔ترکیب]
خوشی کا رنگ (اُر)
ع "بھولے نہ کوئی حسن کے رنگِ نشاط پر" (غ۔۱۷)

رنگ وبُو [ف۔ترکیب]

رنگ اور خوشبو۔مراد ہے رونق (ف آ)

ع "جلوہ ساماں ہے رنگ وبو ہم سے" (د۔۶۷)

رُو [ہ۔امث]

مراد ہے سلسلہ (اُر)

ع "کٹ گئی پھر مرے خیال کی رُو" (ن۔۲۲)

روا [ف۔صف]

ٹھیک۔جائز (اُر)

ع "ہم اس خودکشی کو روا جانتے ہیں" (ب۔۱۳۳)

روایات [ع۔امث]

روایت کی جمع۔مراد ہے رسم ورواج جو بزرگوں سے چلے آرہے ہو۔(اُر)

ع "ہم اپنی روایات سے کٹ گئے" (ن۔۳۰)

روبرو [ف۔صف]

آمنے سامنے (اُر)

ع "اے مد کے چڑھتے ہوئے دھارے! میں تجھے دیکھ رہا ہوں......روبرو!" (ن۔۱۰۲)

رُوپ [ہ۔اند]

صورت۔شکل (ع ل)

ع "رَس کہیں رُوپ کہیں رنگ کہیں" (ب۔۱۱۹)

رُوٹھ جانا [ار۔محاورہ]

ناراض ہوجانا (اُر)

ع "کیا تو سچ مچ رُوٹھ گیا ہے" (د۔۸۹)

روحِ خیال وجانِ مضمون [ع۔ترکیب]

مراد ہے خیال کی رنگینی اور نزاکت اور مضمون کی خوب صورتی (اُر)

ع "وہ روحِ خیال وجانِ مضمون" (ب۔۲۱)

رُوداد [ف۔امث]

ماجرا۔احوال (اُر)

ع "کیسے کہوں رُوداد سفر کی" (پ۔۱۰۱)

رودادِ سفر [فع۔ترکیب]

سفر کا احوال (ف آ)

ع "رودادِ سفر نہ چھیڑنا ناصرؔ" (ب۔۴۸)

روزِ جزا [فع۔ترکیب]

مراد ہے قیامت کا دن (ف آ)

ع "گری ہے یا روزِ جزا" (ب۔۳۰)

روزِ حساب [فع۔ترکیب]

مراد ہے قیامت (ع ل)

ع "عدو کا روزِ حساب آیا" (ن۔۶۸)

روزن [ف۔اند]

روشندان (اُر)

ع "کبھی روزن سے اتر آتی ہے" (ن۔۳۶)

روزنِ در [ف۔ترکیب]
کھڑکی۔دریچہ (ف آ)
ع "پہلے اک روزنِ در توڑا تھا" (د۔۴۳)

روزنِ زنداں [ف۔ترکیب]
قید خانے کا روشن دان (اُر)
ع "یہ شور روزنِ زنداں سے صاف سنتا ہوں" (ب۔۱۶۲)

روز و شب [ف۔ترکیب]
دن اور رات (ع ل)
ع "یاد آتا ہے روز و شب کوئی" (ب۔۷۰)

روش [ف۔اسث]
باغ کی پٹری۔مراد ہے ہر راستے پہ (ف آ)
ع "ہر ایک روش پہ گُل کھلائے" (ب۔۲۱)

روشنیِ دیدہ و دل [عف۔ترکیب]
آنکھ اور دل کی روشنی (اُر)
ع "اے روشنیِ دیدہ و دل اب نظر بھی آ" (د۔۳۹)

روشنیِ قلب و نظر [فع۔ترکیب]
دل و نظر کی روشنی (ف آ)
ع "یوں تو تم روشنیِ قلب و نظر ہو لیکن" (د۔۱۰۲)

روکھی سوکھی [ار۔صف]
مراد ہے گزارہ کرنا (اُر)
ع "روکھی سوکھی جو مل جائے شکر کرو تو بہتر ہے" (د۔۱۷)

روگ [ار۔امذ]
بیماری۔مراد ہے مصیبت (ف آ)
ع "یہ کیا حال بنالائے یہ کیسا روگ لگالائے" (ن۔۱۴۴)

روگ لگالینا [ار۔محاورہ]
کوئی پسندیدہ امر اختیار کرنا (ف آ)
ع "یہ کیا روگ لگا رکھا ہے" (د۔۹۵)

رونقِ کاشانۂ گل [عف۔ترکیب]
مراد ہے گلشن کی چمک دمک (اُر)
ع "ہم سے تھی رونقِ کاشانۂ گل" (ب۔۱۱۸)

رونقِ محفل [ع۔ترکیب]
محفل کی رونق۔محفل کی خوب صورتی (اُر)
ع "محفل ہو کوئی رونقِ محفل تو وہی ہے" (غ۔۶)

رونقیں [ع۔اسث]
چمک دمک۔مراد ہے خوب صورتی (اُر)
ع "رونقیں تھیں جہاں میں کیا کیا کچھ" (ب۔۲۷)

ریت [ہ۔اسث]
رسم و رواج (ع ل)
ع "پیار کی ریت نرالی ہے" (ب۔۵۲)

ریشہ ریشہ[ف۔اسم]
نس نس۔ مراد ہے پھلوں کے تار (ع ل)
ع ''ریشہ ریشہ رس کا بھرا تھا'' (پ۔۱۱۲)

ریگِ رواں[ف۔صف]
وہ ریت جو چمکتی ہوئی نظر آتی ہے جس پر پانی کا گماں ہوتا ہے۔ سراب (اُر)
ع ''ریگِ رواں کی نرم تہوں کو چھیڑتی ہے جب کوئی ہوا'' (ب۔۶۷)

رین[ہ۔اسث]
رات (ع ل)
ع ''رین اندھیری ہے اور کنارا دُور'' (ب۔۱۶۴)

رین اندھیری[ہ۔صف]
اندھیری رات (اُر)
ع ''رین اندھیری ہے اور کنارہ دور'' (د۔۳۵)

رین بسیرا[ہ۔اسم]
رات گزارنا (اُر)
ع ''تو کے ہی میں رَین بسیرا'' (پ۔۹۰)

رین پون[ہ۔صف]
رات کی ہوا (ع ل)
ع ''اور رین پون لہراتی ہے'' (ن۔۹۸)

رہِ جستجو[ف۔ترکیب]
مراد ہے خواہش کی منزل کا راستہ (اُر)
ع ''رہِ جستجو مختصر ہو گئی'' (ن۔۲۶)

رہِ جنون[فع۔ترکیب]
پاگل پن کے راستے میں۔ مراد ہے دل کے سودا کے راستے میں (اُر)
ع ''رہِ جنون میں خرد کا حوالہ کیا کرتا'' (غ۔۱۲)

رہِ حیات[فع۔ترکیب]
زندگی کے راستے (اُر)
ع ''رہِ حیات میں کچھ مرحلے تو دیکھ لیے'' (ب۔۸۸

رہروِ آبلہ پا[ف۔ترکیب]
مراد ہے وہ مسافر یا راہرو جس کے پاؤں میں چھالے پڑ گئے ہوں (ع ل)
ع ''رہروِ آبلہ پا غور سے سُن'' (ب۔۱۰۹)

رہزن[ف۔صف]
لوٹنے والا۔ چھیننے والا (اُر)
ع ''رہزن کا خوف بھی نہ رہے در کھلا بھی ہو'' (د۔۱۱)

رہ و رسم[ف۔ترکیب]
مراد ہے طور طریقے۔ روایات (اُر)
ع ''رہ و رسم اجداد سے کٹ گئے'' (ن۔۳۰)

رہِ وفا[فع۔ترکیب]
وفا کے راستے (ع ل)
ع ''رہِ وفا کا شہید ہے تو'' (ن۔۱۳۲)

راحت[فع۔اسث]
سکون مراد ہے خوشی (ع ل)
ع ''ملتی ہے زندگی میں یہ راحت کبھی کبھی'' (ن۔۱۳۲)

ز

زاغ وزغن [ف۔ترکیب]
کوا اور چیل (اُر)
ع ''زاغ وزغن کی چیخوں سے'' (ب۔۲۹)

زائر [ع۔صف]
زیارت کرنے والا (ع ل)
ع ''اس در کے زائروں کو نہیں خوف رہزنی'' (ن۔۱۷)

زبانِ تیر [ف۔ترکیب]
تیز جیسی زُبان۔مراد ہے تیز وطرار زبان (ف آ)
ع ''زبانِ تر چلی ایک بے زباں کے لیے'' (۔)

زبانِ قلم [فع۔ترکیب]
قلم کی نوک (ع ل)
ع ''لہولہو ہے زبانِ قلم بیان کے لیے'' (ن۔۵۳)

زخمِ دل کشاہی [فعف۔ترکیب]
دل روشن کرنے والا درد۔مراد ہے شعور وآ گاہی (ف آ)
ع ''مجھ کو ایک زخمِ دل کشاہی دے'' (د۔۱۰۵)

زخمِ وفا [فع۔ترکیب]
وفا کے زخم مراد ہے کھائی ہوئی چوٹ (ع ل)
ع ''نہ کر خیال تلافی کہ میرا زخمِ وفا'' (ب۔۱۰۰)

زد [ف۔اند]
ضرب۔مراد ہے نشانہ (ع ل)
ع ''وہ زد میں ہیں حسین کی'' (ن۔۸۵)

زد میں آنا [ار۔محاورہ]
مراد ہے سامنے آنا (ف آ)
ع ''جو تیری زد میں آیا تو نے نہ اس کو چھوڑا'' (ن۔۷۳)

زرد [ع۔صف]
پیلا۔مراد ہے ڈرا ہوا (اُر)
ع ''عدو کا رنگ زرد ہے'' (ن۔۸٦)

زردرُو [ف۔صف]
پیلا۔مراد ہے کمزور
ع ''زردرُو ہیں ورق خیالوں کے'' (د۔۱۰٦)

زرِ گُل [ف۔ترکیب]
پھولوں کا سونا۔مراد ہے پھولوں کی زردی (اُر)
ع ''زرِ گُل بچھانے لگی خاک پر'' (ن۔۲۵)

زرِ نابِ وفا[فع۔ترکیب]
مراد ہے وفا کے خالص سونے میں (ف آ)
ع ''ذرّے ہیں ہوس کے بھی زرِ نابِ وفا میں'' (د۔۵۰)

زوال[ع۔اسم]
تنزل۔مراد ہے نقصان (اُر)
ع ''یہ دور ہے بہائے ہنر کے زوال کا'' (ب۔۱۶۸)

زلفِ شب[ف۔ترکیب]
مراد ہے کالی زلفیں (ع ل)
ع ''زلفِ شب رنگ کے صد راہوں میں'' (ب۔۱۱۹)

زمزمہ پیرا[ف۔صف]
راگ الاپنے والا۔نغمہ گانے والا (ع ل)
ع ''عشق جب زمزمہ پیرا ہوگا'' (ب۔۱۳۸)

زمزمہ ریز[ف۔صف]
نغمے الاپنا۔گیت گانا (ع ل)
ع ''زمزمہ ریز ہوئے اہلِ چمن'' (ب۔۱۱۷)

زمینِ شہرِ وفا[فع۔ترکیب]
مراد ہے ماحول (ف آ)
ع ''ہم سے پہلے زمینِ شہرِ وفا'' (د۔۵۲)

زمینِ کہن[ف۔ترکیب]
پرانی زمین (اُر)
ع ''زمین کہن پر گرا آسماں'' (ن۔۲۷)

زمین نگلنا[ار۔محاورہ]
مراد ہے کہاں گیا؟ (ف آ)
ع ''زمیں نگل گئی انھیں کہ آسمان کھا گیا'' (د۔۱۱۱)

زندانِ[ف۔اسم]
قید خانہ۔جیل خانہ (اُر)
ع ''آگ زنداں میں لگا دی ہم نے'' (د۔۴۳)

زنجیرِ در[ف۔ترکیب]
دروازے کی کنڈی (اُر)
ع ''لپٹ کر سو رہو زنجیرِ در سے'' (ب۔۱۶۳)

زندگی کا حاصل[ار۔ترکیب]
وہ مقصد جس کے پیچھے پوری زندگی لگائی جائے (ف آ)
ع ''وہ چند روز میری زندگی کا حاصل تھے'' (د۔۱۲۷)

زُود رنج[ف۔صف]
جلد رنجیدہ ہونے والا۔بہت زیادہ حساس (ف آ)
ع ''وہ زُود رنج سہی پھر بھی یار اپنا ہے'' (د۔۲۶)

زیارت[ع۔امث]
مقدس و متبرک جگہ(ع ل)
ع "جاتے ہیں اب بھی اس کی زیارت کو قافلے"(ن۔۱۷)

زیاں[ار۔امذ]
نقصان۔خسارہ(اُر)
ع "ہوتے ہیں محبت میں زیاں اور طرح کے"(غ۔۱۶)

زیبِ تن[ف۔ترکیب]
پہنے ہوئے(ع ل)
ع "بیٹھے تھے زیبِ تن کیے ملبوسِ درشتی"(ن۔۱۳)

زیبِ داستاں[ف۔ترکیب]
کہانی کی خوب صورتی(اُر)
ع "ورق اک اور بھی ہے زیبِ داستاں کے لیے"(ن۔۵۴)

زیرِ پائے شامِ فراق[فع۔ترکیب]
مراد ہے جدائی کے شام کی ابتدا(اُر)
ع "بجھی ہے آگ سی کیا زیرِ پائے شامِ فراق"(د۔۶۰)

زیرِ لب[ف۔ترکیب]
ہونٹوں کے نیچے۔مراد ہے بولنا(اُر)
ع "مگر پھول کھلتے رہے زیرِ لب"(ن۔۳۰)

زیروزبر ہونا[ار۔محاورہ]
ختم ہو جانا(اُر)
ع "ہوئیں ساری اقدار زیروزبر"(ن۔۳۰)

زیست[ف۔امث]
حیات۔زندگی(ع ل)
ع "موت اور زیست کے اسرار و رموز"(ب۔۱۰۹)

زینہ[ف۔امذ]
سیڑھی(اُر)
ع "بوٹا بوٹا نور کا زینہ"(پ۔۱۱۲)

س

ساجن بن جی نہ لگنا[ہ۔جملہ]
معشوق کے بغیر دل نہ لگنا(ع ل)
ع "ساجن بن جی نہ لگے برھن گاوے جوگ"(س۔۶۰)

ساحل[ع۔امذ]
سمندر یا دریا کا کنارہ(ف آ)
ع "تُو ساحل مری کشتی کا"(ن۔۹۱)

سادھو[ہ۔صف]

فقیر۔جوگی(اُر)

ع "سانجھ بھئے اک ڈھیر پہ اندھا سادھو روئے" (س۔۷۹)

ساربان[ف۔اند]

اونٹ رکھنے یا اونٹ کے ذریعے روزی کمانے والے(ف آ)

ع "وہی ایک پل محلِ شوق کا ساربان ہے" (د۔۸۲)

ساربان[ف۔اند]

اونٹ پالنے والے اور اونٹ پر سواری کرنے والے ۔مراد ہے مسافر(اُر)

ع "سار بانوں کی صدا پھر آئی" (ب۔۱۴۶)

سارنگی[ہ۔اسٹ]

ایک قسم کا ساز جس میں تانت کے تار لگے ہوتے ہیں اور اسے گھوڑے کے بالوں کے گز سے بجایا جاتا ہے۔(اُر)

ع "سارنگیاں سی بجتی تھیں جب کھولتے تھے پر" (ن۔۱۲)

سازگار[ف۔صف]

کام بنانے والا(ف آ)

ع "بدل رہی ہے ہوا سازگار اگر ہے بھی" (د۔۱۱۸)

سازِ ہستی[ف۔ترکیب]

وجود کا نغمہ۔مراد وجود کا احساس(اُر)

ع "سازِ ہستی کی صدا غور سے سن" (ب۔۱۰۸)

ساعتِ ایجاب وقبول[ع۔ترکیب]

مراد ہے دعائیں قبول ہونے کی گھڑی(اُر)

ع "ہے یہی ساعتِ ایجاب وقبول" (ب۔۱۱۰)

ساغر[ف۔اند]

جام۔شراب کا پیالہ(اُر)

ع "آنکھیں تھیں کہ وہ چھلکتے ساغر" (ب۔۲۱)

ساگر[س۔اند]

سمندر۔بحر(اُر)

ع "ساگر سا شور مچاتے ہیں" (ن۔۹۸)

ساکنانِ خطہ لاہور[ع۔ترکیب]

مراد ہے لاہور کے رہنے والے(اُر)

ع "اے ساکنان خطہ لاہور دیکھنا" (ن۔۱۷)

سانچ[ار۔اند]

سچ(ع ل)

ع "سانچ کے آگے جھوٹ نہ ٹھہرے نہیں ہے سانچ کو آنچ" (س۔۹۴)

سانچا[ار۔صف]

قالب(ف آ)

ع "یہ بھٹی ہے بھٹی میں شیشہ پگھلتا ہے اور سانچوں میں گرتا رہتا ہے" (س۔۹۸)

سانجھ سویرے[ہ۔صف]
صبح سویرے(اُر)
ع "اسی کنویں پر سانجھ سویرے کھیلنے آتے" (س۔۴۴)

سانحہ[ع۔امذ]
حادثہ۔صدمہ پہنچنے والا واقعہ(اُر)
ع "یہ سانحہ بھی محبت میں بارہا گزرا" (ب۔۸۸)

سانولا مکھڑا[اُر۔صف]
سیاہی مائل رنگت کا چہرہ(اُر)
ع "سانولا مکھڑا لو دیتا تھا" (پ۔۴۷)

ساون[ہ۔امذ]
بکرمی سمت کا چوتھا مہینہ جو برسات میں آتا ہے۔(ع ل)
ع "آئیں ساون کی اندھیری راتیں" (ب۔۷۲)

ساون رت[ہ۔صف]
بارش کا موسم(اُر)
ع "پھر ساون رُت کی پون چلی تم یاد آئے" (د۔۱۵)

سایۂ آسا[ف۔صف]
امید کا سایہ۔مراد ہے امید کا آسرا(اُر)
ع "سایۂ آسا خاک جوئی کب تلک" (غ۔۵)

سایۂ دیوار[ف۔ترکیب]
مراد ہے آسانیاں(اُر)
ع "جم گیا دیوار بن کر سایۂ دیوار بھی" (ب۔۱۵۶)

سایۂ زلف بتاں[ف۔ترکیب]
مراد ہے خوباں کی ہمراہی(ف آ)
ع "سایۂ زلفِ بتاں میں ناصرؔ" (ب۔۵۳)

سایۂ سرو و سمن[ف۔ترکیب]
چنبیلی اور سرو کی چھاؤں۔مراد ہے سازگار ماحول(ف آ)
ع "یہ باغ سایۂ سرو و سمن کو ترسے گا" (د۔۱۴۸)

سایۂ شب ہائے تار[ف۔ترکیب]
تاریکی کا پہرہ۔مراد ہے خراب ناساعد حالات(ف آ)
ع "سروں پہ سایۂ شب ہائے تار اگر ہے بھی" (د۔۱۱۸)

سایۂ گیسو[ف۔ترکیب]
زلفوں کا سایہ(اُر)
ع "عکسِ گل سایۂ گیسو نکلا" (ب۔۷۳)

سایۂ محمود[فع۔ترکیب]
مراد ہے حضرت محمدؐ کی شفقت(ع ل)
ع "کرتی تھی ان کے سایۂ محمود میں قیام" (ن۔۱۶)

سائیں[ہ۔اسم صوت]
ہوا چلنے کی آواز۔ مراد ہے فریاد(اُر)
ع ''شہر کیوں سائیں سائیں کرتا ہے''(ب۔۱۲۱)

سبب[ع۔اند]
وجہ۔ باعث(ع ل)
ع ''دل کے بجھنے کا سبب یاد نہیں''(ب۔۶۹)

سببِ نمو[ع۔ترکیب]
مراد ہے پھلنے پھولنے کی وجہ۔ ترقی کرنے کا راز(ف آ)
ع ''مگر اس دیار کی خاک میں سببِ نمو کوئی اور ہے''(د۔۱۳۶)

سبزۂ خودرو[ف۔ترکیب]
خود بخود اگا ہوا سبزا۔ مراد ہے خیالات(ع ل)
ع ''لے اُڑی سبزۂ خودرو کی مہک''(ب۔۷۲)

سبک چال[ف۔صف]
مراد ہے چست رفتار(ع ل)
ع ''سبک چال نخریلے گھوڑے کڑیل نیزہ باز''(ن۔۶۶)

سُبک سیر[ف۔صف]
تیز رفتار(ع ل)
ع ''استادہ اصطبل میں سبک سیر گھوڑیاں''(ن۔۱۲)

سب نرناری میلن دیکھیں[ہ۔جملہ]
سب مرد لڑکیوں کو دیکھیں(اُر)
ع ''سب نرناری میلن دیکھیں میں دیکھوں آکاس''(س۔۵۶)

سُبو[ف۔اند]
شراب کا پیالہ(ف آ)
ع ''سایہ ہے میرا ہم سُبو چاند ہے میرا ہم سخن''(د۔۱۱۷)

سجا جمانا[ار۔محاورہ]
محفل جمانا۔ محفل منعقد کرنا(اُر)
ع ''آؤ گھاس پہ سجا جمائیں''(د۔۸۸)

سپاہِ چین[فع۔ترکیب]
چین کی سپاہی۔ چین کی فوج(اُر)
ع ''سپاہِ چین کے آگے ہمالہ کیا کرتا''(غ۔۱۲)

سپرد[ف۔صف]
حوالے کرنا(اُر)
ع ''پھر انجام کار ہم نے اپنے آپ کو سپرد کرنے ہی میں عافیت جانی''(ن۔۱۱۷)

سپنا[ہ۔اند]
خوب صورت خواب(اُر)
ع ''جیسے سپنا کوئی اداس اداس''(ب۔۱۰۴)

سپنا دیکھنا[ار۔محاورہ]
خوب صورت خواب دیکھنا(اُر)
ع ''میں اک سپنا دیکھ رہا تھا''(پ۔۴۷)

سپنن[ہ۔اند]
مراد ہے سپنے۔حسین خواب(اُر)
ع ''سے دکھاوے میٹھے سپنن''(س۔۵۷)

ستارۂ شام[ف۔ترکیب]
شام کا ستارہ۔مراد ہے، بہت کم وقت کے لیے(فآ)
ع ''ستارۂ شام بن کے آیا برنگِ خوابِ سحر گیا وہ''(د۔۱۴۴)

ستارہ و ہلال[فع۔ترکیب]
تارے اور چاند(اُر)
ع ''تیرے ستارہ و ہلال عظمت و امن کا نشاں''(ن۔۱۳۶)

ستم[ف۔امث]
ظلم۔جبر(فآ)
ع ''اب تو سو جاؤ ستم کے مارو''(ب۔۱۵۳)

ستمگروں[ف۔اند]
ستم کرنے والوں(فآ)
ع ''مِرا تو خوں ہو گیا ہے پانی ستمگروں کی پلک نہ بھیگی''(د۔۱۴۵)

ستم نا روا[ف۔ترکیب]
مراد ہے ناحق ظلم و ستم کرنا۔(فآ)
ع ''ستم نا روا تجھی سے ہوا''(د۔۵۳)

ستواں سونٹھ[ہ۔صف]
پتلی سونٹھ۔نازک سونٹھ(اُر)
ع ''زیرہ مہر چیں ستواں سونٹھ''(س۔۴۰)

سجیلے مکیں[ار۔ف۔صف]
رہنے والے خوب صورت لوگ(اُر)
ع ''سجیلے مکاں اور سجیلے مکیں''(ن۔۳۱)

سخن ساز[ف۔صف]
مراد ہے شاعر ادیب(اُر)
ع ''سخن ساز عرضِ سخن کیا کرے''(ن۔۳۰)

سُخن کدہ[ف۔صف]
مراد ہے شعر و ادب کی محفلیں(فآ)
ع ''سخن کدہ مری طرزِ سخن کو ترسے گا''(د۔۱۴۷)

سدا[ہ۔متعلق بہ فعل]
ہمیشہ(اُر)
ع ''دنیا تو سدا رہے گی ناصرؔ''(ب۔۷۵)

سُدھ بُدھ [ہ۔صف]
سدھ بدھ۔ مراد ہے صحیح غلط کی پہچان (اُر)
ع ''سُدھ بُدھ ہے مجھے دُھوپ کی نا میں جانوں چھاؤں'' (س۔۷۹)

سراب [ہ۔اندواسث]
ریتلی زمین کی وہ چمک جس پر سورج کی چمک سے پانی کا دھوکا ہوتا ہے (ف آ)
ع ''سفینے چلنے لگے یاد کے سرابوں میں'' (د۔۱۳۳)

سُراغ [ت۔اند]
کھوج۔ نشان (ع ل)
ع ''دیتے ہیں سُراغ فصیلِ گُل کا'' (ب۔۴۷)

سُراغ نشان [عف۔ترکیب]
مراد ہے منزل کی نشانی (اُر)
ع ''یہ اور بات سُراغ نشان پانہ لگے'' (ب۔۱۶۰)

سرائے دہر [ف۔ترکیب]
فنا ہونے والی دنیا (ع ل)
ع ''پھر وہی عبرت سرائے دہر ہے'' (ب۔۱۳۶)

سرِ ایوانِ طرب [فع۔ترکیب]
مراد ہے خوشی کی محفل میں (اُر)
ع ''سرِ ایوانِ طرب نغمہ سرا تھا کوئی'' (ب۔۷۸)

سرِ بازار [ف۔ترکیب]
مراد دنیا کے سامنے۔ سب کے سامنے (ف آ)
ع ''صبح ہوتے ہی وہ رُسوا سرِ بازار ہوئے'' (ن۔۷۵)

سرِ برگِ نے [ف۔ترکیب]
مراد ہے بانسری بننے والی شاخ (ع ل)
ع ''نیا چاند اترا سرِ برگِ نے'' (ن۔۳۱)

سَر بکف [فع۔صف]
سر پر کفن باندھے ہوئے (اُر)
ع ''وادیوں میں گھاٹیوں میں سربکف'' (ن۔۱۲۳)

سر پہ لینا [ار۔محاورہ]
ذمہ داری لینا۔ ذمہ داری قبول کرنا (اُر)
ع ''بارِ امانت سر پہ لیا تھا'' (پ۔۴۴)

سر پھوڑنا [ار۔محاورہ]
مراد ہے ماتم کرنا (ف آ)
ع ''دروازے سر پھوڑ رہے ہیں'' (د۔۷۶)

سر پیٹنا [ار۔محاورہ]
ماتم کرنا (ف آ)
ع ''پیتاں روتی ہیں سر پیٹتی ہیں'' (د۔۴۱)

سُرتی رُوپ[ہ۔صف]
مراد ہے سرتی دیوی کا روپ دھیان میں رکھ کر گانا جس کو موسیقی کی اصطلاح میں خیال کہتے ہیں۔(اُر)
ع "سُرتی رُوپ کو من میں بٹھا کے موہن گیت سُنا" (س۔۹۰)

سُرج مکھی[ار۔امث]
ایک قسم کا زرد رنگ پھول جو سورج کے ساتھ اپنا رخ موڑتا ہے۔ (ع ل)
ع "سُرج مکھی کا پھول کھلا تھا" (پ۔۹۴)

سر جھکانا[ار۔محاورہ]
سر تسلیم خم کرنا۔مراد ہے تیار ہونا (اُر)
ع "کھڑی ہے در پہ مرے سر جھکائے شام فراق" (د۔۶۰)

سرِ حقیقت[فع۔ترکیب]
مراد ہے حقیقت تک پہنچنا (ف آ)
ع "سرِ حقیقت ہو گئے آساں" (ن۔۱۰۱)

سرِ خیمہ[ف۔ترکیب]
خیمے کے اُوپر (ع ل)
ع "بیٹھا تھا سرِ خیمہ کبوتر کوئی" (ن۔۵۸)

سرخرو[ف۔صف]
کامیاب۔فخر کرنے والا (اُر)
ع "انہی کے دم سے آج پھر مرا قلم ہے سرخرو" (ن۔۸۴)

سُرخیِ افسانۂ گُل [ف۔ترکیب]
مراد ہے پھولوں کی کہانی کا عنوان (اُر)
ع "ہم ہیں اب سُرخیِ افسانۂ گُل" (ب۔۱۱۸)

سَرسَر[ہ۔امث]
اسم صوت۔تیز چلتی ہوئی چیز کی آواز (ع ل)
ع "یہ پردے سَرسَر کرتے ہیں" (ن۔۹۸)

سرسری[ف۔امث]
مراد ہے سطحی (ف آ)
ع "ترا ہر کمال ہے ظاہری ترا ہر خیال ہے سرسری" (د۔۴۶)

سرِ راہ[ف۔ترکیب]
راہ میں۔راستے میں (ع ل)
ع "ٹھہر گئے ہیں سرِ راہ خاک اڑانے کو" (ب۔۸۷)

سر سنگ سے ٹیکنا[ار۔محاورہ]
پتھر سے سر کو مارنا۔مراد ہے اپنے آپ کو ختم کرنا (اُر)
ع "کیوں ٹیکتا ہے سر سنگ سے جی جلا ڈھنگ سے" (د۔۴۲)

سرِ شاخ شعاعِ خورشید[فعف۔ترکیب]
مراد ہے پھولوں کی شاخوں پر سورج کی کرنوں کا پڑنا (اُر)
ع "پھر سرِ شاخ شعاعِ خورشید" (ب۔۱۴۰)

سرشاری[ف۔اسث]
خوشی(اُر)
ع "اوّلیں قُرب کی سرشاری میں"(ب۔۶۸)

سرِشام[ف۔ترکیب]
مراد ہے شام ہوتے ہی(ع ل)
ع "پھر سرِشام کوئی شعلہ نوا"(ب۔۱۱۸)

سرِصبح[فع۔ترکیب]
صبح سویرے(اُر)
ع "پھر سرِ صُبح وہ قصہ چھیڑا"(د۔۴۳)

سرفرازی[ف۔صف]
عالی مرتبہ۔کامیابی(ع ل)
ع "یاروں کو نصیب سرفرازی"(ب۔۱۱۲)

سر کھپانا[ار۔محاورہ]
عبث کوشش کرنا۔فضول کوشش کرنا۔(ف آ)
ع "سرنہ کھپاے جز بس مجھ کو مرادل ہے بس"(د۔۷۷)

سرگرم دُعا[فع۔ترکیب]
مراد ہے دُعا کے لیے پرجوش(ف آ)
ع "خوں بھی سرگرم دُعا ہے دِل میں"(د۔۱۱۹)

سرمستیِ انتظار[فع۔ترکیب]
خمار کا انتظار(ع ل)
ع "سرمستیِ انتظار کچھ دیر"(ب۔۷۴)

سرِمقتل[فع۔ترکیب]
قتل گاہ۔جہاں پر پھانسی دی جائے۔(ف آ)
ع "سرِ مقتل بھی صدا دی ہم نے"(د۔۴۳)

سرِ میخانۂ گُل[ف۔ترکیب]
مراد ہے گلزار میں(ع ل)
ع "چاند نکلا سرِ میخانۂ گُل"(ب۔۱۱۷)

سرنگوں[ف۔صف]
خمیدہ سر۔اوندھا(ع ل)
ع "فاختہ سرنگوں ببولوں میں"(ب۔۱۵۵)

سرو[ف۔اسذ]
ایک مشہور درخت جو سیدھا مخروطی شکل کا ہوتا ہے۔(ع ل)
ع "سرو اک شوخ جواں تھا پہلے"(ب۔۱۴۴)

سرمئی دیس[ف۔ار۔ترکیب مستعمل نہیں]
مراد ہے خوب صورت وطن۔پیارا ملک(ع ل)
ع "سرمئی دیس کے سپنے لے کر"(ب۔۱۴۶)

سریر[س۔اند]
شریر۔بدن۔جسم(اُر)
ع"ایسی ٹکر پلٹ کے ماروں جان رہے نہ سریر"(س۔۵۴)

سُست[ف۔صف]
کاہل۔نڈھال(ف آ)
ع"کارواں سُست راہبر خاموش"(د۔۸۵)

سعیِ تجدید دوستی[ع۔ترکیب]
مراد ہے پرانے تعلقات بحال کرنے کی کوشش(ف آ)
ع"سعیِ تجدید دوستی ناصرؔ"(د۔۵۳)

سفرِ خامہ[عف۔ترکیب]
مراد ہے قلم کی رفتار(اُر)
ع"سفرِ خامہ طے ہوا ناصرؔ"(غ۔۳)

سفرِ منزلِ شب[عف۔ترکیب]
مراد ہے زندگی کا سفر(اُر)
ع"سفرِ منزلِ شب یاد نہیں"(ب۔۶۸)

سفینہ[ع۔اند]
کشتی(ع ل)
ع"غرض یہ ہے کہ سفینہ کنارے جانہ لگے"(ب۔۱۶۰)

سفینۂ دل[عف۔ترکیب]
دل کی کشتی مراد ہے دل(اُر)
ع"یہ آج کون سے طوفاں میں ہے سفینۂ دل"(ب۔۱۶۳)

سکل[ع۔امث]
مراد ہے شکل۔صورت(اُر)
ع"اتنے دنوں ماں سکل دکھائی"(س۔۸۲)

سکہ پڑنا[اُر۔محاورہ]
مراد ہے رعب داب قائم ہونا(اُر)
ع"تیری جانبازی کا سکہ دنیا نے اب مان لیا ہے"(ن۔۶۵)

سکوتِ اہلِ سخن[عف۔ترکیب]
بولنے پر قدرت رکھنے والوں کی خاموشی۔مراد ہے سب کچھ جاننے کے باوجود خاموش رہنے والا(ع ل)
ع"سکوتِ اہلِ سخن بھی ہے ایک طرزِ سخن"(ن۔۵۵)

سکوتِ اہلِ نظر[ع۔ترکیب]
اہلِ نظر والوں کی خاموشی(اُر)
ع"سکوتِ اہلِ نظر ہے بجائے خود آواز"(ب۔۹۲)

سکوتِ تشنگیِ درد[عف۔ترکیب]
مراد ہے درد کے مارے ہوئے کی خاموشی(اُر)
ع"ہاں اے سکوتِ تشنگیِ درد کچھ تو بولو"(ب۔۱۵۴)

سکوتِ شامِ غم [عفع۔ترکیب]
غم کی شام کی خاموشی (اُر)
ع "اے سکوتِ شامِ غم یہ کیا ہوا" (د۔۴۵)

سکونِ دل [عف۔ترکیب]
دل کا قرار۔دل کا اطمینان (اُر)
ع "سکونِ دل کی انہی سے امید ہے ناصر" (ن۔۴۸)

سُکھ [ار۔اند]
آرام۔سکون (ف آ)
ع "سُکھ دے کر دکھ مول لیا ہے" (د۔۸۹)

سُکھ پال [ار۔است]
پالکی۔ڈولی (ع ل)
ع "مری چاندی کی سُکھ پال" (س۔۵۷)

سکھی [ہ۔است]
سہیلی (ع ل)
ع "بارہ سکھیوں کا اک جُھرمٹ" (پ۔۹۳)

سلسلۂ تاکِ طرب [عفع۔ترکیب]
مراد ہے خوشی کا منتظر (اُر)
ع "دُور تک سلسلۂ تاکِ طرب ہے کوئی" (ب۔۹۹)

سلطنت [ع۔است]
ملک۔جائیداد (ف آ)
ع "یہی شعر میں مری سلطنت اسی فن میں ہے مجھے عافیت" (د۔۴۷)

سلوٹ [ہ۔است]
بل۔شکن (ع ل)
ع "نرم سلوٹ کے خنک گوشوں میں" (ن۔۳۶)

سُم [ف۔اند]
کُھر۔گھوڑے اور گدھے کا پاؤں (ع ل)
ع "میرے سُموں کی گھنی گرج سے پھٹ جاوے دھرتی کی کھال" (س۔۵۴)

سما جانا [ار۔محاورہ]
ٹھہر جانا۔پڑاؤ ڈالنا (ف آ)
ع "وہ لہر کس طرف گئی یہ میں کہاں سما گیا" (د۔۱۱۱)

سماں [ہ۔اند]
حالت۔منظر (ع ل)
ع "کھلی جو آنکھ تو کچھ اور ہی سماں دیکھا" (ب۔۸۸)

سَمَسَرن [س۔صف]
رونق۔چمک دمک (اُر)
ع "اداس تاروں کی سَمَسَرن کو جگاؤ حسنیٰ" (س۔۸۵)

سمن[ف۔اسٹ]
چنبیلی۔یاسمین(ع ل)
ع ''کیا ادھر سے وہ سمن بو نکلا''(ب۔۷۲)

سمن بُو[ف۔صف]
چنبیلی کی خوشبو(ع ل)
ع ''وہ سمن بُو چمن آرا ہوگا''(ب۔۱۳۹)

سمن زاروں[ف۔صف]
چنبیلی کے باغ(اُر)
ع ''اس سے تو آگ ہی لگ جائے سمن زاروں کو''(غ۔۴)

سمے[ہ۔اند]
وقت۔لمحہ(اُر)
ع ''لوٹ آئے وہی سمے پرانے''(ب۔۱۳۲)

سنّاٹا[ار۔اند]
خاموشی(ع ل)
ع ''سنّاٹوں میں سنتے ہیں''(ب۔۴۰)

سُندربن[ار۔صف]
خوب صورت جنگل(اُر)
ع ''تُو سندربن مرے گیتوں کا''(ن۔۹۱)

سنسان[ہ۔صف]
ویران۔مراد ہے بے رونق(ف آ)
ع ''وہ گھر سنسان جنگل ہوگئے ہیں''(ب۔۳۴)

سنسان سماں[ہ۔صف]
مراد ہے ویران منظر(اُر)
ع ''کیسا سنسان سما تھا پہلے''(ب۔۱۴۵)

سنکھ[س۔اند]
نرسنگا۔ناقوس۔سینگ سے بنا ہوا آلہ موسیقی(ف آ)
ع ''مردنگ ڈھول تان پُر اسنک سنکھی''(ن۔۱۴)

سنگ[ف۔اند]
ساتھ(ع ل)
ع ''اک صدا سنگ میں تڑپی ہوگی''(ب۔۱۴۰)

سنگریزہ[ف۔اند]
کنکر۔بجری(ع ل)
ع ''سنگریزوں کو ڈھونڈتے رہنا''(ب۔۱۵۰)

سنگِ سُرخ[ف۔ترکیب]
سرخ پتھر(اُر)
ع ''دیواریں سنگِ سُرخ کی دروازے چندنی''(ن۔۱۱)

سنگِ گراں [ف۔ ترکیب]
سخت پتھر۔ مراد ہے مشکلات (ف آ)
ع "اس راہ میں ہیں سنگِ گراں اور طرح کے" (د۔۱۰۷)

سنگِ منزل [فع۔ ترکیب]
منزل پر پہنچنے کی نشانی کا پتھر (ف آ)
ع "سنگِ منزل سے کیوں نہ سر پھوڑوں" (د۔۱۱۶)

سنگِ منزل نما [فعف۔ ترکیب]
مراد ہے منزل کی نشانی (اُر)
ع "تجھے سنگِ منزل نما جانتے ہیں" (ب۔۱۳۳)

سنگِ نشاں [ف۔ ترکیب]
وہ پتھر جو راستے کا نشان یا راستہ بنانے کے لیے لگاتے ہیں۔ نشانِ راہ (اُر)
ع "ہر قدم سنگِ نشاں تھا پہلے" (ب۔۱۴۳)

سنگم [ف۔ اند]
ملاپ۔ وصال (ع ل)
ع "ندی میرے ارمانوں کا آخری سنگم" (س۔۱۷)

سنگی [ہ۔ اند]
مراد ہے سینگ (ن ل)
ع "سنگی ایسی گھما کے ماروں چھلنی ہو سورج کا تھال" (س۔۵۴)

سنگیت [س۔ اند]
ساز اور رقص کے ساتھ گانے کا فن۔ مراد ہے نغمے (ع ل)
ع "میرے سنگیت کی جان ہیں یہ" (ن۔۱۲۸)

سُو [ف۔ اسم]
سمت۔ جانب (اُر)
ع "رہنماؤں نے کڑے دام بچھائے ہر سُو" (غ۔۱۸)

سوختنی [ف۔ صف]
جلانے کے قابل۔ مراد ہے لہجے کی دلسوزی (اُر)
ع "روشن کرے گی نام مرا سوختہ تنی" (ن۔۱۸)

سودائے انتظار [ع۔ ترکیب]
مراد ہے انتظار کی بے چینی (اُر)
ع "وہ تابِ درد وہ سودائے انتظار کہاں" (ب۔۸۹)

سورج بنسی [ہ۔ اند]
راجپوتوں کا ایک خاندان جو اپنے آپ کو سورج کی اولاد بتاتا ہے (اُر)
ع "چندر بنسی سورج بنسی کا ہے مجھ میں خون" (س۔۵۴)

سوری کے جو [ار۔ ترکیب]
گھوڑے خچر کا سیاسی مائل خاکی رنگ (ع ل)
ع "او سوری کے جَو" (س۔۵۴)

سوزنی[ف۔اسث]
روئی بھرا کپڑا جس پر سوئی کا کام کیا گیا ہو۔(ف آ)
ع ''ہاتھوں میں سرخ چوڑیاں شانوں پہ سوزنی''(ن۔۱۴)

سُونا[ار۔صف]
اُجاڑ۔ویران(ع ل)
ع ''پھر چمکنے لگیں سونی راہیں''(ب۔۱۴۶)

سُونا[ار۔صف]
ویران۔مراد ہے خاموش(ع ل)
ع ''سُونا جنگل گونج اٹھا''(ب۔۲۹)

سونپنا[ار۔مص]
سپرد کرنا۔حوالے کرنا(ع ل)
ع ''میں اپنا عقدہ دل تجھ کو سونپ دیتا ہوں''(ب۔۱۰۰)

سونے آنگن[ار۔صف]
مراد ہے اجڑے مکان(اُر)
ع ''پھر کاگا بولا گھر کے سونے آنگن میں''(د۔۱۵)

سہارا[ار۔اند]
امداد۔آسرا(اُر)
ع ''تم آج کہاں ہو غم فرقت کے سہارو''(ب۔۱۰۱)

سہاگ پڑا[ہ۔اند]
کاغذ میں لپٹی ہوئی مٹھائی(اُر)
ع ''صندل کنول سہاگ پڑا سہرا عطر پھول''(ن۔۱۳)

سہانی[ار۔صف]
خوب صورت(اُر)
ع ''بسا لیتا ہوں اِک دنیا سُہانی''(د۔۱۹)

سہرا[ہ۔اند]
پھولوں اور موتیوں کی لڑی(ع ل)
ع ''بستے شہر زمیں کے سہرے''(ن۔۶۱)

سَہل[ع۔صف]
آسان(ع ل)
ع ''کچھ سہل نہیں ہمارا ملنا''(ب۔۱۲۵)

سہمے سہمے[ار۔صف]
چپ چاپ۔خاموش(اُر)
ع ''سہمے سہمے سے بیٹھے ہیں راگی اور فنکار''(ب۔۵۹)

سہم[ف۔اند]
ڈرنا۔خوف زدہ ہونا(اُر)
ع ''میں تو اچانک سہم گیا تھا''(پ۔۸۰)

سہنا [ار۔مص]

برداشت کرنا (ع ل)

ع ''حملہ نہ سہہ سکے گی بادِ خزاں ہمارا'' (ن۔۱۳۴)

سیج [ہ۔اسث]

پلنگ۔چارپائی (اُر)

ع ''سیج پہ چکر کاٹ رہا تھا'' (پ۔۹۳)

سیرِ باغ [ع۔ترکیب]

باغ کی سیر (اُر)

''اب دل نہیں سیرِ باغ سے خوش'' (غ۔۸)

سیرِ جبل [ع۔ترکیب]

پہاڑوں کی سیر (ف آ)

''وہ مقامات بھی کچھ سیرِ جبل میں آئے'' (د۔۶۳)

سیرِ چراغاں [عف۔ترکیب]

مراد ہے روشنیوں کا تماشہ (اُر)

''یاد ہے سیرِ چراغاں ناصؔر'' (ب۔۶۹)

سیرِ چمن [عف۔ترکیب]

چمن کی سیر (ع ل)

''اہلِ دل سیرِ چمن سے بھی گئے'' (ب۔۷۳)

سیرِ فلک [ع۔ترکیب]

آسماں کی سیر (اُر)

''پھر انھیں سیرِ فلک یاد آئی'' (ب۔۱۳۷)

سیل [ہ۔اند]

پانی کا ریلا۔طوفان (ع ل)

ع ''یہ سیل رو کے نہ رُک سکے گا'' (ن۔۶۹)

سیلِ رواں [ف۔ترکیب]

بہتا ہوا سیلاب۔مراد ہے مسلسل (اُر)

ع ''آتشِ غم کے سیلِ رواں میں نیندیں جل کر راکھ ہوئیں'' (ب۔۶۷)

سینچنا [ار۔مص]

پانی دینا۔سیراب کرنا (ع ل)

ع ''لہو رو کے سینچا ہے ہم نے چمن کو'' (ب۔۱۳۳)

سینہ سپر [ار۔صف]

سامنے ہو کر جنگ والا۔مراد ہے بے خوف لڑنے والا (اُر)

ع ''پاک سرحد پہ سینہ سپر ہیں'' (ن۔۱۲۸)

سینۂ خاک [ف۔ترکیب]

مراد ہے دھرتی (اُر)

ع ''جو گراں تھے سینۂ خاک پر وہی بن کے بیٹھے ہیں معتبر'' (د۔۹۲)

سینہ فگار[ف۔صف]
زخمی سینہ(ف آ)
ع ''ہوا کہیں کی ہو سینہ فگار اپنا ہے''(د۔۶۵)

ش

شاخِ تہی[ف۔ترکیب]
خالی شاخ(اُر)
ع ''درد کی شاخ تہی کاسہ میں اشکوں کے نئے پھول کھلے''(د۔۹۶)

شاخ در شاخ[ف۔صف]
مراد ہے ہر جگہ(اُر)
ع ''شاخ در شاخ چمکنے لگے خوشبو کے چراغ''(ن۔۷۶)

شاخِ نبات[فع۔ترکیب]
پودے کی ٹہنی(ع ل)
ع ''جسم شاخ نبات سا پتلا''(ن۔۲۱)

شادمانِ حیات[فع۔ترکیب]
زندگی خوشیاں(ف آ)
ع ''دلِ غمیں سے بھی جلتے ہیں شادمانِ حیات''(د۔۱۲۱)

شاخِ مراد[فع۔ترکیب]
مراد ہے مقصد حاصل کرنے کی کوشش(اُر)
ع ''بے ثمر ہی رہی ہے شاخِ مراد''(ب۔۱۳۹)

شاد[ف۔صف]
خوش۔بے غم(ف آ)
ع ''جو شاد پھرتے تھے کل آج چھپ کے روتے ہیں''(د۔۶۵)

شاداب[ف۔صف]
ہرا بھرا۔سرسبز(اُر)
ع ''شاداب ہے میرے تن کا بن اے پاک نبی رحمت والے''(ن۔۴۴)

شاعرِ مشرق[عف۔ترکیب]
ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کا لقب(ع ل)
ع ''شاعر مشرق کا تو مسکن تجھ پہ بزرگوں کا ہے سایا''(ن۔۶۴)

شاعرِ بےنوا[عف۔صف]
مراد ہے غیر معروف شاعر(اُر)
ع ''میں ہوں ایک شاعر بے نوا مجھے کون چاہے مرے سوا''(د۔۴۷)

شاعرانِ کرام[ع۔ترکیب]
شاعران صاحبان(اُر)
ع ''عہدِ رفتہ کے شاعرانِ کرام''(غ۔۳)

شامِ شبِ ہجراں[فع۔ترکیب]
مراد ہے جدائی کی رات کی ابتدا(ف آ)
ع ''کچھ تو شامِ شبِ ہجراں چمکے''(د۔۵۱)

شامِ زندگی[ف۔ترکیب]
زندگی کی شام۔مراد ہے آخری دن(اُر)
ع ''تو ڈھونڈتی ہے اب کسے اے شامِ زندگی''(د۔۵۳)

شامِ سیہ پیرہن[ف۔ترکیت]
مراد ہے شام کا اندھیرا(اُر)
ع ''شامِ سیہ پیرہن دیکھئے کب تک رہے''(غ۔۷)

شامِ غریباں[ف۔امث]
مصیبت کی شام۔مراد ہے عاشورہ محرم کے بعد گیارہویں شب جس میں حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے بعد خیمے جلا دیے گئے(ع ل)
ع ''کیا نقل کروں شامِ غریباں کی بہار''(ن۔۵۸)

شامِ غم[فع۔ترکیب]
غم کی شام(اُر)
ع ''دیکھیے شامِ غم کہاں لے جائے''(ب۔۱۲۶)

شامِ فراق[فع۔ترکیب]
جدائی کی شام(ف آ)
ع ''کہاں چلی ہے یہ کاسہ اٹھائے شامِ فراق''(د۔۶۰)

شامِ ملاقات[فع۔ترکیب]
ملاقات کی شام۔مراد ہے وصال(ع ل)
ع ''یہ بھی کیا شامِ ملاقات آئی''(ب۔۵۳)

شاملِ رگ وپے[عف۔ترکیب]
رگوں اور خون میں سرایت کرنا۔مراد ہے بہت عزیز ہونا(اُر)
ع ''یونہی ناگوار چبھن سی ہے کہ جو شاملِ رگ وپے نہیں''(د۔۴۶)

شاملِ کارواں[عف۔ترکیب]
قافلے میں شامل ہونا(اُر)
ع ''شاملِ کارواں کرے کوئی''(ب۔۱۴۷)

شامِ وصالِ یار[فعف۔ترکیب]
محبوب سے ملاقات کی شام(اُر)
ع ''پھر شامِ وصالِ یار آئی''(ب۔۷۷)

شاہانِ فقر[فع۔ترکیب]
مراد ہے صبر اور بے نیازی کے مالک(اُر)
ع ''شاہانِ فقر وہ مرے اجداد با کمال''(ن۔۱۶)

شاہ[ف۔امذ]
بادشاہ(اُر)
ع ''کھڑے ہیں شاہ کمربستہ امتحاں کے لیے''(ن۔۵۳)

شاہِ زمن[فع۔ترکیب]
مراد ہے وقت کا بادشاہ (اُر)
ع ''اے ختمِ رسل اے شاہِ زمن اے پاک نبی رحمت والے'' (ن۔۴۳)

شاہِ کرم[فع۔ترکیب]
مہربانی کا بادشاہ۔مراد ہے عنایت کرنے والا (فآ)
ع ''میں کچھ بھی نہیں مجھے کا ہے غم جب تیرا کرم ہے شاہ کرم'' (ن۔۴۴)

شاہین[ف۔اند]
اعلیٰ قسم کے بلند پرواز باز۔مراد ہے خوددار اور بہادر (فآ)
ع ''عرش کی محراب میں پڑھتے ہیں شاہین نماز'' (ن۔۱۷)

شاہینِ معنی[فع۔ترکیب]
مراد ہے خیال و فکر کی پرواز (اُر)
ع ''کہ شاہینِ معنی کا شہپر کھلا'' (ن۔۳۴)

شائستۂ رموزِ سخن[ف۔ترکیب]
بات کرنے کے سلیقے سے آشنا ہونا (فآ)
ع ''ہر آدمی نہیں شائستۂ رموزِ سخن'' (د۔۵۷)

شایانِ التماس[ف۔ترکیب]
مراد ہے گزارش یا مدعا بیان کرنے کے لیے موزوں (فآ)
ع ''مرے لیے کوئی شایانِ التماس نہیں'' (ب۔۴۶)

شباب[ع۔اند]
جوانی (عل)
ع ''وہی شباب وہی دلکشی وہی انداز'' (ب۔۹۲)

شبِ خزاں[ف۔ترکیب]
پت جھڑ کے موسم کی رات (اُر)
ع ''شبِ خزاں کی خنک چاندنی کا نظارا'' (ب۔۹۷)

شب زدو[ف۔صف]
رات کے مارو (عل)
ع ''شب زدو آنکھ اٹھا کر دیکھو'' (ب۔۱۵۸)

شبستاں[ف۔اند]
شب خوابی کا کمرا۔سونے کی جگہ (اُر)
ع ''میں سو رہا تھا کسی یاد کے شبستاں میں'' (ب۔۱۰۶)

شبِ غم[ع۔ترکیب]
غم کی رات۔مراد ہے زوال (عل)
ع ''شبِ غم کا سماں دیکھا نہ جائے'' (ب۔۵۷)

شبِ فراق[فع۔ترکیب]
جدائی کی رات (فآ)
ع ''آ اے شبِ فراق تجھے گھر ہی لے چلیں'' (د۔۱۴۱)

شب گزیدہ [ف۔صف]
رات کا مارا ہوا (اُر)
ع ''شب گزیدوں کی دعا غور سے سُن'' (ب۔۱۱۰)

شب فرقت [ع۔ترکیب]
ہجر کی رات۔ مراد ہے جدائی کی رات (اُر)
ع ''یوں بھی گزر گئی شب فرقت کبھی کبھی'' (ب۔۱۸)

شب گُل [ف۔ترکیب]
مراد ہے رات کا اندھیرا (اُر)
ع ''شب گُل کے چراغ مرجھائے'' (ب۔۱۲۶)

شب گلشن [ف۔ترکیب]
مراد ہے دل پسند محفل (اُر)
ع 'اولیں شب گلشن کس قدر سہانی تھی' (ب۔۱۶۶)

شب فرقت [فع۔ترکیب]
جدائی کی رات (اُر)
ع ''شب فرقت بڑی مشکل سے گزری'' (ب۔۵۸)

شب ہجراں [ع۔ترکیب]
جدائی کی رات (اُر)
ع ''تیرا یہ رنگ اے شب ہجراں نہ تھا کبھی' (ب۔۱۹)

شب مہتاب [ف۔ترکیب]
رات کا چاند (اُر)
ع ''شب مہتاب میں وا ہوتی ہے'' (د۔۳۴)

شبنم آلود [ف۔صف]
مراد ہے آنسو (اُر)
ع ''شبنم آلود پلک یاد آئی'' (ب۔۱۳۷)

شبنم زمزمہ پا [ف۔ترکیب]
ناچتے اور گاتے ہوئے اوس کے قطرے مراد ہے آنسو (اُر)
ع ''شبنم زمزمہ پا پھر آئی'' (ب۔۱۳۶)

شجاعت [ع۔امث]
مراد ہے بہادری (ن ل)
ع ''شجاعت نصرت کی تفسیر'' (ن۔۱۲۱)

شجر [ع۔امذ]
درخت (اُر)
ع ''شجر حجر تمہیں جھک کر سلام کرتے ہیں'' (ن۔۴۷)

شجر سایہ دار [عف۔ترکیب]
مراد ہے مددگار۔ سہارا دینے والا (اُر)
ع ''کہ راہ میں شجر سایہ دار بھی تو نہیں'' (ب۔۶۳)

شراب کہن [عف۔ترکیب]
پرانی شراب جس کی تاثیر تیز ہوتی ہے (ف آ)
ع ''یہ دور میری شراب کہن کو ترسے گا'' (د۔۱۴۷)

شرابور [ار۔صف]
بھیگا ہوا۔معطر (اُر)
ع ''شرابور رہے معطر وضا'' (ن۔۳۱)

شرارہ [ع۔اند]
چنگاری (اُر)
ع ''آنکھ جھپکوں تو شرارے برسیں'' (د۔۵۱)

شرر [ع۔اند]
آگ کی چنگاری (ع ل)
ع ''اک شرر پھول میں لرزا ہوگا'' (ب۔۱۴۰)

شررفشاں [ف۔صف]
مراد ہے چنگاریاں برسانا۔آگ برسانا (اُر)
ع ''جہاں ہوا کے پاسباں ہیں ہر طرف شررفشاں'' (ن۔۸۴)

شریکِ سخن [عف۔ترکیب]
گفتگو میں شامل (اُر)
ع ''تو شریکِ سخن نہیں ہے تو کیا'' (د۔۳۶)

شریکِ سفر [ع۔ترکیب]
ہم سفر۔ساتھی (اُر)
ع ''میرا ساتھی مرا شریک سفر'' (ن۔۲۲)

شریکِ محفل [ع۔ترکیب]
ہم محفل۔ایک محفل میں اٹھنے بیٹھنے والے (اُر)
ع ''یہ اور بات کہ ہم بھی شریک محفل تھے'' (د۔۱۲۷)

شریکِ ملال [ع۔ترکیب]
مراد ہے دکھ کے ساتھ (ف آ)
ع ''خوشی کو ہم نے شریکِ ملال کر رکھا'' (د۔۱۵۳)

شریکِ منزلِ جنوں [ع۔ترکیب]
مراد ہے عشق کے راستوں کے ہمراہی (اُر)
ع ''کوئی بھی سفر نہ تھا شریکِ منزلِ جنوں'' (ب۔۸۰)

شعاعِ حسن [ع۔ترکیب]
مراد ہے حسن کے جلوے (ف آ)
ع ''شعاعِ حسن ترے حسن کو چھپاتی تھی'' (د۔۱۲۴)

شمعدان [عف۔اند]
وہ برتن یا ظرف جس میں موم بتیاں رکھی جاتی ہیں (اُر)
ع ''روشنی شمعدان سے اُتری'' (ب۔۱۶۴)

شعلۂ جوالہ [ع۔ترکیب]
وہ شعلہ جس کو جلا کر گول چکر کی صورت میں گھماتے ہیں (اُر)
ع ''شعلۂ جوالہ بن کر سر اٹھا'' (غ۔۵)

شعلہ زباں [ع۔صف]
مراد ہے تیز وطرار (ع ل)
ع "دل کا شعلہ زباں نے چھین لیا" (ب۔۱۳۰)

شعلۂ ساز [عف۔ترکیب]
مرا ہے ساز کی آوازیں (اُر)
ع "آتشِ گل ہو کہ ہو شعلۂ ساز" (د۔۴۳)

شعلۂ عشق [ع۔ترکیب]
عشق کی گرمی (اُر)
ع "شعلۂ عشق چراغِ تہِ داماں ہی سہی" (ب۔۳۳)

شعلہ نوا [عف۔صف]
مراد ہے پُرسوز آواز (ع ل)
ع "پھر سرِ شام کوئی شعلہ نوا" (ب۔۱۱۸)

شفق [ع۔اسث]
طلوع وغروب آفتاب کے وقت کی سرخی (ع ل)
ع "وہ شعلے شفق تا شفق اب کہاں" (ب۔۱۴۲)

شکستہ [ف۔صف]
ٹوٹا ہوا۔ (اُر)
ع "وہ اک شکستہ کنارا ہے اور کچھ بھی نہیں" (ب۔۱۶۲)

شکن [ف۔لاحقہ فاعلی]
توڑنے والا۔ (ع ل)
ع "مری جبیں کی ہر شکن کو زندہ کر" (ن۔۸۵)

شکوۂ کوتاہ دامنی [ف۔ترکیب]
مراد ہے شان وشوکت اور عمل (اُر)
ع "دل کو رہا ہے شکوۂ کوتاہ دامنی" (ن۔۱۵)

شگفتگیٔ غنچہ [ف۔ترکیب]
پھولوں کی تازگی (اُر)
ع "فرصت میں سُن شگفتگیٔ غنچہ کی صدا" (د۔۱۲)

شگون ہونا [ار۔محاورہ]
کسی کام کا اچھی ساعت میں شروع کرنا۔ (اُر)
ع "خوشی تو کیا کہ غم تازہ کا شگوں بھی نہیں" (غ۔۱۶)

شل [ع۔صف]
بے حس۔ مراد ہے ناکارہ ہونا۔ (ف آ)
ع "کہ دل کے حوصلے شل ہو گئے ہیں" (ب۔۳۴)

شمشیر [ف۔اسث]
تلوار (ع ل)
ع "بانکے چھیل چھبیلے گبھرو غیرت کی شمشیر" (ن۔٦٦)

شمعِ رہگذر [عف۔ترکیب]
راستے کی روشنی (اُر)
ع "جیسے اک شمع رہگذر خاموش" (د۔۸۵)

شمعِ ہدایت [ع۔ترکیب]
مراد رہنمائی۔ راہ دکھانے کی روشنی (اُر)
ع "تیرا پیام شمع ہدایت ہے آج بھی" (ن۔۸۹)

شمعِ یقیں [ع۔ ترکیب]
یقین کی روشنی (اُر)
ع "تری یاد ہماری شمعِ یقیں ترا نام ہمارا نقشِ نگیں" (ن۔۴۳)

شنیدنی [ف۔ صف]
سننے کے لائق۔ سننے کے قابل (اُر)
ع "قصہ ہے اس کے شہر کا یارو شنیدنی" (ن۔۱۱)

شوخ جواں [ف۔ صف]
خوب صورت جوانی (اُر)
ع "سرو اک شوخ جواں تھا پہلے" (ب۔۱۴۴)

شوخیِ بیاں [فع۔ ترکیب]
مراد ہے بیان کرنے پر کمال حاصل ہونا (اُر)
ع "کچھ مری شوخیِ بیاں بھی ہے" (ب۔۱۰۳)

شوخیِ یک جنبشِ لب [ف۔ ترکیب]
مراد ہے کچھ بولنے کے لیے محبوب کی ہونٹوں کی حرکت (اُر)
ع "وہ شوخیِ یک جنبشِ لب یاد رہے گی" (ب۔۶۱)

شور بپا [ف۔ صف]
غلغلہ۔ بے حد غل مچانا (ع ل)
ع "کیوں ہے یہ شور بپا غور سے سن" (ب۔۱۰۸)

شور برپا ہونا [ار۔ محاورہ]
مراد ہے شور و غوغا ہونا (اُر)
ع "شور برپا ہے خانۂ دل میں" (د۔۳۶)

شورِ بہاراں [ف۔ ترکیب]
بہار آنے کی دھوم۔ بہار آنے کی خبر (ف آ)
ع "کیا سنیں شورِ بہاراں ناصرؔ" (د۔۴۱)

شورِ چرخ و زمیں [ف۔ ترکیب]
آسمان اور زمیں کا ہنگامہ مراد ہے کائنات کا وجود (اُر)
ع "مجھے شورِ چرخ و زمیں لے گیا" (ن۔۳۰)

شورِ دار [ف۔ ترکیب]
پھانسی کی رسی کا شور۔ مراد ہے تباہی (اُر)
ع "جاگ اور شورِ دار غور سے سن" (ب۔۱۰۸)

شورِ جرس [فع۔ ترکیب]
مراد ہے قافلہ رواں ہونے کی آواز (اُر)
ع "ناگہاں شورِ جرس بن کر اٹھا" (غ۔۵)

شورِ زاغ [ف۔ ترکیب]
کوے کے نعرے (اُر)
ع "یہ باغ ہے شورِ زاغ سے خوش" (غ۔۸)

شورِ نویدِ سحر [فع۔ ترکیب]
صبح ہونے کا چرچا۔ مراد ہے صبح ہونے کی دھوم۔ (اُر)
ع "ظلمت کدوں میں شورِ نویدِ سحر ہے آج" (ن۔۵۱)

شور و غل [ف۔ صف]
ہنگامہ (ع ل)
ع "دنیا کے شور و غل میں دل اب کسے پکارے" (ب۔۱۶۵)

شہرنوردی[ف۔صف]
شہر میں پھرنے والا (ف آ)
ع "بے زادِ سفر جیب تہی شہرنوردی" (د۔۷۲)

شہ نشیں[ف۔اسث]
بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ (ع ل)
ع "بیٹھی تھی شہ نشیں پہ اک دختِ آرمنی" (ن۔۱۳)

شیدائی[ف۔صف]
عاشق۔دیوانہ (اُر)
ع "تو کس خیال میں ہے منزلوں کے شیدائی" (ب۔۸۷)

شہ پانا[ار۔محاورہ]
ترغیب پانا۔اشارہ پانا (اُر)
ع "تیری خوشی کی شہ پاکر" (پ۔۵۸)

شیرے[ف۔اند]
شوربہ۔یخنی (اُر)
ع "میرے بیٹے کو اگر کچھ ہوگیا تو شیرے پی لوں گی ان کے" (س۔۷۰)

شیر[ف۔اند]
مراد ہے بہادر (ع ل)
ع "ہمارے شیر دلیر جوان" (ن۔۱۲۱)

شیشۂ تن[ف۔ترکیب]
مراد ہے جسم (اُر)
ع "شیشۂ تن پگھلا جاتا تھا" (پ۔۸۵)

شیشۂ خواب کار[ف۔ترکیب]
مراد ہے سپنے بننا (اُر)
ع "شیشۂ خواب کار ٹوٹ گیا" (ن۔۲۲)

شیطان کی آنت ہونا[ار۔محاورہ]
مراد ہے بہت لمبا ہونا۔طویل ہونا (اُر)
ع "دن ہے یا شیطان کی آنت" (س۔۳۷)

ص

صبا[ع۔اسث]
صبح کی ہوا۔پُروا (ع ل)
ع "کیا سناتی ہے صبا غور سے سُن" (ب۔۱۱۰)

صبح ازل[ع۔ترکیب]
مراد ہے شروع سے (اُر)
ع "صبح ازل کو جس نے دیا حسنِ لازوال" (ن۔۵۱)

صبح جمال[ع۔ترکیب]
مراد ہے صبح کی خوب صورتی۔صبح کی رونق (ف آ)
ع "کیا بگڑ جائے گا اے صبح جمال" (د۔۵۱)

صبحِ جمال [ع۔ترکیب]
صبح کی طرح خوب صورت مراد ہے معشوق (ع ل)
ع ''کبھی فرصت ہو تو اے صبحِ جمال'' (ب۔۱۱۰)

صبحدم [عف۔صف]
صبح سویرے (ف آ)
ع ''صبحدم دیکھا تو سارا باغ تھا گل کی طرف'' (د۔۶۲)

صبحِ رخصت [ع۔ترکیب]
روانگی کی صبح (ع ل)
ع ''صبحِ رخصت ابھی نہیں بھولی'' (ب۔۱۲۰)

صبحِ روشن [عف۔ترکیت]
صبح کی روشنی۔مراد ہے تبدیلی کے آثارات (ن ل)
ع ''دور ہے صبحِ روشن ابھی سو رہو سو رہو'' (ب۔۸۵)

صبحِ زوالِ زماں [ع۔ترکیب]
مراد ہے دُنیا کی بربادی کی شروعات (ف آ)
ع ''زمیں چل رہی ہے کہ صبحِ زوالِ زماں ہے'' (د۔۸۲)

صبرِ صمیم [ع۔ترکیب]
خالص برداشت۔مراد ہے سچا اور مخلص (اُر)
ع ''میں وہ صبرِ صمیم ہوں جس نے'' (پ۔۴۴)

صُبحِ فتح [ع۔ترکیب]
فتح کی صبح (ع ل)
ع ''مری نوا میں آج صبحِ فتح کا ظہور ہے'' (ن۔۸۶)

صبحِ نورس [عف۔ترکیب]
نئی صبح۔مراد ہے صبح سویرے (اُر)
ع ''صبحِ نورس کی آنکھ کے تارے'' (ب۔۱۲۴)

صحبت [ع۔امث]
محفل۔بزم (اُر)
ع ''پکارتی ہیں فرصتیں کہاں گئیں وہ صحبتیں'' (د۔۱۱۱)

صحبتِ اربابِ فن [ع۔ترکیب]
مراد ہے مخلص فنکاروں کی محفل (ف آ)
ع ''زمانہ صحبتِ اربابِ فن کو ترسے گا'' (د۔۱۴۷)

صحبتِ تن [عف۔ترکیب]
جسم کے ملاپ (ع ل)
ع ''تن کے رفیق صحبتِ تن کو ترس گئے'' (ب۔۱۵۴)

صحرائے خیال [ع۔ترکیب]
مراد ہے فکر کی وسعت (اُر)
ع ''پھر سُلگنے لگا صحرائے خیال'' (ب۔۱۳۹)

صحنِ چمن [عف۔ترکیب]
چمن کے درمیان۔مراد ہے وطن میں (اُر)
ع ''سرخ ہو جاتی ہے جب صحنِ چمن کی مٹی'' (ن۔۶۳)

صحنِ مکتب [ع۔ترکیب]
مراد ہے مدرسے کی عمارت۔اسکول کی عمارت (اُر)
ع ''صحنِ مکتب میں ہمسوں کے ساتھ'' (ب۔۱۵۰)

صدائے تیشہ [عف۔ترکیب]
تیشے کی آواز۔ مراد ہے مسلسل جدوجہد کے لیے تیار (أر)
ع ''جس کی دھڑکن صدائے تیشہ نہیں'' (د۔۲۷)

صدائے حیدری [ع۔ترکیب]
مراد ہے حضرت علیؓ کا نعرہ (أر)
ع ''گونجنے لگی صدائے حیدری'' (ن۔۱۲۴)

صدائے رفتگاں [عف۔ترکیب]
مراد ہے ماضی کی یادیں (أر)
ع ''صدائے رفتگاں پھر دل سے گزری'' (ب۔۵۸)

صدراہ [ف۔صف]
ہزار راستے (ع ل)
ع ''زلفِ شب رنگ کے صد راہوں میں'' (ب۔۱۱۹)

صدر نشیں [عف۔اند]
مرکز (ف آ)
ع ''آ بھی جا میرے دل کے صدر نشیں'' (د۔۱۲۳)

صدف [ع۔اسث]
سیپ۔سیپی (ع ل)
ع ''بحر کو صدف صدف کو بے بہا گہر دیئے'' (ن۔۸۲)

صدمۂ عمر رائیگاں [عف۔ترکیب]
مراد ہے ضائع ہونے والی زندگی (أر)
ع ''صدمۂ عمر رائیگاں بھی ہے'' (غ۔۱۸)

صراحی [ع۔اسث]
پانی یا شراب رکھنے کا لمبی گردن والا برتن (ع ل)
ع ''حرام ہے جو صُراحی کو منہ لگایا ہو'' (د۔۱۲۷)

صرصرِ آلامِ دوراں [ع۔ترکیب]
زمانے کی مصیبتوں کی ہوائیں۔ مراد ہے حالتِ وقت کے مصائب (أر)
ع ''کرم اے صرصرِ آلامِ دوراں'' (ب۔۶۰)

صرفِ آہ [عف۔ترکیب]
مراد ہے کسی خواہش کے لیے آہیں بھرنا (أر)
ع ''خالی نہیں صرفِ آہ رہنا'' (ب۔۱۱۲)

صرفِ خزاں [عف۔ترکیب]
مراد ہے خزاں میں برباد ہونا (أر)
ع ''عطرِ گُل صرفِ خزاں تھا پہلے'' (ب۔۱۴۵)

صریرِ قلم [ع۔ترکیب]
مراد ہے لکھنے کی آواز (أر)
ع ''کوئی دم اے صریرِ قلم صبر کر صبر کر'' (د۔۳۲)

صف بہ صف [عفع۔صف]
قطار اندر قطار (أر)
ع ''بادلوں کے ساتھ ساتھ صف بہ صف'' (ن۔۱۲۳)

صف شکن [عف۔صف]
دشمن کی قطار توڑنے والے (ع ل)
ع ''یہ صف شکن دلیر ہیں مرے قلم کی آبرو'' (ن۔۸۴)

صلہ [ع۔ اند]
انعام۔ بدلہ (اُر)
ع ''کہاں تک ملیں گے وفا کے صلے'' (ب۔۴۳)

صُلح جُو [عف۔ صف]
مراد ہے امن وامان لانے والا (ع ل)
ع ''یہ جنگ آج صُلح جُو صداقتوں کی جنگ ہے'' (ن۔۸۵)

صلِ علیٰ [ع۔ کلمہ تحسین]
سبحان اللہ۔ شاباش۔ واہ واہ (اُر)
ع ''دل کا غنچہ چٹکتا ہے صلِ علیٰ'' (ن۔۴۹)

صنم [ع۔ اند]
مورتی۔ بت (ع ل)
ع ''دل صنم ہے کہ خدا غور سے سن'' (ب۔۱۰۹)

صنم خانہ [عف۔ اند]
بت خانہ۔ مراد ہے خوب صورت چہروں کا مسکن (ف آ)
ع ''اک صنم خانہ کھلا ہے دل میں'' (د۔۱۲۰)

صنم خانۂ گُل [عف۔ ترکیب]
مراد ہے پھولوں کا انجمن۔ گُلزار (ع ل)
ع ''اے وطن تیرا خانۂ گُل'' (ب۔۱۱۸)

صندل [ع۔ اند]
خوشبودار لکڑی۔ چندن (اُر)
ع ''صندل، کنول، سہاگ پڑا، سہرا، عطر پھول'' (ن۔۱۳)

صُورت گرو [عف۔ صف]
مراد ہے حالات کا نقشہ کھینچنے والا۔ (ف آ)
ع ''شاعرو، صُورت گرو کچھ تو کیا چاہیے'' (د۔۷۸)

ض

ضربت [ع۔ امث]
وار۔ حملہ (اُر)
ع ''دودھاری تلوار کی ضربت'' (ن۔۸۰)

ضربِ جاوداں [ع۔ ترکیب]
مراد ہے آخری حملہ۔ آخری وار (ع ل)
ع ''کہ اب عدو ہماری ضربِ جاوداں کی زد میں ہے'' (ن۔۸۵)

ضَو [ع۔ امث]
روشنی۔ چمک (اُر)
ع ''چاند کی دھیمی دھیمی ضَو میں'' (پ۔۴۷)

ضوفشاں [عف۔ صف]
روشنی بکھیرنا (ع ل)
ع ''اس آستاں کی خاک اگر ضوفشاں نہ ہو'' (ن۔۱۷)

ضمیر [ع۔ اند]
وہ طاقت جو برے اور اچھے کاموں میں تمیز کرے (اُر)
ع ''مجھے یوں اُجالوں میں تیرہ ضمیر'' (ن۔۳۰)

ضیا[ع۔اسٹ]
روشنی(ع ل)
ع ''ترنج فلک کی ضیا پھیل کر'' (ن۔۲۵)

ط

طاری[ع۔صف]
غالب آنا(اُر)
ع ''یوں بھی ہوتی ہے مجھ پہ طاری غزل'' (غ۔۳)

طاقتِ شکیبائی[عف۔ترکیب]
برداشت کرنے کی طاقت(اُر)
ع ''انھی کے ساتھ گئی طاقتِ شکیبائی'' (ب۔۸۹)

طاقِ میخانہ[عف۔ترکیت]
میخانے کے اندر(ع ل)
ع ''طاقِ میخانہ میں چاہی تھی اماں'' (ب۔۷۳)

طاؤسِ رنگ[عف۔اسم]
مراد ہے طاؤس کا رقص(ف آ)
ع ''سن کے طاؤسِ رنگ کی جھنکار'' (د۔۹۷)

طائرِ سدرہ[ع۔ترکیب]
مراد ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام(اُر)
ع ''یہ کون طائرِ سدرہ سے ہم کلام آیا'' (ن۔۴۱)

طائرانِ چمن[عف۔ترکیب]
چمن کے پرندے۔ مراد ہے شاعر(اُر)
ع ''ہوئے نغمہ زن طائرانِ چمن'' (ن۔۳۴)

طائرِ نغمہ سرا[عف۔ترکیب]
گیت گانے والا پرندہ(اُر)
ع ''طائرِ نغمہ سرا غور سے سن'' (ب۔۱۱۰)

طبق[ع۔اسم]
بڑی رکابی مراد ہے سطح(ف آ)
ع ''میں رو پڑا تو دلوں کے طبق ہلا دوں گا'' (د۔۸۰)

طبق در طبق[عفع۔ترکیب]
وقت بہ وقت مراد ہے ایک کے بعد دوسرا(اُر)
ع ''وہ جلوے طبق در طبق اب کہاں'' (ن۔۴۵)

طرزِ ادا[عف۔ترکیب]
ادا کرنے کا طریقہ(ف آ)
ع ''خامشی طرزِ ادا چاہتی ہے'' (ب۔۱۳۴)

طرزِ تغافل[ع۔ترکیب]
غفلت اور لاپرواہی(اُر)
ع ''کبھی وہ طرزِ تغافل کہ محرمانہ لگے'' (ب۔۱۵۹)

طرزِ سخن[عف۔ترکیب]
بولنے کا انداز(ف آ)
ع ''سکوتِ اہلِ سخن بھی ہے ایک طرزِ سخن'' (ن۔۵۵)

طغیانی [ف۔امث]
دریا کا چڑھاؤ۔ مراد ہے کثرت (ع ل)
ع ''میں تیرے درد کی طغیانیوں میں ڈوب گیا'' (ب۔۱۰۶)

طغیانیاں [ف۔امث]
سیلاب مراد ہے درد کی لہریں (اُر)
ع ''جوش جنوں میں درد کی طغیانیوں کے ساتھ'' (ب۔۱۷)

طلب [ع۔امث]
آرزو۔ خواہش (اُر)
ع ''آنکھ کہتی ہے ترے دل میں طلب ہے کوئی'' (ب۔۹۹)

طلسم [ع۔امذ]
جادو۔ سحر (اُر)
ع ''ٹوٹے کبھی تو خوابِ شب و روز کا طلسم'' (د۔۱۱)

طلسمِ کم نگاہی [عف۔ترکیب]
کم ظرفوں کا جادو۔ مراد ہے ہوس پرستوں کی چالاکی (ف آ)
ع ''ٹوٹے کا طلسمِ کم نگاہی'' (ب۔۲۴)

طلوعِ خورشید [عف۔ترکیب]
سورج کا نکلنا (اُر)
ع ''کون دیکھے گا طلوعِ خورشید'' (ب۔۱۳۸)

طنابِ خیمۂ گُل [عف۔ترکیب]
پڑاؤ ڈالے ہوئے خیمے کی رسی (اُر)
ع ''طنابِ خیمۂ گُل تھام ناصر'' (ب۔۶۰)

طور [ع۔امذ]
طریقہ۔ مراد ہے انداز (اُر)
ع ''یہ کیا کہ ایک طور سے گزرے تمام عمر'' (د۔۱۱)

طیُور [ع۔امذ]
طائر کی جمع پرندے (اُر)
ع ''اُڑ گئے شاخوں سے یہ کہہ کر طیُور'' (ب۔۱۳۶)

ظ

ظرف [ع۔امذ]
برتن۔ سانچہ۔ مراد ہے اُسلوب (ن ل)
ع ''میری غزل کے لیے ظرف نیا چاہیے'' (د۔۷۷)

ظرفِ تنگنائے غزل [عفع۔ترکیب]
مراد ہے غزل کا سانچہ۔ غزل کی وسعت (ف آ)
ع ''بقدرِ شوق نہیں ظرفِ تنگنائے غزل'' (ن۔۴۲)

ظلمت [ع۔امث]
اندھیرا۔ تاریکی (ع ل)
ع ''کراں تا کراں ظلمتیں چھا گئیں'' (ب۔۱۴۲)

ظلمتِ صحرائے امکاں [ع۔ترکیب]
اُمید کا اندھیرا صحرا۔ مراد ہے مایوسی (اُر)
ع ''بتائے ظلمتِ صحرائے امکاں'' (د۔۱۹)

ظلم رسیدوں [عف۔صف]

مظلوم۔ جس پر ظلم ہوا ہو (اُر)

ع "اندھا ہے تو ہم ظلم رسیدوں سے چمک لے" (د۔۵۰)

ظلم و جور [ع۔ترکیب]

ظلم اور ستم۔ مراد ہے ظلم و زیادتی (اُر)

ع "جہاں ہمارے غازیوں نے ظلم و جور کے ہر اک نشان کو مٹا دیا" (ن۔۸۵)

ظہور [ع۔اذ]

ظاہر ہونا۔ سامنے آنا (ع ل)

ع "مری نوا میں آج صبحِ فتح کا ظہور ہے" (ن۔۸۶)

ع

عارض [ع۔صف]

گال۔ رُخسار (ع ل)

"عارض کہ شراب تھرتھرائے" (ب۔۲۱)

عارض و لب [عف۔ترکیب]

ہونٹ اور رُخسار (اُر)

ع "جب سے وہ عارض و لب یاد نہیں" (ب۔۶۹)

عافیت [ع۔امث]

سلامتی۔ آسائش (اُر)

ع "وہی شعر ہیں مری سلطنت اسی فن میں ہے مجھے عافیت" (د۔۴۷)

عالم [ع۔اذ]

مراد ہے حالت (ف آ)

ع "عجب ہے رات سے آنکھوں کا عالم" (د۔۶۴)

عالمِ بےخود [عف۔ترکیب]

سرشاری اور مدہوشی کی حالت (اُر)

ع "عالمِ بےخودی میں کیا کچھ تھا" (ب۔۵۴)

عالمِ خاک [عف۔ترکیب]

مراد ہے اس وطن میں (ف آ)

ع "عالمِ خاک سے پیدائے گلزار ہوئے" (ن۔۷۶)

عالمِ خواب [عف۔ترکیب]

خواب کی حالت میں۔ نیند میں (اُر)

ع "عالمِ خواب میں دکھائے گئے" (ب۔۱۶۵)

عالم سے پرے [ار۔صف]

دُنیا سے دُور (اُر)

ع "شوقِ آزادی لیے جاتا ہے عالم سے پرے" (ب۔۱۵۶)

عالم وحشت [ع۔ ترکیب]
مراد ہے بے چینی کی حالت (اُر)
ع ''یہ عالم وحش ہے تو کچھ ہو ہی رہے گا'' (ب۔۱۰۱)

عالی ظرف [ع۔ صف]
اعلیٰ ذوق رکھنے والے۔ مراد ہے بڑے دل والے (اُر)
ع ''میخواروں کی صف سے پرے کچھ ایسے عالی ظرف بھی تھے'' (ن۔۱۴۳)

عبث [ع۔ صف]
بے وجہ۔ ناحق (اُر)
ع ''باغ ترا باغباں تو ہے عبث بدگماں'' (د۔۷۷)

عتابِ اہلِ جہاں [عف۔ ترکیب]
مراد ہے دنیا والوں کے مظالم (اُر)
ع ''عتابِ اہلِ جہاں سے بھلا دیے لیکن'' (ب۔۱۹۰)

عدو [ع۔ اِمذ]
دشمن (ع ل)
ع ''عدو کا روزِ حساب آیا'' (ن۔۶۸)

عدل و انصاف [ع۔ ترکیب]
مراد ہے برابری اور انصاف (ع ل)
ع ''یہ عدل و انصاف کی گھڑی ہے ستم کی معیاد مختصر ہے'' (ن۔۶۸)

عذابِ جاں [عف۔ ترکیب]
زندگی کے لیے مصیبت (اُر)
ع ''یاد اُس کی عذابِ جاں بھی ہے'' (ب۔۱۰۳)

عرش [ع۔ اِمذ]
تخت۔ نویں آسمان کے اوپر (ع ل)
ع ''عرش کی محراب میں پڑھتے ہیں شاہین نماز'' (ن۔۷۱)

عرشِ معلیٰ [ع۔ ترکیب]
اعلیٰ و ارفع عرش مراد ہے اونچا مقام (اُر)
ع ''زمیں کو عرشِ معلیٰ ہے تیرا گنبدِ سبز'' (ن۔۴۷)

عرضِ اہلِ ہنر [عف۔ ترکیت]
مراد ہے ادیب۔ دانشور اور فنکار وغیرہ کی گزارش (اُر)
ع ''جہاں عرضِ اہلِ ہنر نکہتِ رائیگاں ہے'' (د۔۸۲)

عرضِ سخن [عف۔ ترکیب]
مراد ہے مدعا کی گفتگو (اُر)
ع ''سخن ساز عرضِ سخن کیا کرے'' (ن۔۳۰)

عروج [ع۔ اِمذ]
چڑھنا۔ بلند ہونا (اُر)
ع ''عروج پر ہے میرا دوران دنوں ناصرؔ'' (ب۔۹۲)

عروسی [ع۔ اِمث]
شادی (ع ل)
ع ''کل رات اس پری کی عروسی کا جشن تھا'' (ن۔۱۲)

عُریانی [ف۔امث]
مراد ہے واضح خدوخال (اُر)
ع "آنچ آتی ہے ترے جسم کی عریانی سے" (ب۔۹۹)

عزا [ع۔امذ]
ماتم (ع ل)
ع "چپ بیٹھا ہوں مجلس میں عزا کی لیکن" (ن۔۵۷)

عزم [ع۔امذ]
ارادہ (ف آ)
ع "شہر کے لوگ نئے عزم سے بیدار ہوئے" (ن۔۷۵)

عزمِ سفر [ع۔ترکیب]
سفر کا ارادہ (ع ل)
ع "اک نئی راہ کا جب عزم سفر ہم نے کیا" (غ۔۱۸)

عزم ویقین [ع۔ترکیب]
مراد ہے پختہ ارادے (ف آ)
ع "اے مرے عزم ویقین تیرے دیاروں کی خیر" (ن۔۷۰)

عزیز [ع۔امذ]
پیارا۔ پسند (اُر)
ع "تمہیں جس کی چھاؤں عزیز ہے میں اسی درخت کا ہوں ثمر" (د۔۹۲)

عزیزِ ملت [ع۔ترکیب]
وطن کے پیارے (ف آ)
ع "تو ہے عزیزِ ملت تو ہے نشانِ حیدر" (ن۔۷۲)

عِسک [ع۔امذ]
مراد ہے عشق (اُر)
ع "ہم تو ترے عِسک ماں مر گئے تئے کھیل کٹاری دیکھے" (س۔۵۱)

عصا [ع۔امذ]
لاٹھی۔ چھڑی (ع ل)
ع "نوکا ہی پیری کا عصا تھا" (پ۔۹۱)

عِصمت [ع۔امث]
آبروئی۔ عزت (ع ل)
ع "عصمتوں کے دیئے بجھائے گئے" (ب۔۴۵)

عطرِ گل [عف۔ترکیب]
پھولوں کا عرق۔ پھولوں کی خوشبو (اُر)
ع "عطرِ گل صرفِ خزاں تھا پہلے" (ب۔۱۴۵)

عقدۂ دل [عف۔ترکیب]
دل کی گتھی۔ مراد ہے دل کا معاملہ (اُر)
ع "میں اپنا عقدہ دل تجھ کو سونپ دیتا ہوں" (ب۔۱۰۰)

عقدہ کشائے کون ومکاں [بفع۔ترکیب]
مراد ہے سب رازوں سے واقف (اُر)
ع "اے عقدہ کشائے کون و مکاں ترے وصف نہیں محتاج بیاں" (ن۔۴۳)

عقل وہوش وحواس اڑانا [ار۔محاورہ]
مراد ہے حیران کرنا (ن ل)
ع ''عقل وہوش وحواس اڑائے'' (ن۔۱۰۰)

عقل وتاب وہوش [عف۔ترکیب]
مراد ہے حواس (اُر)
ع ''عقل وتاب وہوش کے محاذ پر'' (ن۔۱۸۷)

عکس [ع۔امذ]
سایہ۔پرتو (اُر)
ع ''دو چہروں کا عکس جما تھا'' (پ۔۵۵)

عکسِ گُل [عف۔ترکیب]
پھول کی پرچھائیاں (اُر)
ع ''عکسِ گُل سایہ گیسو نکلا'' (ب۔۴۳)

علاقۂ تن [عف۔ترکیب]
مراد ہے جسم۔وجود (اُر)
ع ''یہ بے فضا علاقۂ تن مجھ سے چھین لے'' (د۔۱۴)

عَلَم [ع۔امذ]
جھنڈا (ع ل)
ع ''عَلَم ہمارا نہ جھک سکے گا'' (ن۔۶۹)

علی کی ذوالفقار [ار۔ترکیب]
حضرت علیؓ کی تلوار (اُر)
ع ''علی کی ذوالفقار سے جو بچ گئے'' (ن۔۸۵)

علیم [ع۔صف]
جاننے والا۔مراد ہے اللہ تعالیٰ (اُر)
ع ''اے علیم تیرے علم کے حضور'' (ن۔۸۳)

عمرِ جاوداں [عف۔ترکیب]
ہمیشہ زندہ رہنا۔نہ ختم ہونے والی زندگی (اُر)
ع ''ہے شرط تشنہ لبی عمرِ جاوداں کے لیے'' (ن۔۵۴)

عمرِ رفتہ [عف۔ترکیب]
گزری ہوئی زندگی (ف آ)
ع ''عمرِ رفتہ کی رہگور ہے یہ'' (د۔۱۱۶)

عنایت [ع۔امث]
مہربانی (اُر)
ع ''کبھی وہ خاص عنایت کہ سوگماں گزریں'' (ب۔۱۵۹)

عنانِ کہکشاں [عف۔ترکیب]
مراد ہے ستاروں جیسا بلند (ع ل)
ع ''ہم عنانِ کہکشاں پرفشاں ترے جہاز'' (ن۔۱۲۵)

عہدِ آوارگی [عف۔ترکیب]
مراد ہے بے پروائی کا زمانہ (اُر)
ع ''عہدِ آوارگی میں کیا کچھ تھا'' (ب۔۵۴)

عہدِ رفتہ [عف۔ترکیب]
گزرا ہوا زمانہ (اُر)
ع ''عہدِ رفتہ کے شاعرانِ کرام'' (غ۔۳)

عہدِ نو [عف۔ ترکیب]
نیا زمانہ (اُر)
ع "اس عہدِ نو میں قدرِ متاعِ وفا نہیں" (ب۔۱۵۴)

عہدِ وفا [ع۔ ترکیب]
وفاداری کا زمانہ (اُر)
ع "اے وطن تجھ سے نیا عہدِ وفا کرتے ہیں" (ن۔۶۳)

عہدِ وفا [ع۔ ترکیب]
مراد ہے وفا نبھانے کا اقرار (اُر)
ع "ہر چند ترا عہدِ وفا بھول گئے ہم" (ب۔۶۱)

عیّار [ع۔ اند]
چالاک۔ تیز (اُر)
ع "بہت ہی سادہ ہے تو اور زمانہ ہے عیّار" (ب۔۱۵۹)

عیاں [ع۔ صف]
ظاہر۔ کھلا (اُر)
ع "ہڈی ہڈی صاف عیاں تھی" (پ۔۸۴)

عیش [ع۔ اند]
آسائش۔ آرام (اُر)
ع "تنہا عیش کے خواب نہ بُن" (ب۔۸۶)

عینِ وفا [ع۔ ترکیب]
مراد ہے وفا کا تقاضا (اُر)
ع "ہے یہی عینِ وفا دل نہ کسی کا دُکھا" (د۔۷۸)

غ

غارت [ع۔ امث]
لوٹ کھسوٹ (ع ل)
ع "عدو کی غارت کا سامان" (ن۔۱۲۱)

غائبانہ [ع۔ صف]
پوشیدہ۔ چھپے ہوئے (اُر)
ع "وہ زخم یاد ہیں اب تک جو غائبانہ لگے" (ب۔۱۶۰)

غبارِ بوئے سمن [عف۔ ترکیب]
مراد ہے چھوٹی سی چھوٹی خوشی (اُر)
ع "گُل کیا غبارِ بوئے سمن کو ترس گئے" (ب۔۱۵۴)

غریب الوطن [ع۔ ترکیب]
وطن سے دور۔ پردیسی (ف آ)
ع "وطن بھی مجھ سے غریب الوطن کو ترسے گا" (د۔۱۴۷)

غُربت [ع۔ امث]
محتاجی۔ مراد ہے بے وطنی (ع ل)
ع "سفر ہے اور غربت کا سفر ہے" (ب۔۵۶)

غزالِ حرم [ع۔ ترکیب]
مراد ہے سوئے ہوئے احساسات (اُر)
ع "یا شکستہ غزالِ حرم صبر کر" (د۔۲۱)

غزالِ آوارہ [عف۔ترکیب]
بھٹکے ہوئے ہرن (اُر)
ع "تلاش آب میں جیسے غزالِ آوارہ" (ب۔۹۸)

غلیل [ار۔اسث]
تانت کی کمان (اُر)
ع "تیری غلیل کہاں ہے" (س۔۴۸)

غمِ بقدرِ طلب [ع۔ترکیب]
مراد ہے جتنی خواہش ہو (اُر)
ع "غم بقدرِ طلب نہیں ملتا" (غ۔۱۸)

غمِ پائیدار [عف۔ترکیب]
مراد ہے ہمیشہ ساتھ رہنے والا غم (ف آ)
ع "ہزار شکر غمِ پائیدار اپنا ہے" (د۔۶۵)

غمِ تازہ [عف۔ترکیب]
تازہ دکھ (اُر)
ع "خوشی تو کیا کہ غمِ تازہ کا شگوں بھی نہیں" (غ۔۱۶)

غمِ دوراں [عف۔ترکیب]
مراد ہے زمانے کے دکھ درد (ف آ)
ع "بس غمِ دوراں ہارے ہم" (ب۔۴۴)

غمِ دنیا [ع۔ترکیب]
دنیا کے دکھ (ف آ)
ع "ایسا الجھا ہوں غمِ دنیا میں" (ب۔۶۹)

غم رُبا [عف۔صف]
مراد ہے وہ غم جو پیارا لگے (ف آ)
ع "ترے خیال میں ہر بات غم رُبا سی ہے" (د۔۱۲۱)

غمِ روزگار [عف۔ترکیت]
زندگی اور معاش کے دکھ (اُر)
ع "بہلا غمِ روزگار کچھ دیر" (ب۔۷۷)

غمِ زندگی [عف۔ترکیب]
زندگی کے دُکھ (اُر)
ع "نہ غمِ زندگی نہ دردِ فراق" (ب۔۷۰)

غمِ صد [عف۔ترکیب]
سیکڑوں دکھ (اُر)
ع "غمِ صد کارواں دیکھا نہ جائے" (ب۔۵۶)

غمِ فراق [ع۔ترکیب]
جدائی کے دُکھ (اُر)
ع "غمِ فراق میں کچھ دیر رو ہی لینے دو" (د۔۱۳۲)

غمِ فرقت [ع۔ترکیب]
جدائی کے غم (اُر)
ع "تم آج کہاں ہو غمِ فرقت کے سہارو" (ب۔۱۰۱)

غم گسار [عف۔صف]
ہمدرد (اُر)
ع "خدائی بھر میں یہی غم گسا اپنا ہے" (د۔۶۶)

غمگسارِ سفرِ راہِ وفا[فعفع ۔ترکیب]
مراد ہے اس وطن کی ہمدردوں کی حالت (اُر)
ع ''غمگسارِ سفرِ راہِ وفا'' (د۔۳۴)

غمِ لامکاں[ع۔ترکیب]
دوسرے جہاں کا فکر۔عقبیٰ کا غم (اُر)
ع ''کیوں غمِ لامکاں کرے کوئی'' (ب۔۱۴۷)

غمِ لیل ونہار[ع۔ترکیب]
رات دن کے غم۔مراد ہے زمانے کے دُکھ (ع ل)
ع ''کہ تیرا غم غمِ لیل ونہار بھی تو نہیں'' (ب۔۶۲)

غمِ ہجرِ حبیب[ع۔ترکیب]
محبوب کی جدائی کا دُکھ (اُر)
ع ''غمِ ہجرِ حبیب ایک طرف'' (غ۔۱۸)

غنچہ وگُل[ف۔ترکیب]
پھول اور کلیاں (ف آ)
ع ''یہ غنچہ وگُل ہیں سب مسافر'' (ب۔۷۵)

غنیمت[ع۔امث]
مراد ہے قابلِ قدر (اُر)
ع ''فرصتِ بے خودی غنیمت ہے'' (ب۔۸۲)

غنی[ع۔صف]
آسودہ۔بے نیاز (ع ل)
ع ''کرتی ہے جن کی خاک بھی محتاج کو غنی'' (ن۔۱۶)

غیرتِ عشق[ع۔ترکیب]
عشق کی غیرت (ف آ)
ع ''غیرتِ عشق کو قبول نہیں'' (د۔۷۰)

ف

فاتحِ بحر وبر[عف۔ترکیب]
خشکی اور تری پر قابض (اُر)
ع ''یہ جواں فاتحِ بحر وبر ہیں'' (ن۔۱۲۸)

فاتحِ خیبر[ع۔اند]
حضرت علیؓ کا لقب (اُر)
ع ''اے بدوحنین کے راہ نما اے فاتحِ خیبر کے مولا'' (ن۔۴۳)

فاختہ[ع۔امث]
کبوتر کے برابر خاکستری رنگ کا پرندہ (ع ل)
ع ''فاختہ سرنگوں بولوں میں'' (ب۔۱۵۵)

فاش[ع۔صف]
ظاہر۔آشکار (ع ل)
ع ''فاش ہوا ہر نکتہ پنہاں'' (ن۔۱۰۱)

فتحِ قوم[ع۔ترکیب]
قوم کی جیت (اُر)
ع ''جہاں پہ فتحِ قوم کا نشان میری نظم ہے'' (۔۸۴)

فتح مند[عف۔صف]
کامیابی حاصل کرنے والا (اُر)
ع "جہاں ہر ایک موج فتح مند ذوالفقار" (ن۔۸۴)

فتح وظفر[ع۔ترکیب]
مراد ہے کامیابی (اُر)
ع "ہر گام سوئے فتح وظفر ہے بڑھے چلو" (ن۔۱۳۹)

فتنہ[ع۔اند]
فساد۔شرارت (اُر)
ع "جہاں بھی تھا کوئی فتنہ تڑپ کے جاگ اٹھا" (ب۔۸۸)

فتنہ نہاں[عف۔ترکیب]
چھپا ہوا ہنگامہ (اُر)
ع "کہ پردے میں فتنہ نہاں اور تھا" (ن۔۲۹)

فِدا[ع۔صف]
نثار۔قربان (ع ل)
ع "مال کیا چیز ہے ہم جان فدا کرتے ہیں" (ن۔۶۳)

فراغ[ع۔اند]
فرصت۔آرام (اُر)
ع "وہ دل نہ ہوا فراغ سے خوش" (غ۔۸)

فراق[ع۔اند]
جدائی (اُر)
ع "دنیا ترے فراق میں اندھیر ہوگئی" (د۔۳۹)

فراقِ جسم وجاں[ع۔ترکیب]
جسم اور جان کی جدائی (اُر)
ع "فراق جسم وجاں دیکھا نہ جائے" (ب۔۵۷)

فرد[ع۔اند]
مراد ہے ایک (ع ل)
ع "پوری قوم آج ایک فرد ہے" (ن۔۸۶)

فرسنگ[ف۔اند]
فاصلے کا ایک ماپ جو ۱۸ ہزار فٹ ہوتا ہے (ع ل)
ع "سفرِ شوق کے فرسنگ نہ پوچھ" (ب۔۱۴۳)

فرشتہ خو[عف۔ترکیب]
مرد ہے فرشتوں جیسی خصلت رکھنے والا (ف آ)
ع "مگر آدمی کے لباس میں وہ فرشتہ خو کوئی اور ہے" (د۔۱۳۶)

فرشِ راہ[ف۔ترکیب]
راستے میں بچھے ہوئے مراد ہیں منتظر (ن ل)
ع "صدیوں سے فرشِ راہ تھے جس کے لیے نجوم" (ن۔۵۱)

فرصت[ع۔امث]
فارغ البالی۔فارغ وقت (ف آ)
ع "پکارتی ہیں فُرصتیں کہاں گئیں وہ صحبتیں" (د۔۱۱۱)

فرصتِ بے خودی[عف۔ترکیب]
مدہوشی کا وقت۔ مراد ہے خماری کا عالم (اُر)
ع "فرصتِ بے خودی غنیمت ہے" (ب۔۸۲)

فرصتی خوابِ طرب[عفع۔ترکیب]
مراد ہے محبوب کے ساتھ گزرے ہوئے حسین پل (اُر)
ع "کم فرصتی خوابِ طرب یاد رہے گی" (ب۔۶۱)

فرصتِ سیر و تماشائے بہاراں[عف۔ترکیب]
مراد ہے موسم بہار کو دیکھنے کی مہلت (ف آ)
ع "فرصتِ سیر و تماشائے بہاراں کمی" (ب۔۳۳)

فرصتِ شوق[ع۔ترکیب]
مراد ہے چاہت کی جستجو (اُر)
ع "فرصتِ شوق بن گئی دیوار" (د۔۲۶)

فرصتِ موسمِ نشاط[ع۔ترکیب]
مراد ہے خوشی اور سکون کے لیے (ف آ)
ع "فرصتِ موسمِ نشاط نہ پوچھ" (د۔۷۹)

فرصتِ ہستی[عف۔ترکیب]
مراد ہے زندگی (اُر)
ع "کس طرح گزرے گا ناصر فرصتِ ہستی کا دن" (ب۔۱۵۶)

فروتنی[ف۔صف]
عاجزی۔خاکساری (اُر)
ع "کس مرتبہ بلند تھی اُن کی فروتنی" (ن۔۱۹)

فروزاں[ف۔صف]
روشن (ف آ)
ع "انہی کے دم سے فروزاں ہیں ملتوں کے چراغ" (د۔۱۴۷)

فریب[ف۔امذ]
دھوکا۔عیاری (ف آ)
ع "جھوٹی امید کا فریب نہ کھاؤ" (د۔۹۸)

فریبِ آسماں[ف۔ترکیب]
مراد ہے تقدیر۔قسمت (اُر)
ع "کیا روئیں فریبِ آسماں کو" (ب۔۴۷)

فریب کھانا[ار۔محاورہ]
دھوکا کھانا (اُر)
ع "زمانہ اس نگاہ کا فریب کھا کے رہ گیا" (ب۔۸۰)

فسانۂ جم و کے[ف۔ترکیب]
تلمیح ہے جمشید اور کیانی خاندان کی جو ایران کے بڑے بادشاہ گزرے ہیں۔ (اُر)
ع "بڑا جاں گسل ہے یہ واقعہ یہ فسانۂ جم و کے نہیں" (د۔۴۶)

فسردہ[ف۔صف]
پریشانی۔اُداس (ع ل)
ع "بہت فسردہ ہے دل کون اس کو بہلائے" (ب۔۶۳)

فسوں [ف۔اند]
سحر۔جادو (اُر)
ع "وہی اُداس روز و شب وہی فسوں وہی ہوا" (ب۔۸۱)

فصل [ع۔امث]
موسم۔رُت (فآ)
ع "ہو کوئی فصل مگر زخم کھل ہی جاتے ہیں" (د۔۶۵)

فصلِ بہار [عف۔ترکیت]
بہار کا موسم (عل)
ع "اِک فصلِ بہار سے پہلے" (ب۔۴۷)

فصلِ خزاں خیمہ زن [عف۔ترکیب]
مراد ہے موسمِ خزاں کا آنا یا ہونا (اُر)
ع "فصلِ خزاں خیمہ زن دیکھیے کب تک رہے" (غ۔۷)

فصلِ گُل [عف۔ترکیب]
موسم بہار۔مراد ہے شادمانی کا زمانہ (اُر)
ع "دیتے ہیں سراغ فصلِ گُل کا" (ب۔۴۷)

فصیل [ع۔امث]
دیوار۔حدود (فآ)
ع "شہر کی فصیلوں کا" (د۔۱۳۸)

فصلِ مُراد [ع۔ترکیب]
مقصد کی فصل۔مراد ہے جستجو اور کوشش کا انجام (اُر)
ع "یہ ہے فصلِ مراد کا گہنا" (ب۔۱۵۱)

فضائے بیکراں [عف۔ترکیب]
مراد ہے کائنات کی وسعتیں (اُر)
ع "یہ کاغذ اپنے ہاتھ میں ہے وہ فضائے بیکراں" (ن۔۸۴)

فضائے دل [عف۔ترکیب]
دل کی وسعت (اُر)
ع "فضائے دل میں کسی یاد کا فسوں بھی نہیں" (غ۔۱۶)

فکرِ تلافی [ع۔ترکیب]
ازالے کا سوچنا۔بدلہ یا عوض کے بارے میں سوچنا (اُر)
ع "ہے عبث فکرِ تلافی تجھے اے جانِ وفا" (غ۔۴)

فکرِ تعمیرِ آشیاں [عف۔ترکیب]
گھر بنانے کا تردد (اُر)
ع "فکرِ تعمیرِ آشیاں بھی ہے" (ب۔۱۰۲)

فکرِ دنیا [ع۔ترکیب]
دنیا کے فکر۔مراد ہے زندگی کے غم (اُر)
ع "صبح نکلے تھے فکرِ دنیا میں" (ب۔۱۲۶)

فکرِ رسا [عف۔ترکیب]
خیال کی رسائی (اُر)
ع "دُھکی ہے فکرِ رسا اور مدح باقی ہے" (ن۔۴۲)

فکرِ واماندگاں[عف۔ترکیب]
مراد ہے پریشانی (ف آ)
ع ''فکرِ واماندگاں کرے کوئی'' (ب۔۱۴۷)

فکر و عمل[ع۔ترکیب]
مراد ہے ذہن اور کارکردگی۔سوچ اور عمل (اُر)
ع ''میری تجھ سے کیسے نبھے گی ایک ہے تیرے فکر و عمل'' (د۔۳۲)

فلک[ع۔امث]
آسمان (ع ل)
ع ''فلک نے پھینک دیا برگِ گُل کی چھاؤں سے دُور'' (ب۔۶۳)

فنا[ع۔امث]
ختم (اُر)
ع ''ایک تہذیب فنا ہوتی ہے'' (د۔۳۴)

فوجِ ترک تاز[ع۔ترکیب]
تیز و طرار لشکر (ع ل)
ع ''ہم رکاب آسماں تیری فوجِ ترک تاز'' (ن۔۱۲۵)

فی النار[ع۔صف]
آگ میں بھیجنا۔جہنم واصل کرنا (اُر)
ع ''فی النار کئے آن میں طیارے عدو کے'' (ن۔۱۴۲)

فیض[ع۔امذ]
فائدہ۔مراد ہے سخاوت (اُر)
ع ''جو اپنا فیض غریبوں پہ عام کرتے ہیں'' (ن۔۴۸)

فیل[ع۔امذ]
ہاتھی (ف آ)
ع ''دشت ہے یہ فیلوں کا'' (د۔۱۳۸)

ق

قاصر[ع۔صف]
مجبور۔لاچار (اُر)
ع ''عاجز ہے زباں قاصر ہے دہن اے پاک نبی رحمت والے'' (ن۔۴۳)

قافلۂ بہار[عف۔ترکیب]
مراد ہے موسمِ بہار کی مدّت (اُر)
ع ''ہے قافلۂ بہار کچھ دیر'' (ب۔۷۵)

قافیہ پیائی[عف۔صف]
قافیہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر شعر یا غزل کہنا مراد ہے تک بندی کرنا (اُر)
ع ''کہتے ہیں غزل قافیہ پیائی ہے ناصرؔ'' (د۔۷۲)

قبائے غزل[ع۔ترکیب]
مراد ہے غزل کا سانچہ (اُر)
ع ''کہاں وہ پیکرِ نوری کہاں قبائے غزل'' (ن۔۴۲)

قبلہ [ع۔اند]
مراد ہے محترم۔حضور (اُر)
ع "قبلہ! ذرا سوچیے تو سہی" (س۔۳۶)

قتلِ گل [عف۔ترکیب]
مراد ہے پھولوں کا مرجھانا (ف آ)
ع "قتلِ گل عام ہوا ہے اب کے" (د۔۴۱)

قحطِ وفا [ع۔ترکیب]
مراد ہے وفا نایاب ہونا (ف آ)
ع "شہر میں قحطِ وفا ہے اب کے" (د۔۴۱)

قدرِ متاع [ع۔ترکیب]
مراد ہے بس کے مطابق۔طاقت کے مطابق (اُر)
ع "اس عہدِ نو میں قدرِ متاعِ وفا نہیں" (ب۔۱۵۴)

قُرب [ع۔اند]
نزدیکی۔وصال (اُر)
ع "اوّلیں قُرب کی سرشاری میں" (ب۔۶۸)

قرب و بعد [ع۔ترکیب]
مراد ہے نزدیکی اور دوری (اُر)
ع "قرب و بعد کا فرق مٹایا" (ن۔۱۰۱)

قریہ [ع۔اند]
گاؤں (ع ل)
ع "میں ہوں اسی لٹے ہوئے قریے کی روشنی" (ن۔۱۷)

قریہ بہ قریہ [عفع۔صف]
ترتیب وار (اُر)
ع "قریہ بہ قریہ کو بہ کو" (ن۔۱۲۹)

قسمت مآبی [ع۔صف]
مراد ہے خوش قسمتی (ع ل)
ع "قسمت مآبی خوش نسبی پاک دامنی" (ن۔۱۶)

قصبہ [ع۔اند]
چھوٹا شہر۔شہر سے چھوٹا گاؤں سے بڑا (ن ل)
ع "ہم جب قصبے میں اترتے تھے" (پ۔۱۰۹)

قصرِ بیداد [عف۔ترکیب]
مراد ہے ظلم اور ناانصافی کی عمارت (ف آ)
ع "قصرِ بیداد کی دیوار گری ہم نفسو شکر کرو" (د۔۹۶)

قصۂ شوق [ع۔ترکیب]
عشق کی کہانی۔جستجو کی کہانی (اُر)
ع "آرزو ہے کہ میرا قصۂ شوق" (د۔۷۱)

قصۂ فرقت [ع۔ترکیب]
جدائی کی کہانی (اُر)
ع "سناؤں قصۂ فرقت اگر برا نہ لگے" (ب۔۱۵۹)

قضا [ع۔امث]
مراد ہے موت (اُر)
ع "بال کھولے کھڑی ہو جیسے قضا" (ن۔۴۰)

قفس[ع۔امذ]
پنجرہ۔قید خانہ (ع ل)
ع "قفس کو چمن سے سوا جانتے ہیں" (ب۔۱۳۳)

قفسِ جاں[ترکیب]
مراد ہے سینہ (اُر)
ع "اے دلِ قفسِ جاں میں ذرا اور پھڑک لے" (د۔۵۰)

قفسِ غنچہ[عف۔ترکیب]
مراد ہے کلی (اُر)
ع "قفسِ غنچہ کا در وا ہوگا" (ب۔۱۳۸)

قفل[ع۔امذ]
تالا (اُر)
ع "خاموشی کا قفل پڑا ہے" (د۔۷۶)

قلبِ سنگ[عف۔ترکیب]
مراد ہے پتھر دل (اُر)
ع "ممکن ہے قلبِ سنگ سے نکلے کوئی پری" (د۔۴۰)

قلب وچشم و گوش[عف۔ترکیب]
دل، آنکھیں اور کان۔مراد ہے حواس (اُر)
ع "قلب وچشم و گوش کے محاذ پر" (ن۔۸۷)

قلب ونظر[ع۔ترکیب]
دل اور نظر (ع ل)
ع "قلب ونظر کی روشنی" (ن۔۱۳۰)

قلزم ماہ[عف۔ترکیب]
مراد ہے آسمان کا چاند (اُر)
ع "ہوا قلزم ماہ جل کر کبود" (ن۔۳۶)

قلق[ع۔امذ]
دکھ۔بے قراری (ن ل)
ع "بچھڑنے کا تجھ سے قلق اب کہاں" (ب۔۱۲۲)

قندیل[ع۔امث]
ایک قسم کا شیشے کا ظرف جس میں موم بتیاں جلا کر لٹکاتے ہیں۔(اُر)
ع "دن کی قندیل بجھا دی ہم نے" (د۔۴۳)

قہر[ع۔امذ]
غضب۔غصہ (ع ل)
ع "قہر سے دیکھ نہ ہر آن مجھے" (ب۔۱۱۴)

قہرِ خدا[عف۔ترکیب]
خدا کا غضب (اُر)
ع "اور جنگ میں دشمن کے لیے قہرِ خدا ہیں" (ن۔۱۴۲)

قہر وعذاب[ع۔ترکیب]
مراد ہے آفت اور مصیبت (ع ل)
ع "خدا کا قہر وعذاب آیا" (ن۔۶۸)

قیام[ع۔امذ]
ٹھہرنا (اُر)
ع "وہ قافلے یہاں آ کر قیام کرتے ہیں" (ن۔۴۷)

ک

کاٹھ کے پُل[ار۔اند]
لکڑی کے پُل (اُر)
ع ''کاٹھ کے پُل کے آمنے سامنے''(ن۔۹۷)

کاجل[ار۔اند]
سُرمہ (ع ل)
ع ''آنکھوں میں کاجل ہنستا تھا''(پ۔۷۱)

کاخ وکُو[ف۔ترکیب]
مراد ہے کوچے اور گھر۔گلیاں اور مکان (اُر)
ع ''جگمگاتے ہیں کاخ وکُو ہم سے''(د۔۶۷)

کرامات[ع۔امث]
مراد ہے عنایت۔بخشش (ع ل)
ع ''تقدیر ہی سے اب یہ کرامات ہو تو ہو''(ب۔۱۵۷)

کراں تا کراں[ف۔اند]
مراد ہے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک (ف آ)
ع ''کراں تا کراں ظلمتیں چھا گئیں''(ن۔۲۵)

کارزار[ف۔اند]
لڑائی۔مقابلہ (ن ل)
ع ''تیرے عَلَم ہیں سر بلند عرصۂ کارزار میں''(ن۔۱۳۵)

کارگاہِ رزم[ف۔ترکیب]
مراد ہے میدان جنگ (اُر)
ع ''یہ کاغذ اپنے ہاتھ میں وہ کارگاہِ رزم ہے''(ن۔۸۴)

کارگاہِ سخن[ف۔ترکیب]
شعروشاعری کی محفلیں (ف آ)
ع ''ہم سے روشن ہے کارگاہِ سخن''(د۔۶۷)

کارن[ہ۔اند]
سبب۔باعث (ف آ)
ع ''میں کس کارن پچھلے پہر تک تنہا بیٹھا رہتا ہوں''(ن۔۱۴۴)

کاری[ف۔صف]
خطرناک۔کام تمام کرنے والا (ف آ)
ع ''اونچی تیری اُڑانیں کاری ترے نشانے''(ن۔۷۳)

کارواں[ف۔اند]
قافلہ۔سفر کرنے والوں کا گروہ (غ ل)
ع ''غمِ صدا کارواں دیکھا نہ جائے''(ب۔۵۶)

کاروانِ آلِ نبیؐ[فع۔ترکیب]
مراد ہے اہل بیت (اُر)
ع ''کہاں کہاں نہ لٹا کاروانِ آلِ نبیؐ''(ن۔۵۴)

کاسنی [ف۔امث]
ہلکا اُودا رنگ (ع ل)
ع "نیلے اُجال جو گئے گلدار کاسنی" (ن۔۱۲)

کاسۂ شب و روز [ف۔ترکیب]
مراد ہے دن اور رات کا پیمانہ (ف آ)
ع "بھرے کاسۂ شب و روز میں ترے کام کی کوئی شے نہیں" (د۔۴۷)

کاشانۂ گل [ف۔امذ]
پھولوں کا گھر۔مراد ہے گلزار (ع ل)
ع "پھر چراغاں ہوا کاشانۂ گل" (ب۔۱۱۷)

کاش [ف۔صف]
کلمہ افسوس۔مراد ہے افسوس ایسا ہوتا (ع ل)
ع "اے کاش یہیں دورِ فلک تھم جائے" (ن۔۵۹)

کاظم [ف۔صف]
مارنے والا (ع ل)
ع "وہ شیر سو رہے ہیں وہاں کاظمین کے" (ن۔۱۶)

کال [ہ۔امذ]
قحط۔خشک سالی (اُر)
ع "جنگ سر سے ٹلی تو کال پڑا" (ب۔۱۶۶)

کال پڑنا [ار۔محاورہ]
قحط کا آنا۔مراد ہے مشکل وقت کا آنا (ف آ)
ع "نگری نگری کال پڑا" (ب۔۳۰)

کالجہ [ہ۔امذ]
کلیجہ (ن ل)
ع "کھائے لوں گی ترا کالجہ چھوڑالوں گی نکال" (س۔۹۰)

کالی منڈی [ہ۔صف]
مراد ہے دھاندلی والی منڈی جہاں تاجر اور زمیندار کسانوں کا استحصال کرتے ہیں۔(اُر)
ع "مگر یہ زمیندار یہ کالی منڈی کے تاجر" (س۔۸۵)

کامل [ع۔امذ]
مکمل مراد ہے باہنر (ف آ)
ع "ہمارا کیا ہے بھلا ہم کہاں کے کامل تھے" (د۔۱۲۷)

کامنی [ہ۔امث]
نہایت خوب صورت نازک عورت (اُر)
ع "لائی سجا کے تھال میں اک شوخ کامنی" (ن۔۱۳)

کان دھرنا [ار۔محاورہ]
مراد ہے غور سے سنو (ف آ)
ع "ذرا سنو تو سہی کان دھر کے نالۂ دل" (د۔۱۴۲)

کانپ کانپ اٹھنا [ار۔محاورہ]
خوف کھانا۔ڈرنا (اُر)
ع "ترے جلو میں بھی دل کانپ کانپ اٹھتا ہے" (ب۔۴۶)

کانس[ہ۔اسث]
ایک قسم کی لمبی گھاس(اُر)
ع"دھوپ کی گرمی سے پیلا پڑ گیا تھوہڑ کا کانس"(س۔۱۱۰)

کاوشِ حاصل[فع۔ترکیت]
مراد ہے حاصل کرنے کی کوشش(اُر)
ع"حاصل نہ سہی کاوشِ حاصل تو وہی ہے"(غ۔۶)

کبود[ف۔امذ]
نیلا(اُر)
ع"ہوا قلزم ماہ جل کر کبود"(ن۔۲۶)

کبیر[ع۔امذ]
بڑا۔صاحبِ ثروت(اُر)
ع"میں امیرِ شام و عجم نہیں میں کبیر کوفہ و رے نہیں"(د۔۴۷)

کٹ جانا[ار۔محاورہ]
باز آنا۔چھوڑ دینا(ع ل)
ع"رہ و رسمِ اجداد سے کٹ گئے"(ن۔۳۰)

کٹو[ہ۔اسث]
گلہری(اُر)
ع"وہ دیکھو وہ کٹو آئی"(س۔۴۸)

کچی نکور[ہ۔صف]
کم سن۔کم عمر(اُر)
ع"کچی نکور باندیاں نکلیں بنی ٹھنی"(ن۔۱۳)

کرچی[ہ۔اسث]
ریزہ۔ٹکڑا(اُر)
ع"یہ شیشے کی کرچی ہے"(س۔۴۶)

کرشمہ[ف۔امذ]
معجزہ۔اثر(اُر)
ع"سب کرشمے تھے باغ میں گُل کے"(ب۔۵۱)

کرم[ع۔امذ]
مہربانی۔عنایت(اُر)
ع"یہ آپ ہی کا کرم ہے کہ آج خاک نشیں"(ن۔۴۵)

کرن[ہ۔اسث]
چاند یا سورج کی شعاع۔مراد ہے روشنی(ف آ)
ع"کیا خبر خاک ہی سے کوئی کرن پھوٹ پڑے"(ب۔۳۳)

کرن پھوٹنا[ار۔محاورہ]
مراد ہے صبح ہونا(اُر)
ع"کیا خبر کب کوئی کرن پھوٹے"(ب۔۱۵۱)

کروٹ بدلنا[ار۔محاورہ]
مراد ہے تازہ ہونا۔بیدار ہونا(ف آ)
ع"پھر کسی یاد نے کروٹ بدلی"(د۔۱۱۹)

کُرۂ خاکی[عف۔ترکیب]
مراد ہے زمین(اُر)
ع"کُرۂ خاکی دھواں بن کر اٹھا"(غ۔۵)

کریم رب[ع۔صف]
مہربان خُدا(ف آ)
ع "اے مرے کریم رب"(ن۔۸۳)

کڑا[ہ۔اند]
سخت۔دُشوار(ع ل)
ع "کڑے کوسوں کے سناٹے ہیں لیکن"(ب۔۶۰)

کڑوے خواب[ار۔صف]
بُرے سپنے(ف آ)
ع "کڑوے خواب غریبوں کے"(د۔۱۳۴)

کڑیل نیزہ باز[ار۔ف۔صف]
مراد ہے طاقت ور نشانہ باز(ع ل)
ع "سبک چال نخریلے گھوڑے کڑیل نیزہ باز"(ن۔۶۶)

کسک[ار۔اسٹ]
ہلکا درد۔ٹیس(اُر)
ع "کوئی بے نام کسک یاد آئی"(ب۔۱۳۷)

کُشادہ[ف۔صف]
وسیع۔فراخ(اُر)
ع "شہر اُجڑے تو کیا ہے کشادہ زمینِ خُدا"(د۔۲۱)

کشمکشِ صبر طلب[فع۔ترکیب]
مراد ہے دشواریوں پر صبر کرنے کی طاقت(اُر)
ع "وہ کشمکش صبر طلب یاد رہے گی"(ب۔۶۱)

کِشمش[ف۔اند]
خشک کیے ہوئے انگور(اُر)
ع "کشمش چھوارے کاغذی بادام چار مغز"(ن۔۱۳)

کڑے دام بچھانا[ار۔محاورہ]
مراد ہے سازشوں کا جال پھیلانا(اُر)
ع "رہنماؤں نے کڑے دام بچھائے ہر سُو"(غ۔۱۸)

کفرِ سراپا[عف۔ترکیب]
مراد ہے غضب کی خوبصورتی(ع ل)
ع "اتنے میں ایک کفرِ سراپا نظر پڑا"(ن۔۱۴)

کفر شکن[عف۔صف]
مراد ہے کفر اور جاہلیت کو ختم کرنا(اُر)
ع "ترا ایک اشارہ کفر شکن اے پاک نبی رحمت والے"(ن۔۴۳)

کُفر و دیں[ع۔ترکیب]
مراد ہے اسلام اور کفر(ع ل)
ع "یہ جنگ آج کفر و دیں کی جنگ ہے"(ن۔۸۵)

کل موئے[ہ۔صف]
کم بخت(اُر)
ع "ہٹ دُور پرے کل موئے"(س۔۵۱)

کلیاں[ار۔اسٹ]
پھول(ع ل)
ع "کلیاں جھلسی جاتی ہیں"(ب۔۲۸)

کم سخن [ف۔صف]
خاموش طبع۔ کم بولنے والا (ع ل)
ع ''کم سخن محفلِ سخن میں آ'' (ب۔۱۲۳)

کم نما [ف۔صف]
کم دکھانے والا (ع ل)
ع ''کیوں نہ اس کم نما کو چاند کہوں'' (ب۔۱۲۶)

کُھلانا [ہ۔فعل]
درست اِملا ہے۔ کُملانا (ف آ)
ع ''رہ گئے دستِ صبا کُھلا کر'' (د۔۳)

کمیّوں [ہ۔اند]
کمہار (اُر)
ع ''جہاں کمیّوں کے مکاں تھے وہاں ڈاک خانہ بنا ہے'' (س۔۴۳)

کنٹھا [ہ۔اند]
سونے کے منکوں یا بڑے بڑے موتیوں کا ہار (ف آ)
ع ''یہ کنٹھا کس نے پہنا تھا'' (پ۔۱۰۴)

کُنج [س۔اند]
درختوں کے سائے میں بیٹھنے کی جگہ۔ گلی۔ محلّہ (اُر)
ع ''چھپے کُنج میں ہم قلم چوم کر'' (ن۔۳۰)

کُنجِ غم [فح۔ترکیب]
غم کا کنارہ (ف آ)
ع ''اب راس ہے کُنجِ غم ہی ناصرؔ'' (غ۔۸)

کُنجِ چمن [ف۔ترکیب]
چمن میں بیٹھنے کی جگہ (اُر)
ع ''گو باغباں یہ کُنجِ چمن مجھ سے چھین لے'' (د۔۱۴)

کنچن رُوپ [س۔صف]
سونے جیسا بدن۔ مراد ہے خوب صورت (اُر)
ع ''کنچن رُوپ دکھائے'' (س۔۱۰۱)

کنچنی [س۔امث]
سونے جیسی صورت والی۔ مراد ہے خوب صورت (ف آ)
ع ''پی کر شراب ناچ رہی تھی وہ کنچنی'' (ن۔۱۳)

کندن [ہ۔اند]
خالص سونا (ف آ)
ع ''کندن سونا دمک رہا تھا'' (پ۔۷۱)

کندن سا روپ [ہ۔صف]
اصل سونے جیسا رنگ (ع ل)
ع ''کندن سا روپ دھوپ سا چہرہ پون سی چال'' (ن۔۱۵)

کنڈم [ہ۔صف]
بےکار (اُر)
ع ''جی وہ تو فوج کا کنڈم مال ہے'' (س۔۷۵)

کنڈلی [ہ۔امث]
حلقہ۔ گھیرا (ف آ)
ع ''آسماں جیسے سانپ کی کنڈلی'' (ن۔۲۱)

کنکی [ہ۔امث]
مراد ہے کنگی (اُر)
ع ''یہ کنکی کہاں سے ملی ہے'' (س۔۴۷)

کنگن [ہ۔امذ]
چوڑی۔کڑا (ع ل)
ع ''کس گوری کے ہیں یہ کنگن'' (پ۔۱۰۴)

کنگنی [ہ۔امث]
کلائی کا زیور۔چھوٹا کنگن (ف آ)
ع ''یکبار گونج اٹھتی تھی سنسان کنگنی'' (ن۔۱۲)

کنول [ہ۔امث]
ایک پھول کا نام جو دریا یا پانی کے تالاب میں کھلتا ہے۔
نیلوفر۔پدم (ف آ)
ع ''جوبن کے گھاٹ پر وہ کنول دو شگفتنی'' (ن۔۱۴)

کنی [ف۔امث]
کان۔معدنیات نکالنے کی جگہ (ع ل)
ع ''پتلی ہر ایک آنکھ کی ہیرے کی تھی کنی'' (ن۔۱۴)

گورابدن [ہ۔ع۔صف]
سفید بدن (اُر)
ع ''گورا بدن کورا چولا تھا'' (پ۔۹۳)

کورا کاغذ [ہ۔۔و۔صف]
سفید کاغذ۔مراد ہے جس پر کچھ نہ لکھا گیا ہو۔خالی کاغذ (اُر)
ع ''کورا کاغذ بول رہا تھا'' (پ۔۷۵)

گوتا [ہ۔امث]
شاعری میں بیان کی ہوئی کہانی۔گیت (اُر)
ع ''کس دنیا کی گوتا ہے یہ'' (پ۔۱۰۴)

کوچۂ دلبر [ف۔ترکیب]
محبوب کی گلی (ف آ)
ع ''تھوڑی سی خاک کوچۂ دلبر ہی لے چلیں'' (د۔۱۴۱)

کوس [ہ۔امذ]
چار یا تین ہزار گز کا فاصلہ (ف آ)
ع ''میں کوسوں پیدل چلتا تھا'' (پ۔۵۸)

کونپل [ہ۔امث]
شگوفہ۔کلی (ع ل)
ع ''کونپل کونپل نور کی پتلی'' (پ۔۱۱۲)

کونج [ار۔امث]
مرغابی (اُر)
ع ''پیاسی کونجوں کے جنگل میں'' (پ۔۸۷)

کوہ آہنی [ف۔ترکیب]
لوہے کے پہاڑ۔مراد ہے سخت سے سخت مرحلہ (ف آ)
ع ''ہیبت سے جن کی گرد ہوئے کوہ آہنی'' (ن۔۱۶)

کوہ ودمن[ف۔ترکیب]
پہاڑاوروادیاں(اُر)
ع ''میری لَے سے مہکتے ہیں کوہ ودمن''(د۔۸۴)

کوکھ جلی[ار۔صف]
وہ عورت جس کے بچے مرجاتے ہیں(ع ل)
ع ''میں جانوں وہ کوکھ جلی تھی''(س۔۱۰۵)

کوی[س۔اند]
شاعر(اُر)
ع ''یہ کوی اور راگی طبیعت کے بندے ہیں''(س۔۱۰۵)

کھارا پانی[ار۔صف]
نمکین پانی جو پینے کے قابل نہ ہو۔مراد ہے آنسو(ف آ)
ع ''کھارا پانی کھاری مٹی''(د۔۷۳)

کھانے کودوڑنا[ار۔محاورہ]
مراد ہے بہت زیادہ غصے ہونا۔(اُر)
ع ''ہم نے پوچھا تو کھانے کودوڑی''(س۔۱۰۵)

کھٹکا[ار۔اسث]
مراد ہے افسوس(ن ل)
ع ''کھٹکا ہے جُدائی کا نہ ملنے کی تمنا''(د۔۱۰۷)

کھنڈر[ہ۔اند]
ویرانہ(اُر)
ع ''پھر سلگنے لگے یادوں کے کھنڈر''(ب۔۱۳۷)

کُہسار[ف۔اند]
پہاڑ(اُر)
ع ''ہیبت سے تیری لرزاں کہسار اور سمندر''(ن۔۷۳)

کھلبلی مچنا[ار۔محاورہ]
شوروغوغا ہونا(اُر)
ع ''ذرّوں میں کھلبلی مچی ہے''(س۔۹۹)

کُھبنے والی آنکھیں[ار۔صف]
دل میں جگہ کرنے والی آنکھیں۔ مراد ہے خوب صورت آنکھیں(اُر)
ع ''وہ دل میں کُھبنے والی آنکھیں کیا ہوئیں''(د۔۱۳۹)

کھنکنا[ار۔مص]
مراد ٹکرانا۔شرابیوں کی ایک روایت کہ پینے سے پہلے جام ٹکراتے ہیں۔(ف آ)
ع ''ابھی تو گرم ہے میخانہ جام کھنکاؤ''(د۔۱۱۸)

کھوج[ہ۔اند]
تلاش۔جستجو(اُر)
ع ''میں تو بیتے دنوں کی کھوج میں ہوں''(د۔۱۵۶)

کیفیت[ع۔اسث]
حالت۔احوال(اُر)
ع ''معمولی سے معمولی مناظر اور خفیف سے خفیف آوازوں سے پیدا ہونے والی جمالی کیفیات میرے ذہن پر ہمیشہ کے لیے نقش ہوجاتی ہیں''(ن۔۱۰۳)

کیفیت طوفانِ بہار [عف۔ترکیب]

مراد ہے بہار آنے کا سماں (اُر)

ع ''دیکھ کیفیتِ طوفانِ بہار'' (ب۔۱۳۴)

کیمیا [ع۔اسث]

کیمسٹری۔ مراد ہے نہایت مفید (اُر)

ع ''خاک تھی کیمیا ہمیں سے ہوئی'' (د۔۵۲)

گ

گال [ہ۔امذ]

رخسار (ع ل)

ع ''اُجلے روپہلے گال کہ درتے تو شتی'' (ن۔۱۴)

گاہ [ف۔امذ]

جگہ۔ مراد ہے احتیاط (اُر)

ع ''اس گھر میں بھی گاہ گاہ رہنا'' (ب۔۱۱۲)

گاہک [ف۔امذ]

خریدار (ع ل)

ع ''ایسا گاہک کون ہے جس نے'' (د۔۸۹)

گپت مرا سرتاج [ہ۔جملہ]

چندر گپت راجپوت خاندان کا مشہور بادشاہ۔ مراد ہے چندر گپت میرا سردار۔ (اُر)

ع ''میں ہوں مہا راجپوتنی گپت مرا سرتاج'' (س۔۹۰)

گت [ہ۔اسث]

طبلے کی چال (ع ل)

ع ''سازوں کی گت پلٹ گئی طبلے ٹھنک گئے'' (ن۔۱۳)

گجرا [ار۔امذ]

پھولوں کا ہار (اُر)

ع ''گیت بنتی ہے گجر پھولوں کے'' (ن۔۳۶)

گداز [ف۔صف]

سوز۔ رنج (ع ل)

ع ''وہی دلوں میں تپش ہے وہی شبوں میں گداز'' (ب۔۹۱)

گراں [ف۔صف]

بوجھل۔ مشکل (ع ل)

ع ''حد سے بڑھ جائے تو گراں بھی ہے'' (ب۔۱۰۳)

گرد [ف۔اسث]

غبار۔ دھول (اُر)

ع ''گرد نے خیمہ تان لیا تھا'' (پ۔۶۷)

گرداب [ف۔امذ]

پانی کا چکر۔ بھنور (اُر)

ع ''گرداب سے نکلے بھی تو جائیں گے کہاں ہم'' (غ۔۶)

گردِ راہِ طلب [فع۔ترکیب]

مراد ہے خواہش حاصل کرنے کی کوشش (اُر)

ع ''گردِ راہِ طلب نے گھیر لیا'' (غ۔۱۳)

گردِ راہ[ف۔ترکیب]
راستے کی دُھول(ع ل)
ع ''مجھ کو تری گردِ راہ رہنا''(ب۔۱۱۲)

گردش[ف۔اسث]
چکر۔مراد ہے حالات(اُر)
ع ''کیسی گردش میں اب کے سال پڑا''(ب۔۱۶۶)

گردشیں[ف۔اسث]
مراد ہے مصائب(اُر)
ع ''گردشیں ہو گئیں پرے کچھ تو''(ب۔۸۲)

گردشِ رنگ[ف۔ترکیب]
چکر کے رنگ۔مراد ہے حالات(ن ل)
ع ''ہوا پھر گئی گردشِ رنگ سے''(ن۔۲۵)

گردِ مہتاب[ف۔ترکیب]
چاند کے اردگرد(اُر)
ع ''کہیں گردِ مہتاب اڑتی ہوئی''(ن۔۳۲)

گردشِ وقت[فع۔ترکیب]
وقت کی رفتار(اُر)
ع ''گردشِ وقت کہیں راس نہ آئی مجھ کو''(ب۔۸۷)

گردِ مہتاب[ف۔ترکیب]
چاند کا چکر۔مراد ہے پوری رات(ف آ)
ع ''گردِ مہتاب کا سفر دیکھو''(د۔۹۸)

گردونِ گردنی[ف۔ترکیب]
پھرنے والا آسمان(ع ل)
ع ''ٹاپوں میں جن کی گرد ہو گردونِ گردنی''(ن۔۱۲)

گرفتہ[ف۔امذ]
قیدی(اُر)
ع ''گرفتہ دل ہیں بہت آج تیرے دیوانے''(ب۔۳۷)

گرمِ سفر[فع۔ترکیب]
مراد ہے سفر کرنے میں مصروف(اُر)
ع ''اب تو منزل بھی ہے خود گرمِ سفر''(ب۔۱۴۳)

گریزپا[ف۔صف]
بھگوڑا۔مراد ہے بھاگنے والا(ف آ)
ع ''یہ ہمسفر مرے کتنے گریزپا نکلے''(د۔۱۳۲)

گریہ پیہم[ف۔صف]
مسلسل رونا(ع ل)
ع ''گریہ پیہم رہا ہے آنکھوں میں''(ب۔۱۲۰)

گڑھ[ہ۔امذ]
قلعہ۔مراد ہے مرکز(ن ل)
ع ''شہر تیرا تو گڑھ ہے سانپوں کا''(ن۔۲۱)

گزرگاہِ خیال[فع۔ترکیب]
تصور کے راستے۔(اُر)
ع ''کیسی ویراں ہے گزرگاہِ خیال''(ب۔۶۹)

گفتنی[ف۔صف]
کہنے کے لائق (اُر)
ع ''جو گفتنی نہیں وہ بات بھی سنا دوں گا'' (د۔۸۰)

گلال[ار۔اِمذ]
سرخ رنگ (ع ل)
ع ''دُولہا بنا گلال بسنتی دُلہن بنی'' (ن۔۱۳)

گُل بوٹے[ف۔اے۔اِمذ]
پھول اور پودے (اُر)
ع ''سُوکھتے جا رہے ہیں گُل بُوٹے'' (د۔۱۲۹)

گلچیں[ف۔اِمذ]
پھول چننے اور توڑنے والا۔ مراد ہے مالک (اُر)
ع ''باغ تیرا ہی سہی اے گلچیں'' (ب۔۱۶۷)

گُل ریز[ف۔اِمذ]
پھول بکھیرنے والا (اُر)
ع ''گل ریز ہے تیرا ہر گوشہ'' (ن۔۹۰)

گلستانِ شب[ف۔ترکیت]
مراد ہے رات کا اندھیرا (اُر)
ع ''اے گلستانِ شب کے چشم و چراغ'' (ب۔۱۳۳)

گلِ سنگ[ف۔ترکیب]
مراد ہے پھولوں کی رونق (اُر)
ع ''فضا جگمگائی گلِ سنگ سے'' (ن۔۲۵)

گُلِ شب[ف۔ترکیب]
رات کے پھول (اُر)
ع ''گُلِ شب تاب کی خوشبو لے کر'' (ب۔۱۴۰)

گلشن[ف۔اِمذ]
گلزار۔ پھولوں کا انجمن مراد ہے وطن (ع ل)
ع ''ہم ہی گلشن کے امیں ہیں ناصر'' (ب۔۱۱۸)

گلشنِ فکر[فع۔ترکیب]
مراد ہے وطن کے بارے میں سوچنا (اُر)
ع ''گلشنِ فکر کی منہ بند کلی'' (د۔۳۴)

گُلِ عارض[فع۔ترکیب]
رُخسار کے پھول (اُر)
ع ''گُلِ عارض کی جھلک یاد آئی'' (ب۔۱۳۷)

گلعذار[ف۔اِمذ]
وہ شخص جس کا چہرہ گلاب کی طرح سرخ ہو۔ مراد ہے خوب صورت معشوق (اُر)
ع ''ٹھہرا تھا وہ گلعذار کچھ دیر'' (ب۔۷۶)

گلفشاں[ف۔صف]
پھول بکھیرنے والا (اُر)
ع ''تیری ہوائیں مشکبو تیری فضائیں گلفشاں'' (ن۔۱۳۶)

گل کدہ[ف۔صف]
گلستان (ع ل)
ع ''گل کدوں کے طلسم بھول گئے'' (د۔۷۹)

گُل کی باس[ار۔ترکیب]
پھولوں کی خُوشبو(ف آ)
ع ''یاد آتی ہے گُل کی باس بہت''(د۔۱۱۴)

گُلِ منظر[فع۔ترکیب]
پھول کا نظارہ(ف آ)
ع ''ہاتھ زخمی ہیں تو پلکوں سے گُلِ منظر اٹھا''(د۔۵۶)

گُلِ معنیٰ[فع۔ترکیب]
مراد ہے پھول کی طرح(ف آ)
ع ''ختم ہر لفظ ہے گُلِ معنیٰ''(د۔۹۸)

گُلو گیر[ف۔صف]
خوش آوازی(اُر)
ع ''پھر کوئی نغمہ گُلو گیر ہوا''(ب۔۱۳۷)

گُماں[ف۔اند]
شک۔وہم(اُر)
ع ''کبھی وہ خاص عنایت کہ سو گُماں گزریں''(ب۔۱۵۹)

گُم سُم[فع۔صف]
خاموش۔چپ چاپ(اُر)
ع ''کتنا چُپ چُپ کتنا گُم سُم''(پ۔۸۸)

گم گشتہ نوا[ف۔صف]
مراد ہے تاریخ کی آواز(ف آ)
ع ''کتنے ادوار کی گم گشتہ نوا''(د۔۴۳)

گمنام[ف۔صف]
بے نام ونشان۔غیر معروف(ع ل)
ع ''چلے چلو انھی گمنام برف زاروں میں''(ب۔۹۷)

گنبدِ سبز[ف۔ترکیب]
مراد ہے حضرت محمدؐ کا روضہ مبارک(اُر)
ع ''زمیں کو عرشِ معلیٰ ہے تیرا گنبدِ سبز''(ن۔۶۴۷)

گنڈاسیاں[ہ۔اند]
چارا کاٹنے کا ہتھیار(ع ل)
ع ''تیرے پاس گنڈاسیاں میں ہوں خالی ہاتھ''(س۔۹۴)

گنوانا[ار۔مص]
ضائع کرنا(ف آ)
ع ''دل یونہی دن گنوائے جاتا ہے''(د۔۱۲۹)

گُنی ڈُنی[ہ۔صف]
ڈُنی کلمہ مہمل۔مراد ہے ہنر مند(ف آ)
ع ''گُنی ڈُنی تو کیا ہے بس قسمت کا دھنی ہے''(س۔۷۶)

گوارا[ف۔صف]
مراد ہے برداشت(ف آ)
ع ''تھی اور ہی کچھ بات کہ تھا غم بھی گوارا''(د۔۱۰۷)

گوارا کرنا[ار۔محاورہ]
برداشت کرنا۔مراد ہے گزارنا(اُر)
ع ''مرے بغیر گوارا نہ کر سکے تو بھی''(ب۔۱۰۰)

گور [ہ۔اسث]
لحد۔قبر۔مراد ہے موت کے نزدیک ہونا (ع ل)
ع ”پہنچے گور کنارے ہم“ (ب۔۴۴)

گوری [ار۔صف]
سفید رنگ کا۔حسین خوب صورت (ع ل)
ع ”کس گوری کے ہیں یہ کنگن“ (پ۔۱۰۴)

گورو گھنٹال [ہ۔اند]
بہت کامل استاد (اُر)
ع ”گورو گھنٹال“ (س۔۵۷)

گوشہ [ف۔اند]
کونا۔مراد ہے جگہ (اُر)
ع ”اسی گوشے میں ہیں سب دیر و حرم“ (ب۔۱۰۹)

گوشہ [ف۔اند]
کونا۔مراد ہے ہر طرف (اُر)
ع ”گل ریز ہے تیرا ہر گوشہ“ (ن۔۹۰)

گوشۂ فراغت [فع۔ترکیب]
مراد ہے اطمینان کی جگہ (ع ل)
ع ”دل عجب گوشۂ فراغت ہے“ (ب۔۱۲۸)

گونج [ار۔اسث]
آواز کی گردش (اُر)
ع ”تیرے نام سے گونج رہے ہیں“ (ن۔۷۹)

گونگا [ار۔اند]
وہ شخص جو بول نہ سکے (اُر)
ع ”گونگا ہے تو لب بستوں سے آداب سخن سیکھ“ (د۔۵۰)

گوہرِ مقصود [فع۔ترکیب]
مراد ہے جو مطلوب ہو۔ (اُر)
ع ”گوہرِ مقصود بھی مل جائے گا“ (غ۔۵)

گہنا [ار۔مص]
زیور (ع ل)
ع ”یہ ہے فصلِ مراد کا گہنا“ (ب۔۱۵۱)

گہوارہ [ف۔اند]
مسکن۔وطن (اُع ل)
ع ”زندہ دلوں کا گہوارہ ہے سرگودھا میرا شہر“ (ن۔۶۶)

گہن [ہ۔اند]
گرہن۔چاند یا سورج پر سایہ (ع ل)
ع ”چاند مرجھا گیا گہن میں آ“ (ب۔۱۴۴)

گھات [ہ۔اسث]
تاک۔نشانہ (ف آ)
ع ”ہیں گھات میں ابھی کچھ قافلے لٹیروں کے“ (د۔۱۴۰)

گھاٹ [ار۔اند]
دریا یا تالاب سے اترنے کا مقام (ع ل)
ع ”جوبن کے گھاٹ پر وہ کنول دو شگفتنی“

گھاٹ گھاٹ کا پانی پینا [ار۔محاورہ]
مراد ہے بہت زیادہ تجربہ ہونا۔ دنیا دیکھنا (اُر)
ع ''گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے'' (س۔۳٦)

گھٹا [ار۔امث]
بادل (اُر)
ع ''کبھی زلفوں کی گھٹا نے گھیرا'' (ب۔۱۳۷)

گھاٹی [ار۔امث]
دو پہاڑوں کے بیچ کا راستہ (اُر)
ع ''وادیوں میں گھاٹیوں میں سر بکف'' (ن۔۱۲۳)

گھٹ کے مر جانا [ار۔محاورہ]
سانس بند ہو جانے سے مر جانا (اُر)
ع ''گھٹ کے مر جاؤں گا اے صبح جمال'' (ب۔۱٦۵)

گھر گھر برسنا [ار۔صف]
خوب برسنا (اُر)
ع ''ابر گھر گھر کہیں برسا ہوگا'' (ب۔۱۳۹)

گھروندے [ار۔صف]
مٹی کے بنے ہوئے گھر۔ مراد ہے کمزور (اُر)
ع ''میں خواہشوں کے گھروندے بنائے جاتا ہوں'' (د۔٦۹)

گھڑی [ار۔امث]
وقت۔ لمحہ (ف۔آ)
ع ''بدلتا وقت یہ کہتا ہے ہر گھڑی ناصرؔ'' (د۔۱۴۳)

گھگو [ہ۔امث]
جنگلی کبوتر (اُر)
ع ''کج گھرماں چُھٹی ہوگی گھگو شور مچائے'' (س۔۸۳)

گھنٹی [ہ۔امث]
جرس (اُر)
ع ''گھنٹیوں کی صدا سو گئی سو رہو سو رہو'' (ب۔۸۴)

گھونگٹ [ار۔امذ]
نقاب۔ پردہ (اُر)
ع ''اس بانکے رے ترچھے گھونگٹ ماں توں سارے جگ سے نیاری دیکھے'' (س۔۵۱)

گیروی [ار۔صف]
مراد ہے گیلی۔ چکنی (اُر)
ع ''کالی پیلی گیروی مٹی ہوگئی لال'' (س۔۸۹)

ل

لاٹ [ار۔امث]
شعلہ (ف۔آ)
ع ''آگ کی اٹھتی لاٹ سے نکلیں سرخ انار'' (س۔۸۹)

لاج [ہ۔اسٹ]
آبرو۔عزت (ع ل)
ع ''کس کے کارن پھونک دی تو نے اپنی لاج'' (س۔۹۰)

لالہ وگل [ف۔ترکیب]
پھول اور لالہ کے پھول (اُر)
ع ''پھر لالہ وگل کے میکدوں میں'' (ب۔۷۶)

لالہ خونیں [ف۔ترکیب]
لالہ کے پھولوں کے خون۔مراد ہے آزادی کے لیے دی گئی قربانیاں (اُر)
ع ''آسماں لالہ خونیں کی نواؤں سے جگر چاک ہوا'' (د۔۹۶)

لاوا [انگ۔اسذ]
آتش فشاں پہاڑ سے نکلنے والا سیال مادہ (اُر)
ع ''پہاڑوں سے لاوا نکلنے لگا'' (ن۔۲۵)

لب [ف۔اسذ]
ہونٹ (ع ل)
ع ''لب پہ مشکل سے تری بات آئی'' (ب۔۵۳)

لب بستہ [ف۔صف]
مراد ہے جس کے لب بندھے ہوئے ہوں۔ (ف آ)
ع ''گو لگا ہے تو لب بستوں سے آدابِ سخن سیکھ'' (د۔۵۰)

لب خاموش [ف۔ترکیب]
مراد ہے چپ ہونٹوں سے (ف آ)
ع ''لبِ خاموش سے گواہی دے'' (د۔۱۰۶)

لبِ جُو [ف۔ترکیب]
ندی کا کنارہ (ع ل)
ع ''لبِ جُو چھاؤں میں درختوں کی'' (ب۔۷۰)

لبِ گویا [ف۔ترکیب]
بولتے ہوئے ہونٹ (اُر)
ع ''پتہ پتہ لبِ گویا ہوگا'' (ب۔۱۴۰)

لبِ لعلیں [فع۔ترکیب]
مراد ہے سرخ ہونٹ (ف آ)
ع ''پھر دیکھنا اس کے لبِ لعلیں کی ادائیں'' (د۔۵۰)

لبِ معجز بیاں [فع۔ترکیب]
جادو کرنے والا بیاں (اُر)
ع ''لبِ معجز بیاں نے چھین لیا'' (ب۔۱۳۰)

لب و عارض چشیدنی [ففف۔ترکیب]
چھوئے ہوئے ہونٹ اور رخسار (ع ل)
ع ''دامن کشیدنی لب و عارض چشیدنی'' (ن۔۱۵)

لُبھانا [ار۔مص]
بہلانا (ف آ)
ع ''مو ہے لُبھانے والے پیارے پیارے لوگ'' (د۔۱۲۶)

لٹیرا[ہ۔اند]
لوٹنے والا۔زبردستی چھیننے والا(ف آ)
ع "ہیں گھات میں ابھی کچھ قافلے لٹیروں کے" (د۔۱۴۰)

لرزا[ف۔مص]
ہلنا۔کانپنا(ع ل)
ع "اک شرر پھول میں لرزا ہوگا" (ب۔۱۴۰)

لرزاں[ار۔صف]
ہلنے والا۔مراد ہے خوف کھانا(اُر)
ع "ہیبت سے تیری لرزاں کہسار اور سمندر" (ن۔۷۳)

لرزہ براندام[ف۔صف]
مراد ہے کانپنے والا۔جس پر کپکپی طاری ہو۔(اُر)
ع "لرزا براندام ہیں آبادیاں" (غ۔۵)

لشکرِ غنیم[فع۔ترکیب]
دشمن کی فوج(اُر)
ع "لشکرِ غنیم میں ہے ابتری" (ن۔۱۲۴)

لشکرِ کفار[فع۔ترکیب]
دشمن کی فوج(اُر)
ع "بچ کر نہ جائے لشکرِ کفار دیکھنا" (ن۔۱۳۹)

لعلِ معدنی[ع۔ترکیب]
سرخ رنگ کے ہیرے۔مراد ہے بہت قیمتی(اُر)
ع "لایا ہوں اس خرابے سے میں لعلِ معدنی" (ن۔۱۷)

لطف[ع۔اند]
مراد ہے مزے کی بات(ف آ)
ع "لطف یہ ہے کہ ہمیں یاد نہ آیا کوئی" (د۔۱۳۰)

لطفِ وصل[ع۔ترکیب]
ملنے کا مزہ(ف آ)
ع "تھا لطفِ وصل اور کبھی افسونِ انتظار" (ب۔۴۴)

لفظِ تازہ[عف۔ترکیب]
نئے الفاظ۔مراد ہے نئی تخلیق(اُر)
ع "قلم جو لفظِ تازہ کا شکاری تھا" (ن۔۸۴)

لقمان[ع۔اند]
مراد ہے عقل مند(اُر)
ع "صحرا کا لقمان" (س۔۵۳)

للت بھیرویں شنکرا ایمن[ہ۔جملہ]
ٹھاٹھ اور راگوں کے نام(اُر)
ع "للت، بھیرویں، شنکرا، ایمن" (س۔۵۷)

لمبی تان کے سونا[ار۔محاورہ]
بے فکری کے ساتھ سونا۔اطمینان کے ساتھ سونا(اُر)
ع "تجھ کو لمبی تان کے سوتے" (پ۔۷۳)

لمحۂ عیش[ع۔ترکیب]
مراد ہے خوشی کا موقع(اُر)
ع "کبھی وہ وقت بھی آئے کہ کوئی لمحۂ عیش" (ب۔۱۰۰)

لَو [ار۔اسث]
کرن۔روشنی (اُر)
ع ''جیسے چاند کی ٹھنڈی لَو'' (ب۔۸۶)

لُو [ار۔اسث]
گرم ہوا۔شعلہ۔بھبوکا (اُر)
ع ''سانولا مکھڑا لُو دیتا تھا'' (پ۔۴۷)

لوریاں [ار۔اسث]
ہلکی آواز کی سریلی گیت جو بچوں کو سلانے یا بہلانے کے لیے گائی جاتی ہے۔(اُر)
ع ''گردشِ وقت کی لوریاں رات کی رات ہیں'' (ب۔۸۴)

لہر [ار۔اسث]
پانی یا ہوا کی مُوج (ف آ)
ع ''وہ لہر کس طرف گئی یہ مَیں کہاں سما گیا'' (د۔۱۱۱)

لہریں [ار۔اسث]
تلاطم۔مراد ہے خواہش (اُر)
ع ''لیے جاتی ہیں کسی دھیان کی لہریں ناصر'' (ب۔۹۹)

لہلہانا [ار۔مص]
جُھومنا۔مراد ہے پیدا ہونا (اُر)
ع ''کچھ گیت ہوا میں لہلہائے'' (ب۔۲۲)

لہنا [ہ۔امذ]
قسمت۔نصیب (ع ل)
ع ''اپنا لہنا ہی اتنا تھا'' (پ۔۱۱۹)

لَے [ار۔اسث]
آہنگ۔آواز (اُر)
ع ''صبح کی لے کو ذرا غور سے سُن'' (ب۔۱۱۰)

لَے [ار۔اسث]
سُر۔آہنگ۔مراد ہے شاعری (اُر)
ع ''میری لے سے مہکتے ہیں کوہ و دمن'' (د۔۸۴)

لیک [ار۔صاسث]
لکیر۔مراد ہے لکھائی (اُر)
ع ''کہیں لیک تیرے ہاتھوں کی'' (ن۔۷۹)

لیلائے غزل [ع۔ترکیب]
غزل کی خوب صورتی (ن ل)
ع ''خلوتوں میں روئے گی چُھپ چُھپ کے لیلائے غزل'' (د۔۶۲)

م

مات [ع۔اسث]
شکست۔ہار (ع ل)
ع ''عشق میں جیت ہوئی یا مات'' (ب۔۳۹)

مات کھانا [ار۔محاورہ]
شکست کھانا (اُر)
ع "کبھی کبھی تو جذبِ عشق مات کھا کے رہ گیا" (ب۔۸۰)

ماتمِ امید [عف۔ترکیب]
امید کو رونا۔مراد ہے مایوس ہونا (ف آ)
ع "جشن ہے ماتمِ امید کا آؤ لوگو" (م۸۸۔ن۲۱۶)

ماتمِ درماں [عف۔ترکیب]
مراد ہے علاج کرنے کی فکر کرنا (ن ل)
ع "درماں نہ تھا تو ماتمِ درماں نہ تھا کبھی" (ب۔۱۹)

ماجرا [ف۔اند]
کہانی (ع ل)
ع "ہر اک پھول کا ماجرا جانتے ہیں" (ب۔۱۳۳)

مال کھرا ہونا [ار۔محاورہ]
مال اچھا ہونا۔مراد ہے خوب صورت ہونا۔(اُر)
ع "کھرا ہے مال" (س۔۵۱)

مان [ہ۔اند]
غرور۔گھمنڈ (اُر)
ع "دیکھ لیتی ان زمینداروں کا مان" (س۔۷۰)

مانگ [ار۔اسث]
سر کے بالوں کی درمیانی لکیر (اُر)
ع "تری مانگ جوں رہے پھولوں سے" (ن۔۹۲)

مانگ بھرنا [ار۔محاورہ]
مراد ہے خواہش پوری ہونا (ف آ)
ع "تونے تاروں سے شب کی مانگ بھری" (د۔۱۰۵)

مانوس [ع۔صف]
آشنا۔دیکھا ہوا۔(ف آ)
ع "عجیب مانوس اجنبی تھا مجھے تو حیران کر گیا وہ" (د۔۱۴۴)

مانوس [ع۔صف]
پیارے۔محبت کرنے والے (ع ل)
ع "کتنے مانوس لوگ یاد آئے" (ب۔۵۵)

ماہِ فلک [فع۔ترکیب]
آسمان کا چاند (اُر)
ع "ماہِ فلک چراغ سرِ رہ گزر ہے آج" (ن۔۵۲)

ماہ و خورشید [ف۔ترکیب]
سورج اور چاند (ع ل)
ع "ماہ و خورشید کے ہمسفر ہیں" (ن۔۱۲۸)

مائلِ رَم [عف۔ترکیب]
مراد ہے فرار ہونے کی طرف راغب (اُر)
ع "ذرّے پھر مائلِ رَم ہیں ناصرؔ" (ب۔۱۳۷)

مبہم [ع۔صف]
وہ بات جس کا مطلب صاف واضح نہ ہو (اُر)
ع "اس سرزمین کو جو مغرب کی سمت مبہم طور پر چلی جارہی تھی" (ن۔۱۱۷)

متاعِ حیات [ع۔ترکیب]
زندگی کا سرمایہ (اُر)
ع "وہ دوری ہی نہ رہا اور نہ اے متاعِ حیات" (د۔۸۱)

متاعِ درد [عف۔ترکیب]
درد کی دولت (ف آ)
ع "متاعِ درد انہی ساتھیوں کے نام کریں" (د۔۵۷)

متاعِ سخن [عف۔ترکیب]
بولنے کی طاقت۔ مراد ہے شاعری کرنے کی صلاحیت (اُر)
ع "ممکن نہیں متاعِ سخن مجھ سے چھین لے" (د۔۱۴)

متصل [ع۔صف]
جڑا ہوا۔ ساتھ (ن ل)
ع "اٹھی اک صدا بام کے متصل" (ن۔۲۸)

متھے پر جھمر لشکاں [ہ۔جملہ]
ماتھے پر جھومر لشکنا (اُر)
ع "متھے پر جھمر لشکاں مارے مانگ ماں چمکیں ٹوماں" (س۔۵۱)

مثالِ گردِ سفر [عفع۔ترکیب]
مراد ہے فاصلے کے راستے کی دھول کی طرح (ف آ)
ع "جو قافلہ میرا ہمسفر تھا مثالِ گردِ سفر گیا وہ" (د۔۱۴۵)

مجال [ع۔اسث]
تاب و طاقت۔ مراد ہے ہمت (اُر)
ع "کسے مجال کہ رُک جائے سانس لینے کو" (ب۔۹۸)

مجالِ سخن [عف۔ترکیب]
بات کرنے کی طاقت۔ بات کرنے کا حوصلہ (ف آ)
ع "کہ مجالِ سخن نہیں ناصر" (د۔۱۰۶)

مجبورِ فغاں [عف۔ترکیب]
مراد ہے فریاد کرنے پر مجبور ہونا (اُر)
ع "درد مجبورِ فغاں تھا پہلے" (د۔۶۵)

مجمعِ عام [ع۔ترکیب]
مراد ہے سب کے سامنے (ف آ)
ع "مجمعِ عام میں لٹائے گئے" (ب۔۴۵)

محاذِ جنگ [عف۔ترکیب]
میدانِ جنگ۔ لڑنے کی جگہ (اُر)
ع "ہر محاذِ جنگ پر" (ن۔۸۷)

محتاج [ع۔صف]
ضرورت مند۔ مفلس (ع ل)
ع "کرتی ہے جن کی خاک بھی محتاج کو غنی" (ن۔۱۶)

محتاجِ بیاں [عف۔ترکیب]
مراد ہے کہنے کی ضرورت (اُر)
ع "اے عقدہ کشائے کون و مکاں ترے وصف نہیں محتاج بیاں" (ن۔۴۳)

محتاجِ نظر[ع۔ترکیب]
مراد ہے دیکھنے کی ضرورت (اُر)
ع ''حُسن بھی حُسن ہے محتاجِ نظر ہے جب تک'' (ب۔۳۴)

محراب[ع۔اسث]
وہ قوس نما جگہ جہاں مسجد میں امام کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے۔مراد ہے
خاص مقام (ف آ)
ع ''عرش کی محراب میں پڑھتے ہیں شاہین نماز'' (ن۔۷۱۔۶)

محرابِ عبادت[ع۔ترکیب]
مراد ہے عبادت کرنے کی جگہ (اُر)
ع ''تنہائی محرابِ عبادت'' (پ۔۱۱۶)

محرم[ع۔صف]
مراد ہے جان پہچان والا (اُر)
ع ''جو ترا محرم ملا اس کو نہ تھی اپنی خبر'' (د۔۵۶)

محرومِ خواب[عف۔ترکیب]
مراد ہے نیند کا نہ آنا (ن ل)
ع ''محرومِ خواب دیدۂ حیراں نہ تھا کبھی'' (ب۔۱۹)

محفلِ سخن[عف۔ترکیب]
بولنے کی محفل۔گپ شپ یا شاعری کی محفل (اُر)
ع ''کم سخن محفلِ سخن میں آ'' (ب۔۱۲۳)

محل سرا[عف۔اند]
حرم سرا۔مراد ہے حرم کے اندر (اُر)
ع ''آگ کی محل سرا کے اندر'' (پ۔۸۳)

محلاتِ شاہی[عف۔ترکیب]
شاہی ایوان۔بادشاہوں کی عمارت (اُر)
ع ''یہ محلاتِ شاہی تباہی کے ہیں منتظر'' (د۔۲۱)

محوِ تسبیح[فع۔ترکیب]
مراد ہے کسی کی یاد میں مصروف ہونا (ف آ)
ع ''چشمِ تر ہی نہیں محوِ تسبیح'' (د۔۱۱۹)

محوِ سخن[ف۔ترکیب]
مراد ہے آپس میں گفتگو کرنا (اُر)
ع ''تو جیسے مرے پاس ہے اور محوِ سخن ہے'' (د۔۸۷)

محملِ شوق[ع۔ترکیب]
جستجو کی سواری۔مراد ہے خواہش کی تکمیل کی کوشش (اُر)
ع ''وہی ایک پل محملِ شوق کا ساربان ہے'' (د۔۸۲)

محوِ تماشا[عف۔ترکیب]
دیکھنے میں مصروف (اُر)
ع ''حُسن خود محوِ تماشا ہوگا'' (ب۔۱۳۸)

محملِ عبرت[ع۔ترکیب]
مراد ہے عبرت کی نشانی(اُر)
؏ ''ہر ذرہ ایک محمل عبرت ہے دشت کا''(د۔۱۱)

محملِ وقت[ع۔ترکیب]
وقت کی کجاوہ۔وقت کی ڈولی(اُر)
؏ ''اُٹھا محملِ وقت کا سارباں''(ن۔۲۴)

محوِ فغاں[عف۔ترکیب]
مراد ہے آہ وزاری کرتے ہوئے(اُر)
؏ ''تجھے محوِ فغاں دیکھا نہ جائے''(ب۔۵۶)

محوِ فریاد[عف۔ترکیب]
مراد ہے فریاد کرنا(اُر)
؏ ''یہ وحشی جہاں محوِ فریاد ہو''(ن۔۲۷)

محوِ یاس[ع۔ترکیب]
مراد ہے مایوسی کا شکار ہونا(اُر)
؏ ''چٹاں محوِ یاس گھاس اُداس''(ب۔۱۰۴)

مد[ع۔اذ]
کشش۔چڑھاؤ(ع ل)
؏ ''اے مد کے چڑھتے ہوئے دھارے! میں تجھے دیکھ رہا ہوں روبرو!''(ن۔۱۰۲)

مُداوا[ف۔اذ]
تدبیر۔علاج(ع ل)
؏ ''اُداسیوں کا مداوا نہ کر سکے تو بھی''(ب۔۱۰۰)

مدّت[ع۔امث]
عرصہ۔ایک زمانہ گزرنا(ع ل)
؏ ''مدّت ہوئی کہ سیرِ چمن کو ترس گئے''(ب۔۱۵۴)

مخاطب[ع۔صف،مفعولی]
وہ شخص سے بات کہی جائے۔مراد ہے ہم کلام(ف آ)
؏ ''وہ کم سخن ہو مخاطب تو ہم کلام کریں''(د۔۵۷)

مختصر[ع۔صف مفعولی]
مراد ہے بہت کم(ع ل)
؏ ''یہ عدل وانصاف کی گھڑی ہے ستم کی میعاد مختصر ہے''(ن۔۶۸)

مدّتِ ہجر[ع۔ترکیب]
جدائی کا عرصہ(ف آ)
؏ ''مدّتِ ہجر کتنی پھیل گئی''(د۔۱۲۴)

مدحتِ شبیر[ع۔ترکیب]
حضرت حسنؓ کی تعریف کرنا۔حضرت محمدؐ حضرت حسنؓ کو شبیر پکارا کرتے تھے جس سے شبیر ان کا لقب بن گیا۔(ف آ)
؏ ''گر مدحتِ شبیر کا دفتر کھل جائے''(ن۔۵۶)

مدح[ع۔امث]
تعریف وتوصیف(اُر)
ع ’’تھکی ہے فکرِ رسا اور مدح باقی ہے‘‘(ن۔۴۲)

مدّعا[ع۔امذ]
خواہش۔غرض(ع ل)
ع ’’کب تلک مدّعا کہے کوئی‘‘(د۔۷۰)

مدھ بھری[ہ۔صف]
نشیلی۔مراد ہے دل پسند۔خوب صورت(اُر)
ع ’’کسی مدھ بھری صبح کی آس میں‘‘(ن۔۳۱)

مَدُھر[س۔صف]
شیریں۔میٹھا(اُر)
ع ’’ساری بستی کے لوگ اس مَدُھر لے میں کھوئے گئے‘‘(ب۔۸۴)

مدھم[ار۔صف]
دھیما۔ماند(ع ل)
ع ’’درودیوار ویراں شمع مدھم‘‘(ب۔۵۶)

مُدھ[ہ۔امذ]
کسی چیز کا نچلا حصہ(ع ل)
ع ’’حسنی رہٹ کے مُدھ پر بیٹھا طنبورہ بجا رہا ہے بندو اور احمد
حقہ‘‘(س۔۷۸)

مراقبہ[ع۔امذ]
غور۔تصور(ع ل)
ع ’’شب بھر مراقبے میں نہ لگتی تھی ان کی آنکھ‘‘(ن۔۱۷)

مربوط[ع۔صف]
وابستہ۔جوڑا ہوا(اُر)
ع ’’کائنات کا نظام کس قدر سادہ ٹھوس اور مربوط ہے‘‘(ن۔۱۰۳)

مرجع خلق[ع۔ترکیب]
مراد ہے لوگوں کے احساسات کا عکاس(اُر)
ع ’’مرجع خلق ہے ہماری غزل‘‘(غ۔۳)

مرجھانا[ار۔محاورہ]
مراد ہے کملانا۔پھولوں کا پژمردہ ہونا(اُر)
ع ’’مرجھائے پھولوں کا گجرا‘‘(پ۔۷۵)

مردنگ[ہ۔امذ]
ڈھولک کی ایک قسم(اُر)
ع ’’مردنگ ڈھول تان پر اسکھ سکھنی‘‘(ن۔۱۴)

مردم شناس[ف۔صف]
وہ شخص جو آدمیوں کی اہلیت اور قابلیت کو جانچ لے۔مراد ہے مطلب
آشنا(ف آ)
ع ’’کتنی مردم شناس ہے دنیا‘‘(د۔۵۴)

مردِمیداں[ف۔ترکیب]
میدان مارنے والا۔مقابلہ جیتنے والا (اُر)
ع "تو غازی تو مردِمیداں" (ن۔۱۳۷)

مردوزن[ف۔ترکیب]
مرد اور عورتیں (اُر)
ع "اے عام لباس میں ملبوس مردوزن کے ہجوم" (ن۔۱۰۳)

مرشد[ع۔اند]
مراد ہے اُستاد (ع ل)
ع "مرشد نے سب بھید بتائے" (ن۔۱۰۰)

مرغِ اسیر[ع۔ترکیب]
قیدی پرندہ۔گرفتار پرندہ (اُر)
ع "مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغِ اسیر" (ن۔۴۱)

مرمٹنا[ار۔مص]
قربان ہونا۔نثار ہونا (ن ل)
ع "جو اس پہ مرمٹے وہی قسمت کے تھے دھنی" (ن۔۱۶)

مروّت[ع۔امث]
مدارت۔مراد ہے خاطرداری (اُر)
ع "وہ دلبرانہ مروّت کہ عاشقانہ لگے" (ب۔۱۵۹)

مژۂ آبلہ پا[ف۔ترکیب]
مراد ہے انتہائی خستہ حال اور تھکے ہوئے (اُر)
ع "مژہ آبلہ پا ہوتی ہے" (د۔۳۴)

مژہ خوں فشاں[ف۔ترکیب]
زخمی کرنے والی پلکیں۔مراد ہے خوب صورت پلکیں (اُر)
ع "مژہ خوں فشاں نے چھین لیا" (ب۔۱۳۰)

مژہ[ف۔امث]
پلک (ف آ)
ع "مژہ پر اشک بوجھل ہو گئے ہیں" (ب۔۳۴)

مزاج[ع۔اند]
طبیعت۔ذوق (اُر)
ع "مرا دل گداز ہو کس طرح یہ ترے مزاج کی لَے نہیں" (د۔۴۶)

مزار[ع۔اند]
تربت۔قبر (اُر)
ع "اک طرف سلسلہ مزاروں کا" (ن۔۴۰)

مسافت[ع۔امث]
سفر (اُر)
ع "یہیں سب اپنی مسافت تمام کرتے ہیں" (ن۔۴۷)

مسرت[ع۔امث]
عیش۔خوشی (ع ل)
ع "عمر بھر کی مسرتوں کا خمار" (ب۔۱۳۰)

مسک

ن[ع۔امذ]
رہنے کی جگہ۔مراد ہے وطن (اُر)
ع"شاعرِ مشرق کا تو مسکن تجھ پہ بزرگوں کا ہے سایا" (ن۔۶۴)

مسمار[ع۔اسث]
گرانا۔ختم کرنا(اُر)
ع"کرنا ہے آج کفر کو مسمار دیکھنا" (ن۔۱۳۹)

مشتاق[ع۔صف]
آرزومند۔خواہش مند(اُر)
ع"مشتاق ہو لعل و زر و گوہر کے تو دیکھو" (د۔۷۲)

مشرقِ نَو[ف۔ترکیب]
مراد ہے ایک نیا سورج پیدا ہونا (ف آ)
ع"اک مشرقِ نَو سینے کے اندر کھل جائے" (ن۔۵۶)

مشعل[ع۔اسث]
روشنی(ف آ)
ع"رات اندھیری ہے تو اپنے دھیان کی مشعل جلا" (د۔۵۶)

مشکبُو[ف۔صف]
معطر۔خوشبودار(اُر)
ع"تیری ہوائیں مشکبُو تیری فضائیں گلفشاں" (ن۔۱۳۶)

معروف[ع۔صف]
مشغول۔کام میں لگا ہوا(ف آ)
ع"ہر کوئی اپنے غم میں ہے معروف" (د۔۷۰)

مُطرِب[ع۔امذ]
ساز بجانے والا (ع ل)
ع"برگِ آوارہ بھی اک مُطرِب ہے" (ب۔۱۱۰)

معتبر[ع۔صف]
قابلِ اعتبار۔مراد ہے معزز(اُر)
ع"جو گراں تھے سینۂ خاک پر وہی بن کے بیٹھے ہیں معتبر" (د۔۹۲)

معجزہ[ع۔امذ]
حیرت انگیز کام (ع ل)
ع"یہ روشنی معجزے کی صورت اتر رہی ہے" (س۔۹۶)

معرکہ[ع۔امذ]
میدانِ جنگ(ف آ)
ع"زن کچھ کے معرکے میں جوہر دکھائے تونے" (ن۔۷۳)

معرکۂ جنگ و جدل[فع۔ترکیب]
مراد ہے لڑائی کا مقابلہ (ن آ)
ع"ہم بھی کس معرکۂ جنگ و جدل میں آئے" (د۔۶۳)

معمارِ غارت گر[عف۔ترکیب]
مراد ہے وہ رہبر جو بربادی اور تباہی لے آئے (اُر)
ع"پھر کوئی معمارِ غارت گر اٹھا" (غ۔۵)

معمور[ع۔صف]
بھرا ہوا۔مراد ہے آباد(اُر)
ع"تمہارے نُور سے معمور ہیں وجود و عدم" (ن۔۴۵)

معمورۂ غم [ع۔ ترکیب]
غم کی آبادی بنانا۔ مراد ہے غم سہنے کی عادت (اُر)
ع "ہم نے روشن کیا معمورۂ غم" (ب۔۱۴۵)

معدنِ گوہر [ف۔ صف]
زخمی سینہ (ف آ)
ع "تر آنکھ کروں معدنِ گوہر کھل جائے" (ن۔۵۷)

مُغبچے [ف۔ اند]
خوب صورت کم سن لڑکے (ع ل)
ع "شیشے اُچھال اُچھال کے گاتے تھے مغبچے" (ن۔۱۳)

مفتی [ع۔ اند]
فتویٰ دینے والا۔ حاکم شرع (اُر)
ع "ہمارے مفتی گزر گئے ہیں" (س۔۱۰۲)

مقامِ بندگی و قیصری [عفع۔ ترکیب]
مراد ہے بادشاہی اور غلامی کا مقام (اُر)
ع "مقامِ بندگی و قیصری سمجھتے ہیں" (ن۔۴۵)

مقامِ شوق [ع۔ ترکیب]
مراد ہے شوق کا درجہ (اُر)
ع "یہ کیا مقامِ شوق ہے نہ آس ہے نہ یاس ہے" (ب۔۸۰)

مقدّر [ع۔ صف]
نصیب۔ قسمت کا لکھا (ع ل)
ع "میں رو رہا تھا مقدر کی سخت راہوں میں" (ب۔۱۰۶)

مقیدؔ [ع۔ صف]
قید کیا ہوا۔ گرفتار کیا ہوا۔ (ف آ)
ع "کہ آسمان مقید ہیں ان جیالوں میں" (د۔۱۳۲)

مکتب [ع۔ اند]
مدرسہ۔ درسگاہ (اُر)
ع "مکتب سے جب چھٹی ملتی" (س۔۶۴)

مُکھڑا [ہ۔ اند]
چہرہ (اُر)
ع "پھول سا مکھڑا دھویا ہوگا" (د۔۲۴)

مکین [ع۔ اند]
مراد ہے شہر کے رہنے والا (اُر)
ع "کس سے کہوں کوئی نہیں سو گئے شہر کے مکیں" (د۔۱۱۷)

ملال [ع۔ اند]
رنج۔ غم (ف آ)
ع "پچھلے سال کے ملال دل سے مٹ گئے" (د۔۲۶)

ملائم [ع۔ صف]
نرم (اُر)
ع "ریشم کے لچھوں کی طرح باریک ملائم" (س۔۶۳)

ملّت [ع۔ امث]
قوم۔ وطن (ف آ)
ع "انہی کے دم سے فروزاں ہیں ملتوں کے چراغ" (د۔۱۴۷)

مِلّتِ اسلام[ع۔ترکیب]
مراد ہے مسلمانوں کی ریاست(اُر)
ع ''رکھنا ہے تم کو مِلّتِ اسلام کا بھرم''(ن۔۱۳۹)

ملعون[ع۔صف]
مردود۔لعنتی(اُر)
ع ''ہٹ جا او ملعون''(س۔۵۴)

ملکِ سخن[عف۔ترکیب]
مراد ہے تخلیقی ادب کا علاقہ(اُر)
ع ''نظر آیا ملکِ سخن کی کنکری''(ن۔۲۹)

ممتحنِ اہلِ صبر[ع۔ترکیب]
مراد ہے صبر کا امتحان لینے والا(ع ل)
ع ''یارب زمانہ ممتحنِ اہلِ صبر ہے''(ن۔۱۸)

منبر[ع۔امذ]
وہ بلند مقام جہاں امام مسجد جمعہ یا عیدین کا خطبہ پڑھتا ہے۔(اُر)
ع ''تنہائی منبر کا دیا تھا''(پ۔۱۱۶)

منتظرِ طلوعِ فردا[عف۔ترکیب]
مراد ہے کل کا انتظار کرنے والا(ف آ)
ع ''منتظرِ طلوعِ فردا''(ب۔۲۳)

منّت کشِ آواز[عف۔ترکیب]
مراد ہے آواز یا بولنے کا محتاج(اُر)
ع ''رنگ منّت کشِ آواز نہیں''(ب۔۱۱۰)

منّتِ ناخدا[عف۔ترکیب]
رہبر کی منّت سماجت(ف آ)
ع ''منّتِ ناخدا انہیں منظور''(د۔۷۰)

منتہی[ع۔صف]
مراد ہے انتہا کو پہنچنے والا(اُر)
ع ''پیامِ حق کا تمہیں منتہی سمجھتے ہیں''(ن۔۴۵)

منجن[ار۔امذ]
دانتوں کی صفائی کا سفوف(اُر)
ع ''دندانِ مبارک پہ لگا لو مرا منجن''(س۔۳۹)

منچلے[ار۔صف]
شوخ۔مراد ہے جوان(اُر)
ع ''کسی منچلے نے جو دیکھا اُدھر''(ن۔۲۸)

مُنحرف[ع۔امذ]
پھرنے والا۔مراد ہے انکار کرنے والا(اُر)
ع ''منحرف بے حیا ہمیں سے ہوئی''(د۔۵۲)

منڈل[س۔امذ]
دائرہ۔گھیرا(ع ل)
ع ''رادھے بن کیا ناچے نچیا منڈل بھئے اداس''(س۔۵۶)

منڈیر[ار۔امث]
دیوار کا اوپر کا حصہ جو ڈھلوان ہوتا ہے۔(ف آ)
ع ''سونی رہ گئی کنگنی خالی ہوئے منڈیر''(د۔۱۱۳)

منزلِ آبائے رفتنی [عف۔ترکیب]
مراد ہے گزرے ہوئے بزرگوں کی یاد۔(ع ل)
ع ''دل کھینچتی ہے منزلِ آبائے رفتنی'' (ن۔۱۶)

منزلِ آخر [ع۔ترکیب]
آخری منزل (اُر)
ع ''ہمیں تو منزلِ آخر ہے آستانِ حسین'' (ن۔۵۴)

منزلِ کُہن [عف۔ترکیب]
پرانی منزل (اُر)
ع ''پھر اسی منزلِ کہن میں آ'' (ب۔۱۲۳)

منش دلیر [ہ۔اند۔صف]
بہادر مرد (اُر)
ع ''تو مجھے کیں پچھانتی میں ہوں منش دلیر'' (س۔۹۰)

منظر [ع۔اند]
تماشہ۔نظارہ (اُر)
ع ''دل میں بیتاب ہیں کیا کیا منظر'' (ب۔۱۵۸)

منظرِ زخمِ وفا [عفع۔ترکیب]
مراد ہے وفا کے زخم (ف آ)
ع ''منظرِ زخمِ وفا کس کو دکھائیں'' (د۔۴۱)

منعطف ہونا [ار۔مص۔مرکب]
موڑنا۔پھرنا (اُر)
ع ''منعطف ہوتی رہو'' (ن۔۱۱۴)

مِنقار [ع۔امث]
چونچ (ع ل)
ع ''مہتاب سے پر لال لہوی منقار'' (ن۔۵۸)

منکا [ہ۔اند]
گردن کی ہڈی یا مہرہ (اُر)
ع ''تارا تارا ہے سانپ کا منکا'' (ن۔۲۱)

مُنہ چنگ [ار۔اند]
ایک چھوٹا باجا جو منہ سے بجایا جاتا ہے۔(اُر)
ع ''دوتارا اور مُنہ چنگ'' (س۔۵۸)

منہ دکھانا [ار۔محاورہ]
مراد ہے سامنا کرنا (ف آ)
ع ''کبھی یہ فکر کہ دن کو بھی منہ دکھانا ہے'' (د۔۶۰)

منہ دیکھنا [ار۔محاورہ]
صورت دیکھنا۔شکل دیکھنا (اُر)
ع ''میں نے تیرا منہ دیکھا تھا'' (پ۔۹۷)

مُنہ لگانا [ار۔محاورہ]
مراد ہے پینا۔(ف آ)
ع ''حرام ہے جو صراحی کو مُنہ لگایا ہو'' (د۔۱۲۷)

منہ لگنا [ار۔محاورہ]
تکرار کرنا۔بحث کرنا (ع ل)
ع ''بس میرے منہ نہ لگو'' (س۔۳۷)

مَن کو بھانا[ار۔محاورہ]
پسند آنا(اُر)
ع ''پھر چیت کا میلہ آیا مَن بھایا ہوا آیا''(س۔۴۴)

منّور جہاں[عف۔صف]
روشن دنیا(اُر)
ع ''ہے منّور جہاں آج بھی آپؐ سے''(ن۔۴۹)

مہاراج[ہ۔صف]
بڑا راجہ(اُر)
ع ''تو مجھے مجھیں پچھانتا باپ مرا مہاراج''(س۔۹۰)

مہار جپوتنی[ہ۔صف]
راجپوت خاندان کی لڑکی(اُر)
ع ''میں ہوں مہار جپوتنی گپت مرا سرتاج''(س۔۹۰)

مہریں توڑنا[ار۔محاورہ]
پابندیاں ہٹانا۔رکاوٹیں ہٹانا۔(اُر)
ع ''کون اب اس کی مہریں توڑے''(س۔۷۳)

مہلت[ع۔است]
فرصت۔مراد ڈھیل۔وقت(ن ل)
ع ''آج مجھ کو اتنی مہلت اور دے کہ لکھ سکوں وہ داستان''(ن۔۸۳)

مہک[ار۔است]
خوشبو(ع ل)
ع ''لے اُڑی سبزۂ خودرو کی مہک''(ب۔۷۲)

مہمان سرا[ف۔صف]
جہاں مسافر کچھ وقت کے لیے ٹھہرے۔مراد ہے وقتی مقام(اُر)
ع ''مہمان ہیں ہم مہمان سرا ہے یہ نگری''(د۔۲۹)

موج[ع۔است]
لہر۔جوش(اُر)
ع ''جہاں ہر ایک موج فتح مند ذوالفقار ہے''(ن۔۸۴)

موجِ خیال[ع۔ترکیب]
سوچ کے دھارے۔خیال کی لہریں۔(اُر)
ع ''تصویر کھینچے کسی موجِ خیال کی''(د۔۴۰)

موج دریا و آب جو[عف۔ترکیب]
ندی اور دریا کی لہریں۔(ف آ)
ع ''موج دریا و آب جو ہم سے''(د۔۶۷)

موجِ صبحِ نشاط[ع۔ترکیب]
خوشی کی صبح کی لہریں(اُر)
ع ''مجھ سے کہتی ہے موجِ صبحِ نشاط''(د۔۲۷)

موجِ طرب[ع۔ترکیب]
خوشی کی لہر(اُر)
ع ''اسی موجِ طرب نے گھیر لیا''(غ۔۱۳)

موجِ نورِ زینت دیوار و در[عف۔ترکیب]
مراد ہے جہاں کی خوب صورتی
ع ''وہ موجِ نورِ زینتِ دیوار و در ہے آج''(ن۔۵۱)

موجۂ ہوائے طرب [ع۔ترکیب]
مراد ہے خوشی کی لہر (اُر)
مع "پھر آج آئی تھی اک موجۂ ہوائے طرب" (ب۔۱۰۷)

مُورت [ار۔امث]
بُت ۔مراد ہے صورت (اُر)
مع "کس دیوی کی ہے یہ مُورت" (پ۔۱۰۳)

مورچہ [ف۔امذ]
وہ خندق یا ڈشتی جولڑائی کے دوران حفاظت کے لیے کھودتے اور بناتے ہیں۔(ف آ)
مع "ابھی جمائے رہو مورچے کنارے پر" (د۔۱۴۰)

مورکھ [ہ۔صف]
نادان۔مراد ہے کم سن (اُر)
مع "او ناری او مورکھ ناری اپنا ناؤں بتا" (س۔۹۰)

موسمِ رنگ و بو [عف۔ترکیب]
رنگ اور خوشبو کا موسم۔مراد ہے سازگار ماحول (اُر)
مع "کہاں اب وہ موسمِ رنگ و بو کہ رگوں میں بول اٹھے لہو" (د۔۴۶)

موسمِ طرب [ع۔ترکیب]
خوشی کا زمانہ۔خوشی کا سماں (اُر)
مع "وہ بھی تھا موسمِ طرب کوئی" (ب۔۷۰)

موسمِ گُل [عف۔ترکیب]
بہار (ع ل)
مع "دورِ فلک جب دہراتا ہے موسمِ گُل کی راتوں کو" (ب۔۶۷)

موسمِ گلزارِ ہستی [ف۔ترکیب]
وجود پر بہار آنے کا موسم۔مراد ہے وجود کا احساس ہونا۔(ف آ)
مع "موسمِ گلزارِ ہستی ان دنوں کیا ہے نہ پوچھ" (د۔۵۶)

موسمِ یاد [عف۔ترکیب]
مراد ہے ماضی کی یادیں (اُر)
مع "موسمِ یاد کی اداس ہوا" (د۔۱۵۶)

موضوعِ سخن [عف۔ترکیب]
گفتگو کا محور (اُر)
مع "موضوعِ سخن ہے وہی افسانہ شیریں" (غ۔۶)

موقوف [ع۔امذ]
مراد ہے ملتوی کرنا۔منسوخ کرنا (اُر)
مع "میں نے سفر موقوف کیا تھا" (پ۔۷۰)

مولا [ع۔امذ]
آقا (اُر)
مع "اے بدر وحنین کے راہ نما اے فاتح خیبر کے مولا" (ن۔۴۳)

مولائے انس و جاں [عف۔ترکیب]
مراد ہے سب کا مالک۔اللہ تعالیٰ (ع ل)
مع "یہ جان تو وقف ہے مولائے انس و جاں کے لیے" (ن۔۵۳)

موہن [ہ۔صف]

فریفتہ کرنے والا۔ عاشق کرنے والے (ف آ)

ع "موہنے لبھانے والے پیارے پیارے لوگ" (د۔۱۲۶)

موہن گیت [ہ۔صف]

دل موہ لینے والے گیت (اُر)

ع "سُر تی رُوپ کو من میں بٹھا کے موہن گیت سنا" (س۔۹۰)

موہنی [س۔امث]

نہایت خوب صورت (اُر)

ع "ہر کوچہ اک طلسم تھا ہر شکل موہنی" (ن۔۱۱)

میت [ار۔صف]

ساتھی۔ دوست (ف آ)

ع "بچپن میں بھی وہی کھلاڑی بنا ہے اپنا میت" (د۔۱۱۳)

میّتِ شہرِ بے کفن [عفع۔ترکیب]

شہر کی بے کفن لاش۔ مراد ہے بے حس اور بے ضمیروں کا شہر (ف آ)

ع "کب سے پڑی ہے راہ میں میّتِ شہرِ بے کفن" (د۔۱۱۷)

میخانۂ جاں [ف۔ترکیب]

مراد ہے زندگی (اُر)

ع "آؤ پھر یادِ عزیزاں ہی سے میخانۂ جاں گرم کریں" (د۔۹۶)

میخانۂ گُل [ف۔ترکیب]

ع مراد ہے پھولوں کا کھلنا (ع ل)

"واہُوا پھر درِ میخانۂ گُل" (ب۔۱۱۷)

میدانِ عمل [فع۔ترکیب]

عمل کا میدان (ف آ)

ع "حلقۂ فکر سے میدانِ عمل میں آئے" (د۔۶۳)

میرِ کارواں [ف۔ترکیب]

قافلے کا سردار۔ قافلے کا رہنما (ف آ)

ع "کارواں میرِ کارواں سے دُور" (ب۔۱۲۷)

میرِ محفل [فع۔ترکیب]

میر تقی میر کے زمانے کے (ف آ)

ع "کہاں گئے وہ سخنور جو میرِ محفل تھے" (د۔۱۲۷)

میعاد [ع۔امث]

مراد ہے مقررہ وقت (ع ل)

ع "یہ عدل و انصاف کی گھڑی ہے ستم کی میعاد مختصر ہے" (ن۔۶۸)

میعادِ غم [ع۔ترکیب]

غم کا وقت۔ مراد ہے دکھ درد اور تکالیف کا عرصہ (ف آ)

ع "ابھی اور کتنی ہے میعادِ غم" (ب۔۴۳)

میکدہ [ف۔امذ]

شراب خانہ (ف آ)

ع "بلا سے ہم نہ پئیں میکدہ تو گرم ہوا" (د۔۶۵)

میلہ [ار۔امذ]

میلا۔ مراد ہے ہجوم (ف آ)

ع "پھولوں کا میلہ سا لگا ہے" (د۔۸۸)

مئے مشکبار[ف۔ترکیب]

خوشبودار شراب۔ مراد ہے شراب کی خوشبو(اُر)

ع ''چھلکی مئے مشکبار کچھ دیر''(ب۔۷۶)

ن

ناتواں[ف۔صف]

کمزور(اُر)

ع ''کہاں تک تاب لائے ناتواں دل''(ب۔۴۴)

ناخُدا[ف۔اند]

رہبر۔راہ نما(اُر)

ع ''عجیب خواب دکھاتے ہیں ناخُدا ہم کو''(ب۔۱۰۰)

نادیا[ف۔صف]

ان دیکھا۔نہ دیکھا ہوا(اُر)

ع ''میں ہُوں نادیا بیل''(س۔۵۴)

نار[ہ۔اسم]

مراد ہے عورت(اُر)

ع ''بھل سے ملے سر پہ گگری بیٹھی نار''(د۔۸۹)

ناروا[ف۔صف]

غلط۔ناجائز(ف آ)

ع ''ظلم کو ناروا کہے کوئی''(د۔۷۱)

ناروں کا نارا[ار۔ترکیب]

مراد ہے بہادروں کا بہادر(ع ل)

ع ''میری ماں گُل دھرتی کی ماں میں ناروں کا نارا''(س۔۵۴)

ناز اُٹھانا[ار۔محاورہ]

مراد ہے برداشت کرنا(ف آ)

ع ''رنج غربت کے ناز اُٹھاتا ہوں''(د۔۱۱۶)

نازاں[ف۔صف]

اترانا۔فخر کرنا(اُر)

ع ''کیوں نہ نازاں ہوں اپنے مقدر پہ ہم''(ن۔۴۹)

نازِ بیگانگی[ف۔ترکیب]

مراد ہے لاتعلقی کی ادا(اُر)

ع ''نازِ بیگانگی میں کیا کچھ تھا''(ب۔۵۴)

نازِ کجکلاہی[ف۔ترکیب]

مراد ہے امیر لوگوں کا غرور(اُر)

ع ''مٹنے کو ہے نازِ کجکلاہی''(ب۔۲۴)

نازِ کم نگاہی[ف۔ترکیب]

مراد ہے نظر انداز کرنے کی شکایت

ع ''جو ترا نازِ کم نگاہی دے''(د۔۱۰۵)

ناطہ/ناتا[ہ۔اند]

رشتہ داری(اُر)

ع ''اس دھرتی سے میرا ناطہ ٹوٹ چکا ہے''(س۔۱۰۹)

ناقہ وساربان [عف۔ترکیب]
مراد ہے اونٹ، اونٹ پر سواری کرنے والے اور اونٹ پالنے والے (اُر)
ع "تھک گئے ناقہ وساربان تھم گئے کارواں" (ب۔۸۴)

ناگاہ [ف۔صف]
اچانک۔اتفاقاً (ف آ)
ع "تو جو ناگاہ سامنے آیا" (د۔۶۱)

ناگن [ہ۔امث]
ناگ کی مادہ سانپ (ف آ)
ع "کس ناگن کی ہولناک صدا" (ن۔۲۰)

ناگہاں [ف۔امذ]
اچانک (اُر)
ع "ناگہاں سٹیاں سی بجنے لگیں" (ن۔۲۲)

ناگوار [ف۔صف]
ناپسند (اُر)
ع "دکھاؤں داغِ محبت جو ناگوار نہ ہو" (ب۔۱۵۹)

نالہ [ف۔امذ]
فریاد۔آہ وفغاں (ف آ)
ع "وہ نالہ کر کہ دلِ سنگ سے صدا نکلے" (د۔۱۳۲)

نالۂ اہلِ وفا [فع۔ترکیب]
وفاداروں کی فریاد۔وفا کرنے والوں کی فریاد (اُر)
ع "نالۂ اہلِ وفا غور سے سُن" (ب۔۱۱۱)

نالۂ دل [ف۔ترکیب]
دل کی فریاد۔مراد ہے دل کے دُکھ (اُر)
ع "اب نالۂ دل نہ چھیڑ بلبل" (غ۔۸)

نالۂ آخرِ شب [فعف۔ترکیب]
رات کی آخری پہر کی فریاد (اُر)
ع "نالۂ آخرِ شب کس کو سناؤں ناصرؔ" (غ۔۴)

نام روشن کرنا [ار۔محاورہ]
مراد ہے شہرت حاصل کرنا (اُر)
ع "واہ بیٹا تم نے اپنے خاندان کا نام روشن کر دیا" (س۔۷۰)

نایاب [ف۔صف]
نامیسّر۔ناپید (ع ل)
ع "اک طرف خونِ دل بھی تھا نایاب" (ب۔۳۵)

نباہ [ہ۔امذ]
تکمیل۔مراد ہے وقت گزارنا (ع ل)
ع "مشکل ہے بہم نباہ رہنا" (ب۔۱۱۲)

نبضِ ایّام [ع۔ترکیب]
مراد ہے دنوں یا عمر کی رفتار (اُر)
ع "کہ رُکنے لگی نبضِ ایّام کی" (ن۔۲۶)

نت نئی [ہ۔صف]
ہر روز ایک نئی۔تازہ ترین (ع ل)
ع "نت نئی سوچ میں لگے رہنا" (ب۔۱۵۰)

نجوم [ع۔اسم]
ستارے (اُر)
ع "صدیوں سے فرشِ راہ تھے جس کے لیے نجوم" (ن۔۵۱)

نجوم و گل [عف۔ترکیب]
پھول اور ستارے (اُر)
ع "چمک چمک کے رہ گئیں نجوم و گل کی منزلیں" (ب۔۸۱)

نجیبانِ انجم سپاہ [عف۔ترکیب]
مراد ہے شریفوں اور بہادروں کی محفل (اُر)
ع "اُٹھے تو نجیبانِ انجم سپاہ" (ن۔۳۶)

ندا [ع۔اسٹ]
صدا۔آواز (ع ل)
ع "ڈوبتے دن کی ندا غور سے سُن" (ب۔۱۰۸)

نذرانۂ گل [عف۔ترکیب]
پھولوں کا تحفہ (ع ل)
ع "لے کے پھر آئی ہے نذرانۂ گل" (ب۔۱۱۷)

نرالا [ہ۔صف]
سب سے الگ۔سب سے جدا (اُر)
ع "منجن میرا سب سے نرالا" (س۔۳۹)

نراس [س۔اسذ]
ناامید۔مایوس (ع ل)
ع "گھر میں بیٹھے ہو کیوں نراس اُداس" (ب۔۱۰۵)

نردوش [ہ۔صف]
بے گناہ۔بے قصور (اُر)
ع "میں نردوش ہوں بلھے بیرا میرے حال سے جانچ" (س۔۹۴)

نرم خرامی [ف۔صف]
مراد ہے دھیما پن (ع ل)
ع "تھی گفتگو میں نرم خرامی نسیم کی" (ن۔۱۷)

نرے گنوار [ہ۔صف]
بالکل اَن پڑھ (اُر)
ع "ہم تو نرے گنوار ہیں تم ہو سہری لوگ" (س۔۸۳)

نس اندھیاری رین [ہ۔جملہ]
آدھی کالی رات (اُر)
ع "نس اندھیاری رین ماں یہ کیسا اجیارا" (س۔۸۹)

نس نس [ہ۔اسٹ]
رگ رگ میں (اُر)
ع "صبا گُل کی نس نس میں بسنے لگی" (ن۔۴۴)

نسیم [ع۔اسٹ]
بھینی بھینی خوشبودار ہوا۔(ع ل)
ع "تھی گفتگو میں نرم خرامی نسیم کی" (ن۔۱۷)

نشاط[ع۔امث]
خوشی۔مسرت(ع ل)
ع "ہر دانگ باجنے لگے باجے نشاط کے" (ن۔۱۴)

نشاطِ بےخودی[عف۔ترکیب]
مراد ہے خوشی کی سرشاری۔(اُر)
ع "پھر ایک نشاطِ بےخودی میں" (ب۔۷۷)

نشانِ حیدر[فع۔ترکیب]
مراد ہے بہادری کی علامت۔بہادری کا نشان(ف آ)
ع "تُو ہے عزیزِ ملّت تُو ہے نشانِ حیدرؔ" (ن۔۷۲)

نشر گاہ[عف۔امذ]
مراد ہے ریڈیو سٹیشن۔براڈ کاسٹنگ(ف آ)
ع "نشر گاہوں در س گاہوں" (ن۔۸۷)

نشۂ تلخیٔ ایّام[فع۔ترکیب]
مراد ہے زمانے کے مشکلات کا دُکھ(ف آ)
ع "نشۂ تلخیٔ ایّام اُترتا ہی نہیں" (د۔۴۲)

نشۂ خوابِ گراں[ف۔ترکیب]
مراد ہے گہری نیند سونا(اُر)
ع "نشۂ خوابِ گراں تھا پہلے" (ب۔۱۴۳)

نشیب[ف۔امذ]
پستی۔نیچے کی زمین(ع ل)
ع "نشیبوں میں بل کھاکے اُڑتی ہوئی" (ن۔۳۲)

نشیمن[ف۔امذ]
مسکن۔رہنے کی جگہ(اُر)
ع "اِک بخت میں دشمن کے نشیمن کو جلایا" (ن۔۱۴۱)

نصیبِ دُشمناں[عف۔ترکیب]
مراد ہے اغیاروں کی قسمت میں آنا(اُر)
ع "وہ دوستی تو خیر اب نصیب دشمناں ہوئی" (د۔۱۱۱)

نصرت[ع۔امث]
فتح۔کامیابی(اُر)
ع "نصرت کا گہوارہ" (ن۔۶۲)

نطق[ع۔امذ]
مراد ہے بولنے کی طاقت۔گویائی(اُر)
ع "کہ میرے نطق نے بوسے سے میری زبان کے لیے" (ن۔۴۱)

نظّارا[ع۔امذ]
تاڑنا۔تماشہ(اُر)
ع "یہ کہہ رہا ہے دیارِ طرب کا نظّارا" (ب۔۹۷)

نظر شناس[عف۔صف]
مراد ہے سمجھنے اور پہچاننے والی نظر(ع ل)
ع "وہ دلنواز ہے لیکن نظر شناس نہیں" (ب۔۴۶)

نظر نواز[ع۔صف]
مراد ہے بصیرت دینے والا(ف آ)
ع "صورت نظر نواز طبیعت ادا شناس" (ن۔۱۵)

نظیر[ع۔امث]
مثال(اُر)
ع ''کہاں سے لاؤں ترا مثل اور تیری نظیر''(ن۔۴۱)

نغمۂ آبِ صفا[عفع۔ترکیب]
بہتے صاف پانی کا شور(ع ل)
ع ''نغمۂ آبِ صفا غور سے سن''(ب۔۱۱۱)

نغمۂ جاں[ف۔ترکیب]
پیارا گیت۔ مسحور کن موسیقی(ف آ)
ع ''وہ بوئے گل تھا کہ نغمہ جاں مرے تو دل میں اُتر گیا وہ''(د۔۱۴۴)

نغمہ زن[عف۔صف]
گیت گاتے ہوئے(ف آ)
ع ''گنج گنج نغمہ زن بسنت آ گئی''(د۔۱۲۶)

نغمہ سرا[عف۔ترکیب]
اچھا گانے والا(اُر)
ع ''سرِ ایوانِ طرب نغمہ سرا تھا کوئی''(ب۔۷۸)

نغمۂ نے[عف۔ترکیب]
بانسری کی آواز(ع ل)
ع ''جسے نغمۂ نے سمجھتی ہے دنیا''(ب۔۱۳۳)

نغمہ و مے[عف۔ترکیت]
شراب اور موسیقی(اُر)
ع ''پھر نغمہ و مے کی صحبتوں کا''(ب۔۷۶)

نغمہ نما[عف۔صف]
مراد ہے اعلیٰ موسیقی(ع ل)
ع ''نغمہ ہے نغمہ نما غور سے سن''(ب۔۱۱۱)

نقاب[ع۔امذ]
مراد ہے پردہ(اُر)
ع ''وہ تماشا نقاب میں دیکھا''(د۔۷۹)

نقرا[ع۔امذ]
سفید۔ سفید گھوڑا جس کی آنکھیں بھوری ہوں۔(ف آ)
ع ''جمبا نقرا تھا کی چیتا کالا اور کیت''(س۔۷۵)

نقشِ دوئی[عف۔ترکیب]
مراد ہے ایک خدا کے بجائے زیادہ خداؤں کا ماننا(اُر)
ع ''نقشِ دوئی کو باطل دیکھا''(ن۔۱۰۰)

نقشِ نگیں[عف۔ترکیب]
لعل و جواہر کے عکس(اُر)
ع ''تری یاد ہماری شمع یقین ترا نام ہمارا نقش نگیں''(ن۔۴۳)

نقطہ[ع۔امذ]
مراد ہے دائرے(اُر)
ع ''یہ روشنی کے سفید نقطے''(س۔۹۶)

نقیب[ع۔امذ]
خبر دینے والا(اُر)
ع ''ہوا نوحہ گردشِ شب کا نقیب''(ن۔۲۷)

نفس [ع۔اند]
سانس۔مراد ہے گھڑی۔لمحہ (اُر)
ع ''ہر نفس شوق بھی ہے منزل کا'' (ب۔۱۰۳)

نفسِ گل [عف۔ترکیب]
مراد ہے پھولوں کی خوشبو (ف آ)
ع ''نفسِ گل ہے مشکبو ہم سے'' (د۔۶۷)

نکتہ داں [عف۔صف]
مراد ہے گہرائی اور باریکی میں جانے اور جاننے والا۔(ف آ)
ع ''یہ نکتہ چھوڑ دیا میں نے نکتہ داں کے لیے'' (ن۔۵۵)

نکتۂ پنہاں [عف۔ترکیب]
گہری اور چھپی ہوئی بات (اُر)
ع ''فاش ہوا ہر نکتہ پنہاں'' (ن۔۱۰۱)

نکور [ہ۔امث]
کم سن لڑکی (اُر)
ع ''نئی نکور کنواری کلیاں'' (پ۔۹۳)

نِکھار [ار۔اند]
اجلا پن۔جوبن (ف آ)
ع ''یہ رنگِ خُوں ہے گلوں پر نکھار اگر ہے بھی'' (د۔۱۱۸)

نکہتِ رائیگاں [عف۔ترکیب]
ایسی خوشبو جو سونگھنے میں نہ آئے۔مراد ہے بے قدری (ف آ)
ع ''جہاں عرض اہل ہنر نکہت رائیگاں ہے'' (د۔۸۲)

نکہتِ گُل [عف۔ترکیب]
پھولوں کی خوشبو (ع ل)
ع ''نکہتِ گُل کا بسیرا ہوگا'' (ب۔۱۴۰)

نکہت و نُور [ع۔ترکیب]
خوشبو اور روشنی (اُر)
ع ''نکہت و نُور کو رخصت کرنے'' (پ۔۶۷)

نمایاں [ف۔صف]
ظاہر ہونا۔عیاں ہونا (اُر)
ع ''نورِ حقائق ہوا نمایاں'' (ن۔۱۰۱)

نمودی [ار۔صف]
مراد ہے نامور۔مشہور (اُر)
ع ''سخن ور گئے اور نمودی اٹھے'' (ن۔۲۹)

نگارخانہ [ف۔اند]
سجاوٹ خانہ۔مراد ہے خوب صورت (اُر)
ع ''نظر اٹھاؤں تو دنیا نگارخانہ لگے'' (ب۔۱۶۰)

نگارِ شبِ گل [ف۔ترکیب]
مراد ہے رات جوبن پہ ہونا۔پوری رات ہونا (اُر)
ع ''جب نکلتی ہے نگارِ شبِ گل'' (د۔۳۴)

نگاہ [ف۔امث]
نظر (اُر)
ع ''زمانہ اس نگاہ کا فریب کھا کے رہ گیا'' (ب۔۸۰)

نگاہِ یاس[فع۔ترکیب]
مایوس نظر(ف آ)
ع ''نگاہِ یاس کو نیند آ رہی ہے''(ب۔۳۴)

نگاہِ شوق[فع۔ترکیب]
مراد ہے نظر (دل) کے ارمان (اُر)
ع ''نگاہ شوق کس منزل سے گزری''(ب۔۵۸)

نگاہِ جلوہ طلب[فع۔ترکیب]
مراد ہے چاہنے والے کا دیدار (اُر)
ع ''بس اے نگاہِ جلوہ طلب اب نہ دل دُکھا''(غ۔۱۶)

نگاہِ تغافل[فع۔ترکیب]
غفلت برتنے والی نظر۔مراد ہے محبوب کی لاپرواہی (اُر)
ع ''تری نگاہِ تغافل کو کون سمجھائے''(ب۔۶۲)

نگر[ار۔امذ]
شہر(ع ل)
ع ''کیا خبر کیوں ہے یہ نگر خاموش''(د۔۸۵)

نگری[ار۔امث]
علاقہ۔مراد ہے وطن(ف آ)
ع ''یہ نگری اندھیاری ہے''(ب۔۲۸)

نگہبانِ وطن[فع۔ترکیب]
وطن کی حفاظت کرنے والے (اُر)
ع ''اے نگہبانِ وطن تیرا نگہباں ہو خدا''(ن۔۶۳)

نواح[عف۔امذ]
قرب وجوار(اُر)
ع ''رہتی تھی اس نواح میں ایسی بھی ایک خلق''(ن۔۱۲)

نوا[ع۔امذ]
آواز(اُر)
ع ''گُل بھی ہے ایک نوا غور سے سن''(ب۔۱۱۰)

نواگری[ف۔امث]
فریاد(اُر)
ع ''عمر بھر کی نواگری کا صلہ''(د۔۱۰۶)

نوائے غزل[فع۔ترکیب]
مراد ہے غزل کی صدا۔آواز(ف آ)
ع ''کہاں وہ عرش کہیں اور کہاں نوائے غزل''(ن۔۴۲)

نوبہارِ چمن[ف۔ترکیب]
مراد ہے چمن کی بہار۔رونق(ع ل)
ع ''نوبہارِ چمن! چمن میں آ''(ب۔۱۲۴)

نوحہ[ع۔امذ]
آہ وزاری۔گریہ(اُر)
ع ''وہ نوحہ نہ اس نے سنایا کبھی''(ن۔۲۸)

نُور[ع۔امذ]
روشنی۔اجالا(ع ل)
ع ''بوٹا بوٹا نُور کا زینہ''(پ۔۱۱۲)

نورِ حقائق [ع۔ترکیب]
حق اور سچائی کی روشنی (اُر)
ع "نورِ حقائق ہوا نمایاں" (ن۔۱۰۱)

نوردِ بیاباں غم [فع۔ترکیب]
غم کے صحرا کے مسافر (اُر)
ع "رہ نوردِ بیاباں غم صبر کر صبر کر" (د۔۲۱)

نوکا [س۔اسٹ]
کشتی۔چھوٹا جہاز (اُر)
ع "نوکوں میں اک شہر بسا تھا" (پ۔۹۰)

نوگرفتارِ بلا [ف۔ترکیب]
مراد ہے نئی مصیبت (اُر)
ع "نوگرفتارِ بلا غور سے سن" (ب۔۱۰۹)

نویدِ صبحِ اُمید [مفف۔ترکیب]
خواہش پوری ہونے کی۔صبح کی خوش خبری (ع ل)
ع "نویدِ صبحِ اُمید ہے تو" (ن۔۱۳۲)

نویدِ زندگی [ف۔ترکیب]
زندگی خوش خبری (ع ل)
ع "تو ہے نویدِ زندگی" (ن۔۱۳۰)

نہاں [ف۔صف]
پوشیدہ (ع ل)
ع "شعلہ پتھر میں نہاں تھا پہلے" (ب۔۱۴۵)

نمیں [ار۔کلمہ نفی]
نہیں۔(ع ل)
ع "ڈھومن شا ہکی سوں ہے بلھے میرا نمیں قصور" (س۔۹۴)

نَے [ف۔اسٹ]
بانسری (ع ل)
ع "وہ نے کہاں ہے جو تاروں کی نیند اُڑاتی تھی" (د۔۱۲۴)

نیاری [ار۔صف]
نرالا۔سب سے الگ (ع ل)
ع "اس بانکے رے ترچھے گھونگٹ ماں تو سارے جگ سے نیاری دیکھے" (س۔۵۱)

نیتِ شوق [ع۔ترکیب]
مراد ہے خواہش کی کوشش،منزل کی جستجو (اُر)
ع "نیتِ شوق بھر نہ جائے کہیں" (د۔۱۳)

نینداڑ جانا [اُر۔محاورہ]
نیند نہ آنا۔آنکھ کھل جانا (اُر)
ع "تیری نیند اُڑا دیتا تھا" (پ۔۷۳)

نیستاں [ف۔اند]
سرکنڈوں کا کھیت۔بانسوں کا جنگل (اُر)
ع "پھر چھیڑ دی ہوائے نیستاں نے سمفنی" (ن۔۱۳)

نیل کنٹھ [ار۔اند]
ایک رنگین پرندہ جس کی گردن اور پر نیلے ہوتے ہیں۔(ع ل)
ع "نیل کنٹھ کا پر ہے شاید" (س۔۶۳)

نیل گگن [ف۔س۔صف]
نیلا آسمان (اُر)
ع "نیل گگن سے ایک پرندہ" (پ۔۶۸)

نیلم کی بالیاں [ار۔ترکیب]
نیلم کی قیمتی پتھروں کی بالیاں (ع ل)
ع "ماتھے پہ چاند کانوں میں نیلم کی بالیاں" (ن۔۱۴)

و

وا [ف۔صف]
کھلا ہوا۔ مراد ہے حل کرنا (اُر)
ع "بڑا مزا ہو اگر وا نہ کر سکے تُو بھی" (ب۔۱۰۰)

وا خاص و عام [فع۔ترکیب]
مراد ہے سب کے لیے۔ (اُر)
ع "وا خاص و عام کے لیے بابِ اثر ہے آج" (ن۔۵۲)

وادیِ دِل [عف۔ترکیب]
مراد ہے دل کی زمین۔ (ف آ)
ع "وادیِ دِل میں پاؤں دیکھ کے رکھ" (د۔۱۱۴)

وار [ار۔اند]
ضرب۔ حملہ (اُر)
ع "پاک فوج ہے تیری محافظ ایک وار بس اور دکھا دے" (ن۔۶۵)

واسطہ [ع۔اند]
مراد ہے تعلق۔ آنا جانا (ف آ)
ع "اب ان سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ناصرؔ" (د۔۱۲۸)

وجود و عدم [ع۔ترکیب]
مراد ہے قائم اور پناہ (اُر)
ع "تمہارے نُور سے معمور ہیں وجود و عدم" (ن۔۴۵)

وجہِ تسکین [ع۔ترکیب]
باعثِ اطمینان۔ تسلی کے اسباب (اُر)
ع "وجہِ تسکین بھی ہے خیال اس کا" (ب۔۱۰۳)

وجہِ دوستی [ف۔ترکیب]
مراد ہے دوستیوں کا ذریعہ (ف آ)
ع "وجہِ دوستی ہے تُو" (ن۔۱۰۱)

وحدت [ع۔امث]
یکتائی۔ ایک (اُر)
ع "وحدت نے وہ رنگ جمایا" (ن۔۱۰۱)

وحشت [ع۔امث]
خوف۔ گھبراہٹ (ع ل)
ع "چاند نکلا تو ہم نے وحشت میں" (ب۔۱۲۹)

ورق [ع۔اند]
صفحہ (ع ل)
ع "وہ اُجلے سنہرے ورق اب کہاں" (ب۔۱۲۲)

وسعتِ ارض وسما [ع۔ترکیب]
مراد ہے زمین اور آسمان کا پھیلاؤ۔(ف آ)
ع "وسعتِ ارض وسما ہے دِل میں" (د۔۱۲۰)

وُسعتِ صحرائے جنوں [ع۔ترکیب]
مراد ہے عشق کے میدان کا پھیلاؤ۔(ع ل)
ع "آج پھر وُسعتِ صحرائے جنوں" (ب۔۱۳۴)

وصال [ع۔اند]
ملاقات۔ملنا (اُر)
ع "ترے وصال کی اُمید اشک بن کہ بہہ گئی" (ب۔۸۱)

وصف [ع۔امث]
خصوصیت (اُر)
ع "اے عقدہ کشائے کون ومکاں ترے وصف نہیں محتاجِ بیاں" (ن۔۴۳)

وصفِ باطنی [ع۔صف]
مراد ہے باطن کی خصوصیات (ع ل)
ع "تو حُسنِ ظاہری تو کئی وصفِ باطنی" (ن۔۱۵)

وضعِ غم [ع۔ترکیب]
غم کی پاسداری۔مراد ہے دُکھ چھپانا (اُر)
ع "دَم گھٹنے لگا ہے وضعِ غم سے" (ب۔۱۲۵)

وعدۂ شب [عف۔ترکیب]
وعدے کی رات (ع ل)
ع "پھر ترا وعدۂ شب یاد آیا" (ب۔۹۳)

وعدۂ یار [عف۔ترکیب]
محبوب کا عہد۔معشوق کا وعدہ (اُر)
ع "وعدۂ یار کی بات نہ چھیڑو" (د۔۹۵)

وفائے چمن [عف۔ترکیب]
مراد ہے وطن سے وفاداری (اُر)
ع "یہ ہیں خوشبو وفائے چمن کی" (ن۔۱۲۷)

وقف [ع۔اند]
مراد ہے قربان۔صدقے (اُر)
ع "یہ جاں تو وقف ہے مولائے انس وجاں کے لیے" (ن۔۵۳)

وہم [ع۔اند]
شک۔وسوسہ (اُر)
ع "کسی بے نام وہم کی دیمک" (ن۔۲۰)

وہم و گُماں[عف۔ترکیب]
شک وشبات۔مراد ہے وسوسے(اُر)
ع ''دِل کو ہیں میرے وہم و گُماں اور طرح کے''(د۔۱۰۷)

ویران[ف۔صف]
اُجڑا ہوا۔مراد ہے بے رونق(اُر)
ع ''یوں اپنا گھر بہار میں ویراں نہ تھا کبھی''(ب۔۲۰)

وِیران سرا[ف۔صف]
مراد ہے خالی مکان(اُر)
ع ''جیسے ویران سرا ہوتی ہے''(د۔۳۳)

ویرانۂ خزاں[ف۔ترکیب]
مراد ہے خزاں کی بربادی(ع ل)
ع ''دیکھو ویرانۂ خزاں سے دُور''(ب۔۱۲۷)

ہ

ہات[ار۔اند]
ہاتھ(اُر)
ع ''جب سے دیکھا ہے ترے ہات کا چاند''(ب۔۱۱۹)

ہاتھ کاٹ لینا[ار۔محاورہ]
کسی کام کا نہ رہنا۔مراد ہے نا لکھنا(اُر)
ع ''میں اپنے ہاتھ کاٹ لوں تو اپنے ہونٹ سی''(د۔۳۸)

ہاتھ ملنا[ار۔محاورہ]
افسوس کرنا(ف آ)
ع ''کب تک بیٹھے ہاتھ ملیں''(د۔۱۱۲)

ہاؤ ہو[ف۔اسث]
شوروغوغا۔فریاد کرنا(اُر)
ع ''کرلے ہاؤ ہو ہاؤ ہو رات بھر''(ن۔۲۸)

ہجروصال[ع۔ترکیب]
ملنا اور جدائی(اُر)
ع ''اسی منزل میں ہیں سب ہجروصال''(ب۔۱۰۹)

ہجوم[ع۔اند]
بھیڑ۔رش(اُر)
ع ''کبھی ہجوم تھا ان راستوں میں پھولوں کا''(ب۔۱۶۳)

ہجوم نشۂ فِکرِ سخن[عفعف۔ترکیب]
مراد ہے متعدد خیالات(اُر)
ع ''ہجوم نشۂ فِکرِ سخن میں''(د۔۱۹)

ہجومِ یاس[ع۔ترکیب]
مراد ہے مکمل مایوسی (اُر)
ع ''ہجومِ یاس ہے اور منزلوں اندھیرا ہے'' (ب۔۱۶۳)

ہرا[ار۔صف]
سبز۔مراد ہے تازہ (اُر)
ع ''تیری یاد کا زخم ہرا ہے'' (د۔۸۸)

ہراساں[ف۔صف]
ڈرا ہوا۔خوف زدہ (اُر)
ع ''میں کیوں نہ پھروں تپتی دوپہروں میں ہراساں'' (د۔۸۷)

ہلالِ جرأت[ع۔ترکیب]
مراد ہے شجاعت اور بہادری کرنے والے (ف آ)
ع ''تو عزم کا ستارہ تو ہے ہلالِ جرأت'' (ن۔۷۲)

ہلکان ہونا[ار۔محاورہ]
مراد ہے تھک جانا۔مزید سکت نہ رہنا (ف آ)
ع ''میں تو ہلکان ہوگیا ناصرؔ'' (د۔۱۲۳)

ہمدمِ دیرینہ[ف۔ترکیب]
پرانے دوست۔پرانے ساتھی (ف آ)
ع ''شہر میں ہمدمِ دیرینہ بہت تھے ناصرؔ'' (د۔۱۳۰)

ہمراہ[ف۔اند]
ساتھ (ع ل)
ع ''رات بھر چاند کے ہمراہ پھرا کرتے تھے'' (د۔۹۴)

ہم سخن[ار۔ف۔صف]
ساتھ بولنے والا۔ساتھی (اُر)
ع ''سچ کہتے ہو تم بھی ہم سخنو اس عشق میں ہم نے کیا پایا'' (غ۔۱۰)

ہمسِن[ف۔صف]
ہم عصر۔ایک عمر کے۔(ع ل)
ع ''صحنِ مکتب میں ہمسِنوں کے ساتھ'' (ب۔۱۵۰)

ہم کلام[فع۔صف]
گفتگو۔بات چیت (ف آ)
ع ''وہ کم سخن ہو مخاطب تو ہم کلام کریں'' (د۔۵۷)

ہمنشیں[ف۔صف]
ساتھی۔دوست (اُر)
ع ''ہمنشیں خاموش دیواریں بھی سنتی ہیں یہاں'' (د۔۶۲)

ہم نفس[ف۔صف]
مراد ہے دوست۔آشنا (ف آ)
ع ''وہ ہجر کی رات کا ستارہ وہ ہم نفس ہم سخن ہمارا'' (د۔۱۴۵)

ہم نوا[ف۔اند]
ساتھی۔دوست (ف آ)
ع ''وہ ہم نوا جو مرے رتجگوں میں شامل تھے'' (د۔۱۲۸)

ہم نوائے شامِ فراق[فع۔ترکیب]
مراد ہے خراب حالات کے زمانے دوست (ف آ)
ع ''کدھر چلے گئے وہ ہم نوائے شامِ فراق'' (د۔۶۰)

ہوا باز[عف۔صف]
جنگی جہاز چلانے والا(اُر)
ع "چھائے ہیں فضاؤں پہ ہواباز ہمارے"(ن۔۱۴۱)

ہوائے صبح[ع۔ترکیب]
مراد ہے نسیم(اُر)
ع "ہوائے صبح نے چونکا دیا یوں"(ب۔۵۸)

ہوائے صحرائی[ع۔ترکیب]
صحراؤں کی ہوائیں(اُر)
ع "مسافروں کو نہ چھیڑا ہے ہوائے صحرائی"(ب۔۸۷)

ہوائے ظلم[ع۔ترکیب]
مراد ہے ظلم والے حالات۔استحصال کرنے والی سازشیں(ف آ)
ع "ہوائے ظلم یہی ہے تو دیکھنا اک دن"(د۔۱۴۸)

ہوت[ہ۔اسث]
پکارنے کا کلمہ(اُر)
ع "ہوت مچھے کون ہے گا تو"(س۔۸۶)

ہوس[ع۔اسث]
لالچ۔مراد ہے شوق(ع ل)
ع "منظر مجھے ہوس نے دکھائے بہت مگر"(ن۔۱۵)

ہوش رُبا[ف۔صف]
ہوش لے جانے والا(اُر)
ع "کچھ ترا حُسن بھی ہے ہوش رُبا"(ب۔۱۰۳)

ہولناک[عف۔صف]
بھیانک۔خوف ناک(اُر)
ع "کسی ناگن کی ہولناک صدا"(ن۔۲۰)

ہولی[ہ۔اسث]
ہندوؤں کا ایک تہوار جس میں ایک دوسرے پر رنگ ملتے ہیں(ع ل)
ع "دن دہاڑے یہ لہو کی ہولی"(ب۔۱۵۳)

ہونٹ سی لینا[ار۔محاورہ]
خاموش ہونا۔کچھ نہ بولنا(اُر)
ع "میں اپنے ہاتھ کاٹ لوں تو اپنے ہونٹ سی"(د۔۳۸)

ہویدا[ف۔صف]
عیاں۔ظاہر(ع ل)
ع "پردۂ شب سے ہویدا ہوگا"(ب۔۱۳۹)

ہنگامہ[ف۔اسذ]
شور۔غلغلہ(اُر)
ع "اس دن کتنا ہنگامہ تھا"(پ۔۷۱)

ہنگامہ آرا[ف۔صف]
مراد ہے رونق پیدا کرنا(اُر)
ع "حسن اب ہنگامہ آرا ہو تو ہو"(د۔۴۵)

ہنگامہ محشر [فع۔ترکیب]
قیامت کا شور (ع ل)
ع "دفعتاً ہنگامہ محشر اٹھا" (غ۔۵)

ہنس مکھ [ار۔صف]
خوش خلق۔مراد ہے کھلے ہوئے (اُر)
ع "ہنس مکھ بھولے بھالے پھول" (د۔۱۰۰)

ہیبت [ع۔اسث]
خوف۔ڈر (ع ل)
ع "ہیبت سے جن کی گرد ہوئے کوہ آہنی" (ن۔۱۶)

ہیرا [ار۔اند]
الماس۔قیمتی پتھر (ف آ)
ع "یوں تو ہیرا بھی ہے کنکر" (د۔۷۵)

ہیرے پنّے [ہ۔اند]
موتی اور زمرد (اُر)
ع "میں ہیرے پنّے لاتا ہوں" (س۔۴۵)

ے

یادِ خدا [ف۔ترکیب]
خدا کی یاد مراد ہے عبادت یاذکر کرنا۔(ع ل)
ع "تنہائی میں یادِ خدا تھی" (پ۔۱۱۶)

یادِ عزیزاں [فع۔ترکیب]
دوستوں کی یادیں۔(اُر)
"آؤ پھر یادِ عزیزاں ہی سے میخانہ جاں گرم کریں" (د۔۹۶)

یادگارِ رفتہ [ف۔ترکیب]
ماضی کی یاد (اُر)
ع "کوئی بھی یادگارِ رفتہ نہیں" (د۔۲۶)

یادگارِ شہرِ ستمگر [ف۔ترکیب]
ناموافق۔شہر کے ظلم کی یادیں۔ایسے شہر کی یادیں جہاں اندھیر نگری ہو۔(ف آ)
ع "کچھ یادگارِ شہرِ ستمگر ہی لے چلیں" (د۔۱۴۱)

یارانِ رفتگاں [ف۔ترکیب]
مراد ہے ماضی کے دوست۔(اُر)
ع "مشکل ہے پھر ملیں کبھی یارانِ رفتگاں" (ب۔۱۵۷)

یادِ وطن [فع۔ترکیب]
وطن کی یاد۔(ع ل)
ع "دشتِ غربت میں یادِ وطن پھول ہے" (د۔۸۴)

یارانِ زُودنشہ [ف۔ترکیب]
مراد ہے حساس طبیعت کے مالک دوست۔(ف آ)
ع "یارانِ زُودنشہ کا عالم یہ ہے تو آج" (د۔۵۴)

یقینِ محکم [ع۔ ترکیب]
مضبوط یقین۔ پکا یقین۔ (اُر)
ع "یقینِ محکم کی تصویر" (ن۔۱۲۱)

یاس [ع۔ امث]
ناامیدی۔ مایوسی (ع ل)
ع "یاس میں جب کبھی آنسو نکلا" (ب۔۷۲)

یکسر [ف۔ صف]
تمام۔ سراسر (ع ل)
ع "ہم جیسے بھی تھے ہم نے اپنے آپ کو یکسر سپرد کر دیا" (ن۔۱۱۷)

یلغار [ف۔ امذ]
حملہ۔ (اُر)
ع "ایمان پر ہے کفر کی یلغار دیکھنا" (ن۔۱۴۰)

یک بیک [ف۔ متعلق بہ فعل]
اچانک۔ دفعتہً (ع ل)
ع "یک بیک آ کے دکھا دو جھمکی" (ب۔۱۱۴)

یک زباں [ف۔ صف]
مراد ایک ساتھ (اُر)
ع "کہا یہ سُن کے رفیقوں نے یک زباں ہو کر" (ن۔۵۳)

یورشِ ستم [ف۔ ترکیب]
ظلم کے حملے۔ (اُر)
ع "جب تلک ہے اپنی سرحدوں پہ یورشِ ستم" (ن۔۸۶)

باب چہارم

ماحصل

تقسیم ہند کے بعد اردو ادب میں خصوصاً دو رجحانات واضح اور نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔جس میں پہلا رجحان روایتی کلاسیکی اُسلوب میں جدید زمانہ، ماحول اور مسائل کو زیر بحث لاتا رہا۔ دوسرا رجحان ترقی پسند تحریک اور سوچ کے زیر اثر اُونچے آہنگ میں خارجی اور زندگی کے ٹھوس مسائل کی نشاندہی کر رہا تھا۔ناصر کاظمی کی شاعری اوّل الاذکر رجحان سے زیادہ نزدیک نظر آتی ہے۔

ناصر کاظمی کی شاعری میں آپ بیتی اور جگ بیتی آپس میں گھل مل کر سامنے آتی ہے۔ان کی شاعری میں ایک خاص کرب اور کیفیت کی ترجمانی استعاراتی انداز میں پائی جاتی ہے۔استعاراتی لفظیات کے باوجود ناصر کاظمی کی شاعری میں معنی و مفہوم میں ابلاغ کا مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔

ناصر کاظمی کی شاعری میں تراکیب کی بہتات نظر آتی ہے۔ان تراکیب میں روایت کی چاشنی بھی ہے اور مفہوم کی جدّت بھی مثلاً گونگی وادی، بجھا سورج، پیاسی تنہائی، جلتی اُداسی، سینۂ فگار، دلِ داغدار، غم پائیدار، رنج خمار، دل محزوں، شام فراق اور نالۂ نے وغیرہ۔ یہ تمام ترکیبیں اگر ایک طرف داخلی کرب کی نشاندہی کرتی ہیں تو دوسری طرف اس وقت کی معاشرتی اور تہذیبی عناصر کی بھی ترجمانی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ناصر کاظمی کی شاعری میں اردو مستعمل تقریباً تمام تراکیب استعمال میں آتی ہیں۔ سہ لفظی تراکیب نے ان کی شاعری میں ایک قسم کی غنائیت اور موسیقیت پیدا کی ہے۔

ناصر کاظمی کی شاعری میں علامتی الفاظ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے جس سے نہ صرف ایک خاص قسم کی کیفیت اور احساس پیدا ہوتا ہے بلکہ لفظوں کے ساتھ معنی و مفہوم کا ایک مضبوط رشتہ بھی استوار ہوتا ہے مثلاً گلچیں، سبزہ، گلشن، برق، ابر، صبح، سراب، حباب، قفس، بھنور، منزل، قافلہ، بام و در، جرس، خمار، صحرا، دام، نکہت، دشت، خاک، بگولا، دریا، نگری، چاند، بستی، نہر وغیرہ۔

ناصر کاظمی نے اپنی شاعری میں تلمیحات کو اس روایتی انداز میں استعمال کیا جو اردو شاعری میں ان تلمیحات کی روایت تھی۔ کافی حد تک ان تلمیحات میں کوئی خاص فنی اور معنوی تبدیلی نظر نہیں آتی۔ناصر کاظمی کی شاعری میں نادر اور خوب صورت تشبیہات کی آمیزش پائی جاتی ہے۔

لفظیاتی حوالے سے ناصر کاظمی کی شاعری کا انحصار کلاسیکی روایت کے ساتھ ساتھ جدید بول چال کی زبان کے ساتھ بھی ہے۔انھوں نے روایتی زبان اور تکنیک سے اپنی شاعری کی عمارت کھڑی کی۔ ان کی زبان، تشبیہات، استعارات، صنائع بدائع، تلمیحات، علامتوں، صنعتوں اور تلازموں کو جدید مفہوم اور تہذیبی عناصر سے آشنا کیا۔غرض ناصر کاظمی کی شاعری کی لفظیات کے لسانیاتی اور ساختیاتی مطالعے آنے والے محققین کے لیے نئی جہتوں کا پیامبر ہوگا۔

فہرست اسنادِ محولہ

کتب:

۱۔ اثر لکھنوی، ''کتب لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ''، جلد چہارم، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۷ء

۲۔ جابر علی سید، ''کتب لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ''، جلد اوّل، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۹ء

۳۔ ڈی، کے، گنگولی، (D.K Ganguly)"NIRUKTA"London H. Milford London,1920,

۴۔ راجیسور اصغر راوٴ، راجہ، ''ہندی اردو لغت''، انجمن ترقی اردو، کراچی، ۱۹۹۷ء

۵۔ سید احمد دہلوی، مولوی، ''فرہنگ آصفیہ'' جلد اوّل تا چہارم، مرکزی اردو بورڈ، لاہور، ۱۹۷۷ء

۶۔ گوپی چند نارنگ، ''لغت نویسی کے مسائل''، لبرٹی آرٹ پریس، پٹودی ہاؤس، نئی دہلی، ۱۹۸۵ء

۷۔ ناصر کاظمی، ''برگ نے''، جہانگیر بک ڈپو، لاہور، ۲۰۰۵ء

۸۔ ناصر کاظمی، ''پہلی بارش''، جہانگیر بک ڈپو، لاہور، ۲۰۰۵ء

۹۔ ناصر کاظمی، ''دیوان''، جہانگیر بک ڈپو، لاہور، ۲۰۰۵ء

۱۰۔ ناصر کاظمی، ''غیر مطبوعہ کلام''، جہانگیر بک ڈپو، لاہور، ۲۰۰۵ء

۱۱۔ ناصر کاظمی، ''نشاطِ خواب''، جہانگیر بک ڈپو، لاہور، ۲۰۰۵ء

۱۲۔ وارث سرہندی، ''کتب لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ'' (جلد سوم)، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۶ء

لغات فرہنگ

۱۔ ''ادبی اصطلاحات کی وضاحتی فرہنگ''، مرتبہ: عتیق اللہ، جلد اوّل و دوم، اردو مجلس، نئی دہلی، ۱۹۹۵ء

۲۔ ''اردو لغت'' ۱۹۷۷ء تا ۲۰۰۵ء، جلد ۱ تا ۲۰، ترقی اردو بورڈ، کراچی

۳۔ ''اردو لغت''، مرتبہ: مرزا مقبول بیگ، اردو بورڈ، لاہور، ۱۹۶۹ء

۴۔ ''جامع اللغات''، مرتبہ: خواجہ عبدالمجید، جلد اوّل و دوم، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۱۹۸۹ء

۵۔ ''علمی اردو لغت''، مرتبہ: وارث سرہندی، علمی کتاب خانہ، لاہور، ۱۹۷۹ء

۶۔ ''فیروز اللغات''، مرتبہ: فیروز الدین، مولوی، جے ایس پرنٹنگ پریس، لاہور، ۱۹۵۷ء

۷۔ ''لغت نامہ''، مرتبہ: اکبر دہخدا، چاپخانہ دولتی ایران، تہران، ۱۳۳۷ھ

۸۔ ''لغتِ کبیر''، مرتبہ: عبدالحق، مولوی، جلد اوّل و دوم، انجمن ترقی اردو، کراچی، ۱۹۷۳ء

۹۔ ''نوراللغات''، مرتبہ: نورالحسن نیر، مولوی، جلد ۱ تا ۴، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۸۹ء